تیسرا حصہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام ابواب	نمبر شمار
۵۸	کلمہ	504
۵۹	الاسلام	509
۶۰	دین	521
۶۱	شریعت	540
۶۲	مذہب	544
۶۳	وحی	562
۶۴	القرآن	575
۶۵	تلاوت	602
۶۶	نبی آخر الزماں	611
۶۷	سنت	640
۶۸	حدیث	647
۶۹	معجزہ	664

کلمہ یا نظریۂ حیات

مادہ : ک ل م

کلمہ کے بنیادی معنی ہیں ایک لفظ، ایک بات، ایک جملہ، ایک قصیدہ یا ایک خطبہ قرآن حکیم میں یہ لفظ ان معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے جسے موجودہ اصطلاح میں نظریۂ حیات یا نظام زندگی یا آئیڈیالوجی (IDEOLOGY) کہتے ہیں۔ کلمۃ اللہ کے معنی ہیں۔ وہ نظریہ حیات یا نظام زندگی جو اللہ تعالی نے انسان کو بذریعہ وحی دیا اور جس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تاکید کی اور جس کے نتیجہ میں دنیا و آخرت کی خوشگواریوں کی بشارت دی۔

اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جسے عام طور پر ہم کلمہ کہتے ہیں دراصل اس نظریۂ حیات کا عنوان (TITLE) ہے جس کی تفصیل و تشریح قرآن مجید میں پھیلی ہوئی ہے۔ اسی لیے خود قرآن کو بھی بعض مقامات پر "کلمہ" کہا گیا ہے۔

o

کلمہ طیبہ (یعنی ایک مثبت نظریۂ حیات)

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً	ایک خوشگوار اور مثبت نظریہ حیات کی مثال ایسی ہے
كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ	جیسے ایک عمدہ اور تناور درخت
اَصْلُهَا ثَابِتٌ	اس کی جڑیں پاتال میں مضبوط اور شاخیں فضاؤں میں بلند

وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۙ	(یعنی اسے مادی زندگی کا تمکّن بھی حاصل ہوتا ہے اور اخلاقی بلندی بھی)
تُؤْتِیْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ	وہ اپنے رب کے قانون کے مطابق سدا پھل دیتا چلا جاتا ہے
بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ ۲۵-۲۴/۱۴	اور اس کا فیض ہر دور اور ہر زمانہ میں جاری رہتا ہے۔

کلمہ خبیثہ (یعنی ایک منفی اور ناقص نظریۂ حیات)

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ	اور ایک منفی وناقص نظریۂ حیات کی مثال ایسی ہے
كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ِۨ	جیسے ایک ناقص ونکمّا درخت
اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ	اس کی جڑیں زمین کے اوپر ہی اوپر ہیں جب جی چاہے اکھاڑ پھینکو
مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ ۲۶/۱۴	غلط نظام حیات کو نہ مضبوطی حاصل ہوتی ہے نہ ٹھہراؤ نصیب ہوتا ہے۔

کلمہ طیبہ و عمل صالح

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ	جو لوگ عزت وتکریم سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں
فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ	انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ تمام عزتیں اللہ کے نظام میں ملتی ہیں
اِلَیْهِ یَصْعَدُ	عروج اور ارتقاء کے لئے ضروری ہے کہ
الْكَلِمُ الطَّیِّبُ	ایک تو ایسا خوشگوار بڑھنے پھولنے والا نظریۂ حیات ہو
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ ۱۰/۳۵	اور دوسرے وہ صلاحیت بخش عمل جو اس نظریہ کو عملی شکل دے۔

اللہ چاہتا ہے اس کے نظام کی سچائی بھی ظاہر ہو جائے اور باطل کا جھوٹ بھی

وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ	اللہ چاہتا ہے حق کی حقیقت اور اس کے دیے ہوئے
بِكَلِمٰتِهٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ ۙ	نظامِ حیات کی سچائی ظاہر ہو جائے اور اس کے مخالفین کی جڑ کٹ جائے

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ — حق کی سچائی بھی دنیا کو معلوم ہو جائے اور باطل کا جھوٹ بھی سب پر کھل
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ ۸۔۷/۸ — جائے خواہ یہ بات مجرمین پر کیسی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔

نبی کریمؐ خود بھی اسی نظام کی پیروی کرتے تھے

قُلْ يَآاَيُّهَا النَّاسُ	پوری نوع انسان کے سامنے اعلان کر دو کہ
اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ	میں وطنی، نسلی اور مذہبی گروہ بندیوں سے بلند ہو کر
اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا	پوری انسانیت کے لئے پیغمبر بن کر آیا ہوں
الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ	اس اللہ کا پیغمبر جس کی حکومت تمام کائنات پر ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	اور جس کے سوا کوئی اور صاحب اقتدار نہیں
يُحْىٖ وَ يُمِيْتُ ۖ	زندگی اور موت کے فیصلے اسی کے قانون کے مطابق ہوتے ہیں
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ	لہٰذا اللہ اور اس کے قوانین پر ایمان لاؤ
وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ	اور اس کے رسول پر جو نزول قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا نہیں جانتا تھا
الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ	وہ نبی خود بھی اللہ پر اور اس کے دیے ہوئے نظام پر ایمان رکھتا ہے
وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ ۷/۱۵۸	لہٰذا اس کا اتباع کرو تاکہ ہدایت پا سکو۔

تمہارے رب کا کلمہ یا نظامِ زندگی مکمل طور پر قرآن میں دے دیا گیا ہے

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ	تمہارے پروردگار نے جو نظام حیات دینا تھا
صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ	وہ قرآن میں صدق و عدل کے ساتھ مکمل طور پر دے دیا گیا ہے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ	اب اس نظام حیات میں کوئی تبدیلی کرنے والا نہیں

وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ ٦/١١٥	یادرکھو! اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور وہ سب کچھ سنتا ہے۔

اللہ کے نظام کے سوا تمہارے لیے اور کوئی جائے پناہ نہیں

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ	اس نظام حیات کا اتباع کرو جو
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ	تمہارے پروردگار نے اپنی کتاب میں دے دیا ہے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ	اللہ کے نظام میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ○ ١٨/٢٧	اور نہ اس کے سوا کوئی اور جائے پناہ ہی تمہیں مل سکے گی۔

کلمۃ اللہ یا اللہ کے نظام سے تمہاری دنیا بھی خوشگوار ہو گی اور آخرت بھی

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے اللہ کے نظام کو قبول کر لیا
وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○	اور اس طرح اپنے آپ کو زندگی کے خطرات سے بچالیا
لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	ان کی دنیا کی زندگی بھی خوشگوار ہو گی
وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ	اور آخرت کی زندگی بھی خوشگوار
لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ	اللہ کے اس قانون میں کبھی تبدیلی نہیں ہو گی
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ ١٠/٦٣-٦٤	لہٰذا یہ بڑی ہی عظیم کامیابی ہے۔

قیام نظام الٰہیہ کے سلسلہ میں اللہ کی مدد

فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ	قیام نظام الٰہیہ کے سلسلہ میں اللہ تمہاری ایسے مدد کرے گا
اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جیسے رسول کی اس حالت میں کی تھی کہ مخالفوں نے اسے گھر بار چھوڑنے
ثَانِيَ اثْنَيْنِ	پر مجبور کر دیا تھا۔ اس بے سروسامانی میں کہ اس کے ساتھ صرف ایک

اِذۡ هُمَا فِی الۡغَارِ	رفیق تھا اور وہ دونوں اپنی حفاظت کے لئے غار میں چھپے بیٹھے تھے۔
اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ	اور وہ اپنے رفیق کو غمزدہ نہ ہونے کی تسلیاں دے رہا تھا۔
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ	اور کہتا تھا اللہ ہمارے ساتھ ہے
فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلَيۡهِ	ایسے اضطراب انگیز حالات میں اللہ نے انہیں سکون و قرار دیا
وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا	اور دکھائی نہ دینے والی قوتوں سے ان کی مدد کی۔
وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا السُّفۡلٰى ؕ	حتّٰی کہ کافرانہ نظام زندگی کو سرنگوں کر دیا گیا
وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الۡعُلۡيَا ؕ	اور اللہ کا نظام (کلمہ) سربلند و سرفراز ہوتا چلا گیا
وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۝ ۹/۴۰	اور اللہ بڑا ہی قوتوں اور حکمتوں والا ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

الاسلام

مادہ : س ل م

یہ مادہ بڑا جامع ہے اور اس سے جو الفاظ بنتے ہیں وہ وسیع المعانی ہیں بنیادی طور پر اس مادہ کی مختلف شکلوں سے حسب ذیل معانی مرتب ہوتے ہیں۔

۱۔ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک اور صاف ہو جانا اس طرح مکمل ہو جانا کہ اس میں کوئی کمی باقی نہ رہے۔

۲۔ ہر قسم کے خطرات، آفات و حوادث سے محفوظ رہنا، سلامتی حاصل کرنا اور دوسروں کو سلامتی عطا کرنا۔

۳۔ وہ ذرائع جن سے کوئی فرد نہایت حفاظت اور اطمینان سے بلندیوں تک پہنچ جائے۔

۴۔ اطاعت، انقیاد، سپردگی، جھک جانا، سر تسلیم خم کر دینا۔

۵۔ اعتدال اور توازن کی راہ اختیار کرنا اور لغویت اور بیہودگی سے بچنا۔

۶۔ حسن و خوشنمائی۔

کائنات میں ہر شئے قانون خداوندی کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ وہ ان قوانین کی پوری پوری اطاعت کرتی ہے اس سے ہر شے نشوونما پاتی ہوئی اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتی ہے یعنی جو کچھ اس نے بننا ہوتا ہے وہ کچھ بن جاتی ہے۔ لہذا نظام کائنات امن و سلامتی اور اعتدال و توازن کے ساتھ قائم ہے اس روش اور طریق کو جس پر یہ کائنات چل رہی ہے ''اسلام'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔

جس طرح کائنات کی ہر شے کے لئے قوانین خداوندی متعین ہیں اسی طرح انسانی زندگی کے لئے بھی قوانین عطا کئے گئے ہیں اور اس ضابطہ قوانین کو الدین کہا گیا ہے انبیاء سابقہ کو بھی اپنے اپنے وقتوں میں یہی قوانین دیئے گئے تھے لہٰذا ان کا طریق زندگی بھی اسلام ہی کہلاتا تھا اور اب یہ قوانین اپنی آخری شکل میں قرآن کریم کے اندر محفوظ ہیں اس لئے اب اسلام کے معنی ہیں قرآنی قوانین اور اصول کے مطابق عملاً زندگی بسر کرنا اور قرآن چونکہ پوری نوع انسان کی طرف نازل کیا گیا ہے لہٰذا الاسلام ایک بین الانسانی تنظیم کا نام ہوگا جس کا مقصد نوع انسان کے درمیان امن و سلامتی قائم کرنا اور ان کے لئے خوشحالیاں و خوشگواریاں لانا ہے۔

اور جہاں تک مسلمانوں کے خود ساختہ گروہی مذہب اسلام کا تعلق ہے تو اس کا قرآن کے دیئے ہوئے دین اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ قرآن کی رو سے تو مذہبی گروہ بندیاں سب کی سب شرک کا درجہ رکھتی ہیں۔

o

بین الانسانی "دین اسلام" اور خود ساختہ گروہی "مذہب اسلام"

ایک بین الانسانی تنظیم کا نام "اسلام" رکھا گیا تھا، کسی مذہبی گروہ بندی کا نہیں

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے تم
اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا	قوانین خداوندی کے سامنے جھکو اور انکی پوری پوری اطاعت کرو
وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ	اور اپنے پروردگار کی عبودیت و محکومیت اختیار کرو
وَافْعَلُوا الْخَیْرَ	اور ایسے کام کرو جن سے نوع انسان کا بھلا ہو
لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ	تاکہ تمہیں کامیابیاں و کامرانیاں نصیب ہوں
وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ	اور نظام خداوندی کے قیام وبقا کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہو
حَقَّ جِھَادِہٖ	جیسا کہ جدوجہد کرنے کا حق ہے

هُوَاجْتَبٰكُمْ	اس نے تمہیں اس منصب جلیلہ کے لئے منتخب کیا ہے
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ	دیکھو نظام خداوندی نوع انسان کو
فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ	تنگیوں و تکلیفوں سے نجات دلاتا ہے
مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ	جسے تمہارے مورث اعلیٰ ابراہیمؑ کے ہاتھوں قائم کیا گیا تھا
هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۵ۙ	اور اس نظام کے قائم کرنیوالی تنظیم کا نام پہلے بھی اسلام
مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا	رکھا گیا تھا اور اب قرآن میں بھی اس کا یہی نام ہے اس نظام کے
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ	عملی پروگرام میں رسول یا مرکز ملت اس تنظیم کا نگران ہوتا ہے
وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ	اور یہ تنظیم پوری نوع انسان کے حقوق و فرائض کی نگرانی کرتی ہے
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	تاکہ دنیا بھر میں نظام خداوندی قائم ہو جائے

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۷۸-۷۷/۲۲ اور پوری نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام ہو سکے۔

اور انسانی معاشرے میں گروہ بندیوں کی ممانعت کی گئی تھی

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ	جو نظام حیات ہم نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے
مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا	وہی نظام حیات نوحؑ کے لئے بھی مقرر کیا گیا تھا۔
وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ	اور جو قوانین ہم نے تمہاری طرف وحی کئے ہیں
وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ	وہی قوانین ہم نے ابراہیمؑ کو
مُوْسٰى وَعِيْسٰٓى	اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو بھی دیے تھے اس تاکید کے
اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ	ساتھ کہ اللہ کے تجویز کردہ نظام کو عملاً قائم کریں اور نوع
وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ ۱۳/۴۲	انسان میں تفرقہ پیدا کر کے اسے گروہوں میں نہ بانٹ دیں

ہر رسول دوسرے رسولوں کی طرف آئی وحی پر بھی ایمان لاتا تھا

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ	تمام نبیوں سے یہ عہد لیا جاتا تھا کہ
لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ	آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ	کل اگر کوئی دوسرا رسول
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ	تمہاری اس تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ	تو تم نے اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ	اس کے بعد ان سے پوچھا جاتا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو
وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ	اور اس پر میری طرف سے عہد کی بھاری ذمہ داری
قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ	اٹھاتے ہو وہ کہتے کہ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں
قَالَ فَاشْهَدُوْا	ان سے کہا جاتا کہ اچھا اس پر گواہ رہو
وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝	اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں
فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ	اس کے بعد جو اپنے عہد سے پھر جائے تو
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝	وہ اس تنظیم کے دائرہ سے باہر نکل جائے گا اب کیا یہ لوگ
اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ	اللہ کے دیے ہوئے نظام حیات کے علاوہ کوئی اور نظام
وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِى	چاہتے ہیں جبکہ اسکے قوانین کے آگے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	ہر وہ چیز جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں موجود ہے
طَوْعًا وَّكَرْهًا	خوشی سے بھی اور ناخوشی سے بھی کیونکہ
وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ ۸۳-۸۱/۳	آخر کار ہر کسی کو اس کے قوانین کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔

لہٰذا انبیاء کرام کا مذہبی گروہ بندیوں سے کوئی تعلق نہیں

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ	کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ
اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ	ابراہیمؑ واسمٰعیلؑ واسحاقؑ
وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ	اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد
کَانُوْا ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ	یہودی یا نصرانی تھے
قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ ۲/۱۴۰	پوچھو کہ ان کے متعلق تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ جانتا ہے۔

اس بین الانسانی دین اسلام کے علاوہ کسی اور گروہی مذہب کو قبول نہیں کیا جائے گا

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	کہو ہم ایمان لائے اللہ پر
وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا	اور اس وحی پر جو ہماری طرف نازل ہوئی
وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی	اور اس پر بھی جو نازل ہوئی
اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ	ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اور اسحٰقؑ پر
وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ	اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اور جو دی گئی
مُوْسٰی وَعِیْسٰی	تھی موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو
وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ ۚ	اور اللہ کی طرف سے آئے ہوئے دیگر نبیوں کو کہو کہ
لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ ۫	ہم ان تمام نبیوں میں کوئی فرق نہیں کرتے
وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝	اور ہم اللہ کے تابع فرمان ہیں اگر کوئی
وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا	اس بین الانسانی دین اسلام کے علاوہ کسی اور گروہی مذہب
فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ	کو اختیار کرنا چاہے تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا

وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ	یہ گروہی مذاہب کے پیروکار ہی ہیں
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ ۸۵۔۸۴/۳	جن کی آخرت خسارہ میں رہے گی۔

پوری نوع انسان کے حقوق و فرائض کی نگراں تنظیم

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً	ہم نے تمہیں ایک ایسی بین الانسانی پوزیشن کی حامل تنظیم بنایا ہے
وَّسَطًا	جو تمام اقوام عالم میں وسطی حیثیت رکھتی ہے۔
لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ	تمہارا فریضہ ہے کہ پوری نوع انسان کے حقوق و
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ	فرائض کی نگرانی کرو اور تمہارے حقوق و فرائض کی
عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ ۲/۱۴۳	نگرانی تمہارا رسول یا مرکز ملت کرے۔

یہ فلاحی تنظیم جسے پوری نوع انسانی کے لئے اٹھا کھڑا کیا گیا ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ	تم وہ فلاحی تنظیم ہو
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ	جسے پوری نوع انسان کی فلاح کے لئے اٹھا کھڑا کیا گیا ہے
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	تم قوانین خداوندی کو نافذ کرتے ہو
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۳/۱۱۰	اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکتے ہو۔

گروہی یہودی و نصرانی اور گروہی مسلمان ایک ہی سطح پر

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا	اور خواہ وہ جو یہودی کہلاتے ہیں۔
وَالنَّصٰرٰی	اور خواہ وہ جو نصرانی ہوتے ہیں اور
وَالصّٰبِئِيْنَ	خواہ وہ جو صابی ہیں کسے باشد

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	جو بھی نظامِ خداوندی کو قبول کرے گا اور
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اللہ کے قانون مکافات اور یوم آخرت پر یقین رکھے گا اور
وَعَمِلَ صَالِحًا	معاشرہ کی اصلاح کے کام کرے گا تو اس کا پروردگار
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ	اسے ایسے معاشرہ کی صورت میں اجر دے گا
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	جس میں کسی کو کوئی خوف لاحق نہیں ہوگا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۲/۶۲	اور نہ کسی طرح کی کوئی پریشانی ہی باقی رہے گی۔

ہدایت مذہبی گروہ بندیوں میں نہیں

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا	یہودی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں شامل ہو کر راہ راست پاؤ گے
اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ	اور نصرانی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں آؤ گے تو ہدایت ملے گی
قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ	ان سے کہو کیوں نہ ہم سب مل کر مسلک ابراہیمی اختیار کر لیں
حَنِيْفًا ؕ	جو تمام گروہ بندیوں سے نکل کر خالص دین خداوندی کا متبع تھا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	اور اس میں کسی غیر خدائی تصور کو شریک نہیں کرتا تھا
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	کہو ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا	اور اس ضابطہ حیات پر جو ہماری طرف نازل ہوا ہے
وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ	اور اس پر بھی جو نازل کیا گیا تھا ابراہیمؑ پر
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ	اور اسحٰقؑ پر

وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اور جو دیا گیا تھا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو
وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ اور اللہ کی طرف سے آئے ہوئے دیگر نبیوں کو کہو ہم ان تمام نبیوں میں
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ ز وَنَحْنُ کوئی فرق نہیں کرتے یہ ہے وہ مسلک جس کی رو سے ہم خالصتاً

لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝ ۲/۱۳۵-۱۳۶ قوانین خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں ہم اللہ کے تابع فرمان ہیں۔

جنت میں داخل ہونے کا حق کسی مذہبی گروہ بندی سے وابستگی پر نہیں

وَقَالُوۡا لَنۡ يَّدۡخُلَ الۡجَنَّةَ	یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا
اِلَّا مَنۡ كَانَ هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ	جب تک کہ یہودیوں، نصرانیوں (یا مسلمانوں) کی
تِلۡكَ اَمَانِيُّهُمۡ ؕ	گروہ بندی میں شامل نہ ہو یہ ان کی محض خوش فہمیاں ہیں
قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ	ان سے کہو اس کی تائید میں دلیل پیش کرو
اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝ بَلٰى ۚ	اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو اس سلسلہ میں دراصل نہ تمہاری کچھ
مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ	خصوصیت ہے نہ کسی اور کی جس کسی نے بھی اپنے آپ کو قوانین
وَهُوَ مُحۡسِنٌ	خداوندی کے سامنے جھکا دیا اور اس طرح اپنی ذات اور معاشرہ میں
فَلَهٗۤ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ۖ	حسن و توازن پیدا کر لیا تو یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کے
وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ	پروردگار کے ہاں اجر ہے ان کے لئے نہ تو کسی قسم کا خوف ہوگا
وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝ ۲/۱۱۱-۱۱۲	اور نہ حزن و ملال ہی۔

انجام کار نہ تمہاری آرزوں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوں پر

لَيۡسَ بِاَمَانِيِّكُمۡ	دیکھو انجام کار نہ تمہاری آرزوں پر موقوف ہے
وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ ؕ	نہ اہل کتاب کی آرزووں پر
مَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا	اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو بھی غلط روش اختیار کرے گا
يُّجۡزَ بِهٖ ۙ	اس کے نتائج بھگتے گا
وَلَا يَجِدۡ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	اور اس سلسلہ میں اللہ کے قانون کے سوا

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ کسی کی دوستی اور مدد اس کے کام نہیں آسکے گی

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ اور جو اللہ کے تجویز کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوگا

مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى خواہ وہ مرد ہو یا عورت

وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرے گا

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ ۴/۱۲۴ اور ان کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔

اللہ کی طرف سے ضابطہ حیات ملنے کے باوجود جو گروہوں میں بٹ گئے

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ وحدت انسانیت کے خلاف انہوں نے بھی تفرقہ بازی

اُوْتُوا الْكِتٰبَ شروع کر دی جنہیں اللہ کی طرف سے ضابطہ حیات دیا گیا تھا

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ اس کے بعد بھی کہ ان کے پاس اس سلسلہ میں

الْبَيِّنَةُ ۝ ۹۸/۴ واضح اور روشن دلائل آچکے تھے۔

ہر اہل کتاب نے اپنی کتاب کی تعلیم کو فراموش کر کے اپنی الگ گروہ بندی قائم کرلی

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ اللہ کے نزدیک نظام حیات تو صرف الاسلام ہے

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اس تنظیم سے ہٹ کر گروہ بندیاں ان لوگوں نے اختیار

اُوْتُوا الْكِتٰبَ کیں جنہیں کتاب دی گئی تھی

اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ اور علم آجانے کے بعد گروہ بندیاں قائم کرنے کا مقصد یہ تھا کہ

بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۭ ۳/۱۹ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے۔

گروہ بندیاں اس لئے کہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	دیکھو قبل ازیں ہم نے بنی اسرائیل
الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ	کو ضابطہ حیات اور حکومت عطا کی
وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	اور کتنے ہی نبی ان میں پیدا کیے اور انہیں خوشگوار سامان زیست
وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۚ	سے نوازا اور اقوام عالم پر انہیں فضیلت و سربلندی دی
وَاٰتَيۡنٰهُمۡ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ	اور جو ضابطہ قوانین انہیں دیا گیا تھا وہ بڑا واضح تھا لیکن
فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا	انہوں نے گروہ بندیاں اور تفرقہ بازیاں شروع کر دیں
مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡيًاۢ	باوجود اس کے علم ان کے پاس آچکا تھا محض اس لئے
بَيۡنَهُمۡ ؕ ۱۷-۱۶/۴۵	کہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے۔

اور نوع انسانی کو فرقوں اور گروہوں میں مت بانٹ دو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ	قوانین خداوندی کی اس طرح پیروی کرو جس طرح پیروی کا
وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا	حق ہے اور تمہیں موت آئے تو اس حال میں کہ
وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ○	تم قوانین خداوندی کے آگے جھکے ہوئے ہو
وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا	سب مل کر اللہ کے اس نظام کو مضبوطی سے تھامے رہو
وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۖ ۱۰۳-۱۰۲/۳	اور نوع انسان کو فرقوں اور گروہوں میں مت بانٹ دو۔

مذہبی گروہ بندی شرک ہے

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ اور دیکھو مشرکین میں سے نہ ہو جانا

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ	ان میں سے جنہوں نے دین خداوندی میں فرقے پیدا
وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ	کر لئے اور گروہوں میں بٹ گئے
كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ	اور ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے
فَرِحُوْنَ ۝ ۳۲-۳۱/۳۰	وہ اسی میں مگن ہے۔

دین میں فرقے اور گروہ پیدا کرنے والوں کا نبی کریمؐ سے تعلق ٹوٹ گیا

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ	جن لوگوں نے دین خداوندی میں فرقے پیدا کر لیے
وَكَانُوْا شِيَعًا	اور گروہ در گروہ بن گئے
لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ	اے رسولؐ تمہارا ان سے کچھ واسطہ تعلق باقی نہیں رہا
اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ	ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ۱۵۹/۶ وہی ان کو بتائے گا کہ ان کی اس روش کے کیا نتائج ہوں گے۔

روایتی مسلمان۔ ایمان جن کے ذہنوں میں ہنوز داخل نہیں ہوا

قَالَتِ الْاَعْرَابُ	یہ اعراب لوگ کہتے ہیں کہ
اٰمَنَّا ؕ	ہم ایمان لے آئے ہیں
قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا	ان سے کہو تم ایمان نہیں لائے ہو تم
وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا	دیکھا دیکھی مسلمان ہو گئے ہو یا مطیع ہوئے ہو
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ	ایمان ہنوز تمہارے ذہنوں میں داخل نہیں ہوا ہے
وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	بہر حال اگر تم نظام خداوندی کی اطاعت کرتے رہے
لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ	تو تمہارے کاموں کے نتیجہ میں کوئی کمی نہیں کی

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ	جائے گی اور نظام خداوندی میں تمہیں ہر طرح کا تحفظ
رَّحِیْمٌ ○ ۱۴/۴۹	اور رحمت حاصل رہے گی۔

اور مذہبی پیشواؤں کے پیچھے چلنے والے یہ جہلا

وَمِنْھُمْ اُمِّیُّوْنَ	ان میں جہلا کا طبقہ بھی ہے جو
لَا یَعْلَمُوْنَ الْکِتٰبَ	خود تو کتاب کا علم نہیں رکھتے
اِلَّآ اَمَانِیَّ	محض خوش عقیدگی کی پیدا کردہ جھوٹی آرزوؤں کو پلے باندھے
وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ○	رکھتے ہیں اور توہم پرستیوں اور قیاس آرائیوں میں مست رہتے ہیں
فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ	(شریعت کے متعلق جو کچھ پوچھنا ہو وہ اپنی مذہبی پیشواؤں سے پوچھتے
یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْھِمْ ۖ	ہیں) اور ان کے یہ خانہ خراب پیشوا اپنے ہاتھ سے شریعت تصنیف
ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰہِ	کرتے ہیں اور پھر اسے اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں اور اس
لِیَشْتَرُوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ	طرح سے حقیر حقیر فوائد حاصل کرتے ہیں
فَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْھِمْ	حیف ہے ان کی اس خود ساختہ شریعت پر اور صد حیف
وَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا یَکْسِبُوْنَ ○ ۲/۷۸۔۷۹	ہے اس کمائی پر جو اس کے ذریعہ سے یہ کرتے ہیں۔

اللہ پر ایمان کے باوجود مشرک کے مشرک

وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ	اکثر لوگوں کا اللہ پر ایمان اس طرح کا ہوتا ہے کہ
اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ ○ ۱۲/۱۰۶	وہ مشرک کے مشرک ہی رہتے ہیں۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

اللّٰہ کا دیا ہوا نظامِ حیات

اللہ کا دین

مادہ: د ی ن

لفظ دین بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ غلبہ، اقتدار، حکومت، مملکت، آئین، قانون، نظم و نسق، فیصلہ، ٹھوس نتیجہ، جزاوسزا، بدلہ، اطاعت وفرمانبرداری وغیرہ۔ قرآن حکیم میں یہ لفظ ان تمام معانی میں استعمال ہوا ہے۔

دنیا میں نظام معاشرہ' ضابطۂ زندگی' آئین مملکت' قانون حکومت' عدل وغیرہ کی مختلف اصطلاحات رائج ہیں لیکن قرآنِ کریم نے ان سب کی جگہ ایک جامع اصطلاح دی ہے اور وہ ہے اَلدِّینُ یہی ہمارے معاشرہ کا نظام، ہماری زندگی کا ضابطہ، ہماری حکومت کا قانون اور ہماری مملکت کا آئین ہوگا اس آئین کی رو سے انسانوں کی آزادی اور پابندی کی حدود مقرر کرنے کا پورا اقتدار اللہ کو حاصل ہوتا ہے کسی اور کو نہیں ہوتا اسی لیے اَلدِّینُ میں اقتدار اعلےٰ اللہ کا ہوتا ہے اور اس کا یہ اقتدار اعلیٰ اس کی کتاب (قرآن) کے ذریعے بروئے کار آتا ہے۔ لہٰذا اس دین یا نظام کی بنیاد قرآن میں دیئے گئے اصولوں اور قوانین پر رکھی جائے گی۔ یہ اصول و قوانین تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غیر متبدل ہوں گے لیکن ان کی جزئیات تشریحات اور طریقہ کار زمانے کے ساتھ بدلتے رہیں گے جنہیں ہر دور میں انسانی معاشرہ اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود طے کرے گا۔

تمام انبیائے کرام اللہ تعالی کی طرف سے ایک ہی دین یا نظامِ حیات لے کر آتے رہے لیکن ان کے جانے کے بعد معاشرہ کے مفاد پرست عناصر اللہ کے دیے ہوئے اس نظامِ حیات کو کچھ رسوم پر مشتمل خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر لیتے اور اسے اپنے مقاصد اور مفاد کے لئے استعمال کرنے لگ جاتے چنانچہ دنیا میں اس وقت جس قدر مذاہب موجود ہیں وہ تمام کے تمام انسانوں کے خود ساختہ ہیں اللہ کے دین سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

جس دور میں انسان اپنے آپ کو اللہ کے دیئے ہوئے نظامِ حیات یا دین کے تابع لے آئیں گے تو وہ تمام دوسرے انسانوں کی محکومی سے آزاد ہو کر صرف (قوانین خداوندی) یعنی اللہ کے قوانین کے تابع ہوں گے اس لیے کہ "مالک یوم الدین" اللہ کے سوا کوئی اور نہیں۔

دین ملکی قانون کے معنوں میں

مَا کَانَ	یوسفؑ ایسا نہیں کر سکتے تھے کہ
لِیَاْخُذَ اَخَاہُ	اپنے بھائی کو روک لیں
فِیۡ دِیۡنِ الۡمَلِكِ ۱۲/۷۶	مصر کے شاہی قانون کی رو سے۔

دین ضابطہ کے معنوں میں

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوۡرِ عِنۡدَاللّٰهِ	اللہ کے قانون کی رو سے مہینوں کی گنتی
اثۡنَا عَشَرَ شَهۡرًا	سال میں بارہ مہینے ہے'
فِیۡ كِتٰبِ اللّٰهِ	یہ چیز اس قانون فطرت کے مطابق ہے
یَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ	جو تخلیقِ ارض و سما کے وقت مقرر کیا گیا تھا

مِنۡهَآ اَرۡبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ	ان میں چار مہینے ایسے رکھے جائیں جن میں جنگ کی ممانعت ہو
ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ۵ ۹/۳۶	یہی ٹھیک ضابطہ ہے۔

دین نظامِ حیات کے معنوں میں

وَلَهٗ مَا	اللہ کے قوانین کی پیروی میں سرگرم عمل ہے وہ سب کچھ
فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں موجود ہے
وَلَهُ الدِّيۡنُ	لہٰذا انسانی دنیا میں بھی اللہ ہی کے دیے ہوئے نظام حیات
وَاصِبًا ؕ	کی پیروی ہونی چاہیے التزاماً اور دواماً
اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ تَتَّقُوۡنَ ۞ ۱۶/۵۲	پھر کیا تم اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کے قوانین کی پیروی کرو گے ؟

دین فطرت کا مفہوم

فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ	اللہ کا ابتدائی اور بنیادی قانون وہی ہے
فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا ؕ	جس پر انسان کو پیدا کیا گیا
لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ؕ	اللہ کا یہ تخلیقی قانون غیر متبدل ہے
ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ ۙ	یہی ہے اللہ کا متوازن و متناسب دین
وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ	لیکن اکثر لوگ
لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۞ ۳۰/۳۰	اس بات کو نہیں جانتے۔

دین القیمۃ

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا	اپنے خود ساختہ مذاہب کی زنجیروں سے آزادی حاصل نہیں کر سکتے

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	تھے وہ لوگ جو اپنے آپ کو اہل کتاب کہتے ہیں
وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ	اور وہ بھی جو کسی آسمانی کتاب کے مدعی نہیں
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ	جب تک ان کی طرف واضح طور پر وحی خداوندی نہ آجاتی
رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ	انہیں یہ وحی اس رسول کی وساطت سے ملی ہے
يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ	جو ہر نقص سے پاک آیات قرآنی ان کے سامنے پیش کرتا ہے
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۙ	یعنی اس قرآن کو جس میں اللہ کے غیر متبدل قوانین اور محکم اقدار
وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ	.درج ہیں لیکن ان اہل کتاب کی حالت یہ ہے کہ ایسے واضح قوانین
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ	آجانے کے بعد وحدت انسانیہ کی راہ ہموار کرنے کی بجائے
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۭ	انہوں نے الٹی تفرقہ کی راہ اختیار کرلی
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا	حالانکہ قرآن میں اس کے سوا اور کیا تعلیم پیش کی گئی ہے
لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ	کہ لوگ اطاعت صرف اللہ کے قوانین کو اختیار کریں
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ	اپنے نظامِ حیات کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے
حُنَفَآءَ	اور ہر طرف سے ہٹ کر اس ایک نقطہ پر جمع ہو جائیں
وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ	اور نظام خداوندی قائم کریں (صلوٰۃ) اور اس کے ذریعہ سے
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ	نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں (زکوٰۃ)
وَذٰلِكَ دِيْنُ	بس یہی وہ نظام زندگی یا دین ہے
الْقَيِّمَةِ ۭ ۹۸/۱-۵	جو انسانیت کے قیام و استحکام کا ضامن ہو سکتا ہے۔

تمام انبیائے کرام ایک ہی دین لے کر آتے رہے

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ	تمہارے لئے بھی دین کا وہی راستہ مقرر کیا گیا ہے
مَاوَصّٰى بِهٖ نُوْحًا	جو نوحؑ کے لئے مقرر کیا گیا تھا
وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا	اور اب وہی نظام ہے جو تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے اور یہی
وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ	نظامِ حیات تھا جو ہم نے ابراہیمؑ کو دیا تھا
وَمُوْسٰى وَ عِيْسٰٓى اَنْ	اور یہی تھا جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا تھا
اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا	اس تاکید کے ساتھ کہ وہ اس دین کو قائم کریں
تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ ۱۳/ ۴۲	اور اس میں تفرقہ بازی پیدا نہ کریں۔

تمام رسول وحدت انسانیت کا پیغام لیکر آتے رہے مذہبی گروہ بندیاں بعد کی پیداوار ہیں

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ	ہم نے تمام رسولوں کے لئے ایک ہی طرح کا پروگرام تجویز کیا تھا
كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ	اور ان سے کہا گیا تھا کہ پاکیزہ زندگی کی خوشگواریوں سے فائدہ اٹھائیں
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ	اور اصلاح معاشرہ کے کام کریں
اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؕ ○	ہمارا قانون مکافات تمہارے اعمال سے باخبر ہے
وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ	ان رسولوں کی تعلیم یہ تھی کہ
اُمَّةً وَّاحِدَةً	تمام انسان ایک امت واحدہ سے تعلق رکھتے ہیں
وَّاَنَا رَبُّكُمْ	اور ان سب کی پرورش کرنے اور نشو ونما دینے والا ایک اللہ ہے
فَاتَّقُوْنِ ○	لہٰذا اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ	لیکن رسولوں کے بعد ان کے متبعین نے ان کی تعلیمات کو

بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ	فراموش کر کے اپنی اپنی خود ساختہ شریعتیں وضع کرلیں
كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا	اور الگ الگ گروہ بن گئے اور ہر گروہ
لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ ۵۱-۵۲/۲۳	اپنے خود ساختہ مذہب میں مگن ہو گیا۔

دین کا مقصد

وَيَضَعُ عَنْهُمْ	یہ نبیؐ اس لیے آیا ہے کہ انسانیت پر سے جور و استبداد
اِصْرَهُمْ	کے آئینی، شرعی، معاشی و معاشرتی بوجھ اتار دے
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ	اور غلامی کی ان زنجیروں کو توڑ ڈالے
كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ ۱۵۷/ ۷	جن میں انسانی ذہن و جسم جکڑے ہوئے ہیں۔

دین اپنی تعلیمات پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ	ہم نے یہ قرآن تمہاری طرف اس لیے نازل کیا ہے کہ
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ	اس کی تعلیم نوع انسان پر واضح کر دو
وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۴۴/۱۶	تاکہ وہ اس پر غور و فکر کریں۔

دین کی دعوت عقل و بصیرت پر مبنی ہوتی ہے

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِیْٓ	کہو میرا راستہ تو یہ ہے کہ
اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؔ	میں نظامِ خداوندی کی طرف
عَلٰى بَصِيْرَةٍ	عقل و بصیرت کی رو سے دعوت دیتا ہوں
اَنَا وَ	میں خود بھی ایسا کرتا ہوں

مَنِ اتَّبَعَنِی ۭ ۱۰۸/ ۱۲	اور میرے جو متبعین ہوں گے وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

دین میں اللہ کے قوانین کو بھی علیٰ وجہ البصیرۃ قبول کیا جاتا ہے

وَالَّذِیْنَ	یہ دعوت ان باہوش لوگوں کے لئے ہے
اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ	کہ ان کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کئے جاتے ہیں
لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا	تو وہ انہیں بھی علیٰ وجہ البصیرت قبول کرتے ہیں
صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ۝ ۲۵/۷۳	ان پر بہرے اور اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے۔

کہو مجھے حکم دیا گیا کہ تمام طرف سے منہ موڑ کر اللہ کے دین کی طرف رجوع کروں

وَاُمِرْتُ	کہو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ
اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ۙ	اپنے آپ کو جماعت مومنین میں شامل رکھوں
وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ	اور تمام طرف سے منہ موڑ کر دین خداوندی کی طرف رجوع کروں
وَلَا تَكُوْنَنَّ	اور ان لوگوں میں شامل نہ رہوں
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۱۰۴۔۱۰۵/۱۰	جو اللہ کے قوانین میں دوسرے قوانین کو شامل کر دیتے ہیں۔

کہو میں تو اللہ کے قوانین کی اطاعت کرتا ہوں اپنے دین کو اس کے لئے خالص کر کے

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ	کہو میں تو صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کرتا ہوں
مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ۙ	اپنے دین یا نظام حیات کو اس کے لئے خالص کر کے
فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ	لیکن تم اگر اللہ کے قوانین کے سوا کسی اور کی
مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ	اطاعت کرنا چاہتے ہو تو یہ تمہاری اپنی مرضی ہے

قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ	اس کا نقصان تم خود اٹھاؤ گے یاد رکھو اصل نقصان میں وہ لوگ رہیں
خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ	گے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو
وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ	مستقبل میں اور قیامت کے روز خسارے میں رکھا
اَلَا ذٰلِكَ هُوَ	یاد رکھو یہ ایسا نقصان ہے جس کے فی الواقعہ
الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ۝ ۱۵۔ ۳۹/۱۴	نقصان ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں۔

دین میں حق حکومت صرف اللہ کو حاصل ہے

اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ	دیکھو حکومت کا حق صرف اللہ کو حاصل ہے
اَمَرَ اَلَّا	اس کا فرمان ہے کہ
تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ	اللہ کے سوا کسی اور کی محکومیت اختیار نہ کی جائے
ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ	یہی ہے اللہ کا متناسب و متوازن دین
وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ	لیکن اکثر لوگ اس بات کا
لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝ ۴۰/ ۱۲	علم نہیں رکھتے۔

اللہ کی حکومت سے مراد اللہ کے قوانین کی حکومت ہے

اَفَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡتَغِىۡ حَكَمًا	کہو! کیا میں اس اللہ کی جائے کسی اور کو حاکم بنا لوں
وَّهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ اِلَيۡكُمُ	جس نے تمہاری طرف قوانین کی
الۡـكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ ۶/۱۱۴	یہ مفصل کتاب نازل کی ہے۔

اور اللہ کے قوانین اس کی نازل کردہ کتاب میں ہیں

كُونُوا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ	تم سب اللہ کے نظام ربوبیت کے علمبردار بن جاؤ
تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ	جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ ۷۹/ ۳	جسے تم پڑھتے ہو اور جس پر غور و تدبر کرتے ہو۔

نظامِ حکومت کتاب اللہ کے مطابق

اِنَّا اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	تمہاری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی گئی ہے
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ	تا کہ تم نوعِ انسان کے درمیان ایسا نظام حکومت قائم کرو
بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ ۱۰۵/۴	جیسا کہ اللہ نے تمہیں اس کتاب کے ذریعے سمجھایا ہے۔

اور اپنا نظامِ حکومت کتاب اللہ سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہ ہونے دو

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ	اور لوگوں کے درمیان نظام حکومت
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق قائم کرو
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ	اور اس سلسلہ میں لوگوں کے ذاتی مفادات اور خواہشات کی قطعاً رعایت نہ
وَاحْذَرْهُمْ اَنْ	کرنا اور ہوشیار رہو کہ ان کے ذاتی مفادات اور میلانات
يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ	ایسی صورت پیدا نہ کر دیں کہ تمہارا نظام
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ ۴۹/۵	اللہ کے نازل کردہ ضابطۂ حیات سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر ہو جائے۔

اب دین مکمل طور پر قرآن میں دے دیا گیا ہے

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ	اب دین مکمل طور پر قرآن میں دے دیا گیا ہے

وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ　اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے

وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ۵/۴ اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

اپنے دین یا نظامِ حیات کو خالصتاً اللہ کے قوانین کے تابع کر دو

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ　یہ ضابطۂ قوانین اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے

الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ○　جو ہر شے پر غالب ہے اور تمام سلسلۂ کائنات کو نہایت حکمت سے چلا رہا

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ　ہے دیکھو ہم نے اس ضابطۂ قوانین کو تمہاری طرف

بِالۡحَقِّ　صحیح تعمیری نتائج پیدا کرنے کے لئے نازل کیا ہے

فَاعۡبُدِ اللّٰهَ　لہٰذا تم اللہ کے ان قوانین کی اطاعت کرو

مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ○ ۳۹/۱-۲　اپنے نظامِ حیات کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے۔

یہ نظامِ زندگی انسانیت کے لئے مضبوط سہارا ہے

فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ　دیکھو جو کوئی غلط نظامہائے زندگی سے منہ موڑ کر

وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ　اللہ کے دیئے ہوئے نظامِ زندگی کو اپناتا ہے

فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى　تو وہ ایک ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیتا ہے

لَا انۡفِصَامَ لَهَا　جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں

وَاللّٰهُ　اس لیے کہ یہ نظام اس اللہ کا دیا ہوا ہے

سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ○ ۲/۲۵۶　جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

قیام دین کے نتیجہ میں استخلاف فی الارض کا وعدہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ	دیکھو اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں سے
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ	جو نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کریں گے
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ	انہیں استخلاف فی الارض عطا کیا جائے گا
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠	جس طرح قبل ازیں ایسے لوگوں کو عطا کیا جاتا رہا ہے
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ	اور ان کے اس نظام زندگی یا دین کو مستحکم کر دیا جائے گا
الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ	جسے ہم نے ان کے لئے پسند کیا ہے
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ	اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کے خوف کی حالت
اَمْنًا ؕ ۲۴/۵۵	امن و اطمینان میں بدل جائے گی۔

اللہ کی زمین وسیع ہے دنیا کے جس خطہ میں بھی حالات سازگار ہوں وہاں اللہ کا نظام قائم کرو

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ	میرے ان بندوں سے کہو
اٰمَنُوا	جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ	کہ وہ صرف اپنے پروردگار کے قوانین کی پیروی کریں
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا	دیکھو جو لوگ اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ	ان کی دنیاوی زندگی حسین و خوشگوار بن جاتی ہے
وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ	لہٰذا اگر ایک مقام پر حالات سازگار نہ ہوں تو اللہ کی زمین وسیع ہے
اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ	دنیا کے جس خطہ میں بھی حالات سازگار پاؤ وہاں قیام نظام خداوندی

اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	کے لئے جدوجہد کرو تمہاری اس استقامت کا اجر تمہیں بے حد و حساب ملے
قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ	گا کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں
مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝	اپنے نظامِ حیات کو اللہ کے لئے خالص کر کے'
وَاُمِرْتُ لِاَنْ	اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝	سب سے پہلے میں خود اس نظام کے آگے سر تسلیم خم کر دوں
قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ	کہو میں خود بھی قانونِ مکافات عمل سے ڈرتا ہوں کہ
اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ	اگر میں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ۱۳۔۲۹/۱۰	ظہورِ نتائج کے وقت اس کے عذاب سے بچ نہ سکوں گا

دین خداوندی کی دشوار گزار گھاٹی

وَهَدَيْنٰهُ	ہم نے انسان کو غلط اور صحیح دونوں راستے بتا دیے ہیں
النَّجْدَيْنِ ۝	ایک راستہ ذاتی مفاد پرستیوں کا ہے اور دوسرا پوری نوع انسانی کے مفاد کا
فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝	انسان اس دوسرے راستہ کی مشکل گھاٹی پر چڑھنے کی ہمت نہ کر سکا
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝	تم کیا جانو کہ دینِ خداوندی کی یہ گھاٹی کس قدر دشوار گزار ہے
فَكُّ رَقَبَةٍ ۝	اس میں دنیا جہان کی غلامی کی زنجیریں کاٹنی ہوتی ہیں
اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ يَوْمٍ	اور جس دور میں مستبد قوتیں رزق کے سر چشموں پر قابض ہو کر
ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۝	عوام الناس کو بھوکا مارنے لگیں تو ان کی روزی کا انتظام کرنا ہوتا ہے
يَّتِيْمًا	کمزور اور بے آسرا لوگ جب انسانوں کے قریب رہتے ہوئے بھی اپنے آپ
ذَا مَقْرَبَةٍ ۝	کو تنہا اور بے آسرا محسوس کریں تو ان کا آسرا بننا ہوتا ہے

اَوْ مِسْكِيْنًا	اور معذور و بیروزگار لوگ جو روزی کی خاطر مٹی میں رل رہے
ذَامَتْرَبَةٍ ۝	ہوں ان کے رزق کا انتظام کرنا ہوتا ہے
ثُمَّ كَانَ	گو یہ راستہ بڑا دشوار اور یہ منزل بڑی کٹھن ہے
مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لیکن یہ ان لوگوں کا راستہ ہے جو اللہ کے نظام پر یقین رکھتے ہیں
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ	اور ایک دوسرے کو تاکید کرتے ہیں کہ اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں
وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝	ثابت قدم رہیں اور نوع انسان پر رحم و کرم کا رویہ جاری رکھیں
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ ۹۰/۱۸-۱۰	یہی لوگ ہیں جو صاحبانِ یمن و سعادت ہوں گے۔

یہ نظامِ زندگی انسانیت کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی میں لے آئیگا

اَللّٰهُ وَلِيُّ	اللہ ان کا رفیق اور دوست بن جاتا ہے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو نظامِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	یہ نظام انہیں ظلم اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ ۲/۲۵۷	علم و آگہی کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔

اور اللہ کی دی ہوئی یہ روشنی دنیا بھر میں پھیل کر رہے گی

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا	یہ مخالفین نظامِ خداوندی چاہتے ہیں کہ
نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ	اللہ کی دی ہوئی اس روشنی کو پھونکیں مار مار کے بجھا دیں
وَاللّٰهُ	اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ
مُتِمُّ نُوْرِهٖ	اس کی دی ہوئی یہ روشنی دنیا بھر میں پھیل کے رہے گی
وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝	خواہ یہ بات مخالفین نظامِ خداوندی کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے

هُوَالَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ	اللہ نے اس مقصد کے لئے اپنے رسولؐ کو بھیجا
بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ	رہنمائی دے کر دین الحق کے ساتھ
لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ	تاکہ اللہ کا دیا ہوا یہ نظام دیگر تمام نظامہائے زندگی پر غالب آجائے
وَلَوۡ کَرِهَ	خواہ یہ بات ان لوگوں کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے
الۡمُشۡرِکُوۡنَ ۟	جو اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کرنا چاہتے
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	ہیں سوائے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
هَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی تِجَارَةٍ	آؤ ہم تمہیں ایسی تجارت کا پتہ نشان بتائیں
تُنۡجِیۡکُمۡ	جو تمہیں نجات دلادے
مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۝	زندگی کی تمام مشکلوں، مصیبتوں اور عذابوں سے
تُؤۡمِنُوۡنَ	وہ تجارت یہ ہے کہ پورا پورا یقین رکھو
بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ	نظامِ خداوندی کی صداقت و محکمیت پر
وَتُجَاهِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	اور اس نظام کے قیام و استحکام کے لئے جدو جہد کرو
بِاَمۡوَالِکُمۡ وَاَنۡفُسِکُمۡ ؕ	اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ	یہی تجارت ہے جو تمہارے لیے حقیقتاً فائدہ مند ہوگی
اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۟ۙ	اگر تم علم و بصیرت سے کام لے کر غور کرو
یَغۡفِرۡ لَکُمۡ	یہ نظام تمہیں ہر طرح کا تحفظ دے گا
ذُنُوۡبَکُمۡ	ان تمام خرابیوں سے جو تمہارے پیچھے لگی رہتی ہیں
وَیُدۡخِلۡکُمۡ جَنّٰتٍ	اور تمہیں ایسی جنتی زندگی میں داخل کر دے گا
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً — اس معاشرہ میں تمہاری رہائش گاہیں نہایت ہی خوشگوار ہوں گی

فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ — اس جنتی معاشرہ کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ ۱۲-۸/۶۱ — یہ زندگی کی ایک بہت ہی عظیم کامیابی ہوگی۔

دین داری کا معیار

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ — دیکھو مومن انہیں کہتے ہیں

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ — جو نظامِ خداوندی پر دل کے پورے یقین سے ایمان لائیں

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا — اور ان کے دل میں ذرا سا بھی اضطراب اور شک باقی نہ رہے

وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ — پھر وہ اس نظام کے قیام و استحکام کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ — رہیں اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ — یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے دعویٔ ایمان میں سچے ہیں

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ — ان سے کہو کیا تم اس کے بغیر ہی محض زبانی جمع خرچ سے

بِدِيْنِكُمْ ؕ — اللہ پر اپنا دیندار ہونا ثابت کرنا چاہتے ہو

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ — یادرکھو تم اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتے اسے سب معلوم ہوتا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ — جو کچھ کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں ہو رہا ہے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ۱۶-۱۵/۴۹ — اللہ ہر بات سے باخبر رہتا ہے۔

دین الحق کے دشمن

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ — اللہ نے اپنے رسولؐ کو بھیجا

بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ	رہنمائی دے کر دین الحق کے ساتھ
لِيُظْهِرَهٗ	تاکہ اللہ کا دیا ہوا یہ نظام غالب آجائے
عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ	دیگر تمام نظامہائے زندگی پر
وَلَوْ كَرِهَ	خواہ یہ بات ان لوگوں کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے جو اللہ
الْمُشْرِكُوْنَ ○	کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کرنا چاہتے ہیں
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا	سوائے اہل ایمان
اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ	خبردار رہنا ملاؤں اور پیروں سے
الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ	جن کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ
لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ	کھا جاتے ہیں لوگوں کا مال
بِالْبَاطِلِ	جھوٹ اور فریب سے
وَیَصُدُّوْنَ	اور ان کا وجود رکاوٹ بنا ہوا ہے
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۭ ۹/۳۳-۳۴	نظامِ خداوندی کی راہ میں۔

اور دین میں فرقے پیدا کرنے والے' ان کا تعلق نبی ﷺ سے ٹوٹ چکا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ	جن لوگوں نے دین میں فرقے پیدا کر لیے
وَكَانُوْا شِیَعًا	اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے
لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ۭ	اے رسولؐ تمہارا ان کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہا
اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَی اللّٰهِ	ان کا معاملہ اللہ کے قانون مکافات کے سپرد ہے
ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ	وہ انہیں اس نتیجہ سے دوچار کر دے گا

بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ ٦/١٦٠ — جو کچھ وہ کرتے رہے۔

اور دین میں فرقے پیدا کرنے والے مشرک ہیں

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝	اور دیکھو مشرکین میں سے نہ ہو جانا
مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ	یعنی ان میں سے جنہوں نے دین میں فرقے پیدا کر لیے
وَكَانُوا شِيَعًا ط	اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا	اور پھر جس گروہ کے ہاتھ جو کچھ لگا
لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ ٣٢-٣١/٣٠	وہ اسی میں مگن ہو گیا۔

اور اللہ کے دیے ہوئے نظامِ حیات کے مطابق زندگی بسر نہ کرنے کا انجام

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ	جن لوگوں نے اللہ کے دیے ہوئے
عَنْ دِينِهٖ	دین یا نظامِ حیات کے مطابق زندگی بسر کرنا چھوڑ دیا
فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ	اور زندگی بھر غلط نظام ہی اپنائے رکھا تو
فَأُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ	ایسے میں کیے گئے اچھے کام بھی بیکار جائیں گے
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ	اس دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی
وَأُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ	یہ لوگ اہل جہنم ہیں
هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ۝ ٢/٢١٧	جہاں وہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔

دین میں جبر نہیں

لَآ اِكْرَاهَ	دیکھو کوئی جبر یا زبردستی نہیں
فِي الدِّيْنِ قف لا	نظامِ حیات یا دین کے بارے میں

قَدْ تَّبَیَّنَ	پوری طرح نشاندہی کر دی گئی ہے
الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ج ۲/۲۵۶	صحیح راستے کی بھی اور غلط راستے کی بھی۔

جس کا جی چاہے قبول کرے جس کا جی چاہے انکار کر دے

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ قف	کہو تمہارے پروردگار کی جانب سے یہ ضابطۂ حق و صداقت آگیا ہے
فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ	اب جس کا جی چاہے اسے قبول کر لے
وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ ۱۸/۲۹	اور جس کا جی چاہے اس سے انکار کر دے۔

دین میں جبر کو روکو

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰی	تم ان لوگوں کے خلاف اس وقت تک جنگ کرو
لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ	کہ جو فتنہ انہوں نے اٹھا رکھا ہے وہ ختم ہو جائے اور ایسی
وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ط ۲/۱۹۳	فضا پیدا ہو جائے کہ دین کے معاملہ میں کسی پر کسی کا جبر نہ ہو۔

تمام لوگوں کے عقائد اور ان کی عبادت گاہوں وغیرہ کو تحفظ حاصل ہونا چاہیئے

وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ	اگر اللہ ایسا انتظام نہ کرتا کہ
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ	انسانوں کے ایک گروہ کی روک تھام دوسرے گروہ سے ہو سکے
لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ	تو دنیا میں کسی قوم کی عبادت گاہیں تک محفوظ نہ رہتیں
وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ	یہ خانقاہیں، گرجے، یہودیوں کے معبد اور مسجدیں وغیرہ
فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ کَثِیْرًا ط ۲۲/۴۰	جہاں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے سب گرا دیے جاتے۔

دیکھو دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ	دیکھو دین کے معاملہ میں مبالغہ سے کام نہ لو

وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ	اور اللہ سے کوئی ایسی بات منسوب نہ کرو
اِلَّا الْحَقَّ ۴/۱۷۱	جو حق کے مطابق نہیں۔

اور نہ ان کے پیچھے لگو، جو خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر گئے

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ	دیکھو دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو
غَیْرَ الْحَقِّ	کہ وہ حق کے خلاف ہو جائے
وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ قَوْمٍ	اور ان لوگوں کے جذبات و تصورات کے پیچھے نہ لگو
قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ	جو اس سے پہلے خود بھی گمراہ ہوئے
وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا	اور اپنے ساتھ اور بہت سوں کو گمراہ کر دیا
وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۵/۷۷	اور سب سیدھے راستہ سے بھٹک کر کہیں سے کہیں چلے گئے۔

اور تربیت قوم کے پروگرام بناؤ

وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ	جماعتِ مومنین کے لئے مناسب نہیں ہے کہ
لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً	وہ سب کے سب ایک ہی کام کے لئے نکل کھڑے ہوں
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ	چاہئے یہ کہ ہر شعبہ زندگی میں سے کچھ لوگ مخصوص مراکز میں
طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ	جا کر کورسز کے ذریعے اس نظام حیات کے متعلق سوجھ بوجھ حاصل کریں
وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا	اور پھر اپنی جماعت کے پاس جا کر انہیں اس کی تربیت دیں اس طرح
اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ ۹/۱۲۲	پوری کی پوری قوم اپنے آپکو غلط باتوں سے محفوظ رکھ سکے گی۔

****

شریعت

اَلشَّرِیْعَۃُ پانی کے اس گھاٹ کو کہتے ہیں جس کا پانی مسلسل بہنے والے چشمہ سے آرہا ہو جو بند نہ ہو کھلا ہو اور سطح زمین پر جاری ہو یعنی اسے حاصل کرنے کے لئے رسی وغیرہ کی ضرورت نہ پڑے 'اگر بارش کا جمع شدہ پانی ہو تو وہ شریعۃ نہیں بلکہ کَرَعْ' کہلائے گا اسی سے اَلشَّارِعُ عام راستہ کو کہتے ہیں جس پر سب لوگ چل سکتے ہوں اَلشَّرْعُ اس سیدھے راستہ کو کہتے ہیں جو واضح اور کھلا ہو۔

ہمارے ہاں دین اور شریعت الگ الگ معنوں میں استعمال ہوتے ہیں دین سے مراد وہ غیر متبدل اصول اور قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی قرآن حکیم میں دیئے اور شریعت سے مراد وہ جزئیات ہونگی جو ہر زمانہ کے انسان ان اصول و قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے اپنے زمانہ کے تقاضوں کے مطابق باہمی مشاورت سے خود مرتب کریں گے۔

لہٰذا اَلشَّرِیْعَۃُ کا مفہوم ہو گا قرآنی معاشرہ کی مرتب کردہ وہ جزئیات جن کی بنیاد قرآن حکیم کے اصول و قوانین ہوں قرآنی اصول و قوانین تو غیر متبدل رہیں گے لیکن یہ جزئی احکام اور قوانین یا شریعت زمانہ کے تقاضوں کے ساتھ بدلتے رہیں گے۔

لہٰذا یہ شریعت ایسی ہو گی جس میں جمود و تعطل نہ ہو اس میں تسلسل ہو اور یہ زمانہ کے بہتے اور بدلتے ہوئے تقاضوں کا ساتھ دے سکے اگر یہ جوئے رواں ہونے کے بجائے بند پانی کی طرح ہو گی تو اس میں کچھ عرصہ کے بعد فساد کی بو پیدا ہو جائے گی اور یہ زندگی بخش نہیں رہے گی لہٰذا یہ پر اسس مسلسل اور متواتر آگے بڑھتا چلا جائے گا کسی ایک جگہ رک کر جوہڑ نہیں بن جائے گا۔

قوانینِ خداوندی کی جزئیات ایک ہی دفعہ ہمیشہ کے لئے متعین نہیں کی جا سکتیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	ایمان والو! دین کے سلسلہ میں جو کچھ دینا ضروری تھا
لَا تَسْئَلُوْا	وہ قرآن میں دے دیا گیا ہے اور جو کچھ دینا ضروری نہیں تھا اس کے
عَنْ اَشْیَآءَ	متعلق مت پوچھو قوانینِ خداوندی کی جو جزئیات انسان نے
اِنْ تُبْدَ لَكُمْ	اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق طے کرنی ہیں وہ اگر
تَسُؤْكُمْ ۚ	ابھی دے دی جائیں تو تم مشکل میں پھنس جاؤ گے
وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا	جس صورت میں کہ نزول وحی کا سلسلہ جاری ہے
حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ	تمہارے اصرار پر اگر ہم نے ان جزئیات کو بھی متعین کر دیا
تُبْدَ لَكُمْ ؕ	تو مختلف ادوار میں ان کا نباہنا ممکن نہیں ہو گا
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ	بہر حال اللہ نے تمہاری اس لغزش سے درگزر کیا لیکن آئندہ محتاط
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝	رہو اللہ بڑا ہی بردبار اور حفاظت دینے والا ہے
قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ	تم سے قبل بھی ایک قوم نے اس قسم کی جزئیات طلب کی تھیں
ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا	جن کا نباہنا ان کے لئے جب ممکن نہ رہا
كٰفِرِیْنَ ۝ ۵/۱۰۱-۱۰۲	تو دین یا نظامِ حیات پر عمل ہی چھوڑ دیا۔

بنیادی قانون تو ایک ہی ہے لیکن اس کے عملی نفاذ کی شکلیں مختلف ادوار میں مختلف ہوتی ہیں

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا	دیکھو ہمارا بنیادی قانون تو شروع سے ایک ہی ہے
مَنْسَكًا هُمْ	لیکن اس کے عملی نفاذ کی شکلیں مختلف ادوار میں
نَاسِكُوْهُ	زمانہ کے تقاضوں کے مطابق مختلف قوموں میں مختلف رہی ہیں

فَلَا یُنَازِعُنَّكَ فِی الْاَمْرِ	لہٰذا یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر جھگڑا کیا جائے
وَادْعُ اِلٰی رَبِّكَ ؕ	تم نظامِ خداوندی کی طرف دعوت دیتے جاؤ
اِنَّكَ لَعَلٰی هُدًی مُّسْتَقِیْمٍ ۝ ۲۲/٦۷	بلاشبہ تم ایک متوازن اور سیدھی روش زندگی پر ہو۔

دیکھو تمہاری شریعت کی بنیاد اللہ کی کتاب قرآن ہونی چاہیئے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ	دیکھو ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے
بِالْحَقِّ	جو حق لے کر آئی ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا	یہ ان تمام دعووں اور وعدوں کو سچ کر کے دکھانے والی ہے
بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ	جو کتب سابقہ میں کئے گئے تھے اور اس
وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ	اصولی تعلیم کی جامع اور نگران و نگہبان ہے جو پہلے دی جاتی رہی
فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	لہٰذا تم اپنے معاملات کے فیصلے اللہ کی نازل کردہ اس کتاب کی بنیاد پر
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ	کرو اور اس سلسلہ میں لوگوں کے خیالات اور خواہشات کے پیچھے
عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ	مت چلو اس حق کو چھوڑ کر جو تمہارے پاس آچکا ہے
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ	دیکھو ہم نے انسان کو صاحب اختیار وارادہ پیدا کیا ہے لہٰذا ہم
شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ	ہر کسی کو اس کی اختیار کردہ شریعت اور راہ عمل پر چھوڑ دیتے ہیں
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	اور سب کو ایک ہی راستہ پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کرتے
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً	اور نہ زبردستی امت واحدہ بناتے ہیں، اس لئے کہ
وَّلٰكِنْ لِّیَبْلُوَكُمْ	اللہ چاہتا ہے کہ تم اپنے اختیار وارادہ سے
فِیْ مَآ اٰتٰكُمْ	اس نظام کو اپناؤ جو ہم نے تمہیں دیا ہے

فَاسۡتَبِقُوا	لہٰذا افلاحِ انسان کے کاموں میں سابقہ ادوار پر
الۡخَیۡرٰتِ ؕ ۵/۴۸	سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔

قوانینِ خداوندی کے خلاف شریعتیں، انسانی معاشرہ کے لئے عذاب بن جاتی ہیں

اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا	ان لوگوں نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا ہوا ہے
شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ	جو ان کے دین میں ایسی شریعتیں وضع کرتے ہیں
مَا لَمۡ يَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ	جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہیں لہٰذا ان کی اجازت نہیں
وَلَوۡلَا كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ	اگر اللہ کا قانون مہلت کارفرما نہ ہوتا تو ان کی اس روش کے
لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ ؕ	نتائج فوراً ان کے سامنے آجاتے اور قصہ تمام ہو جاتا
وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ	بلاشبہ وقفہ مہلت کے بعد ان ظالمین کے لئے
عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ○ ۴۲/۲۱	ان کی خود ساختہ شریعتیں عذاب کی صورت اختیار کر لیں گی۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

مذہب

قرآن حکیم میں اسلام کے لئے دین کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی ضابطہ حیات یا نظام زندگی کے ہیں۔ اسلام کے لئے مذہب کا لفظ قرآن میں نہیں آیا مذہب در حقیقت اس زمانہ کی یادگار ہے جب ذہن انسانی اپنے عہد طفولیت میں تھا وہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ کائنات میں فطرت کے جو حوادث رونما ہوتے ہیں وہ اللہ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہوتے ہیں۔ وہ چونکہ ان کی علت (CAUSE) کو نہیں سمجھتا تھا اس لئے ان سے ڈرتا تھا۔ اور خوشامد سے انہیں راضی کرنے کے لئے ان کے سامنے جھکتا اور گڑگڑاتا تھا ان تک اپنی درخواست پہنچانے کے لئے وسیلے تلاش کرتا اور سفارشیں ڈھونڈتا تھا۔

انسان کی انہی توہم پرستیوں نے دیوی دیوتاؤں کی تخلیق کی اور اس سے ان کی بھگتی یا پرستش کا تصور پیدا ہوا ان میں جو لوگ زیادہ ہوشیار تھے۔ انہوں نے عوام کی اس سادہ لوحی سے فائدہ اٹھایا اور اپنے آپ کو ان دیوتاؤں کے نمائندہ یا مقرب بنا کر اپنے لیے بھی اونچا مقام پیدا کر لیا اور اس طرح مذہبی پیشوائیت اور روحانی اقتدار کے ادارے وجود میں آگئے۔

حکمران طبقہ نے ان ''خدائی نمائندگان'' سے گٹھ جوڑ پیدا کیا تو انہوں نے ان حکمرانوں کو بھی ''ایشور کے اوتار'' اور ''ظِلُّ اللّٰهِ عَلَى الْاَرْضِ'' اور خدائی اختیارات کے حامل قرار دیا اور عوام کو ان کے حضور بھی جھکنا سکھایا پھر مذہبی پیشوائیت، حکمران طبقے اور مالدار لوگوں کے گٹھ جوڑ نے جنہیں قرآن مترفین کہتا ہے مستقل طور پر مذہب (RELIGION) کو اپنے مفاد و مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اور اس سلسلہ میں ایسے خوش رنگ جال پھیلائے کہ سادہ لوح عوام ان پھندوں سے نکلنے نہ پائے۔ اللہ نے قرآن نازل

کرنے کا مقصد ہی یہ بتایا ہے کہ انسانیت مذہب کی پھیلائی ہوئی تاریکیوں سے نکل کر دین کی روشنیوں میں آجائے اور اللہ کے قوانین کا علم حاصل کر کے کائنات کی قوتوں کو مسخر کرے اور انہیں نوع انسان کی نشوونما اور بہبود و ترفع کے لئے استعمال میں لائے اور اللہ کے قوانین کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کر کے عدل و مساوات کو رائج کرے اور اس طرح ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی اپنے مقصد زندگی کو پالے۔

اس سلسلہ میں اس حقیقت کو اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ اللہ کا دیا ہوا دین اسی صورت میں آسکتا ہے جب کہ انسانوں کے خودساختہ مذہب سے صاف انکار کر دیا جائے کیوں کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ مذہب کو کسی طرح کی پیوندکاری کے ذریعہ سے دین میں تبدیل کیا جاسکے۔

مذہب میں اللہ کی حیثیت

ظِھْرِیًّا

ظِھْرِیًّا وہ فالتو لوٹ جسے سفر میں احتیاطاً بطور (EXTRA) ساتھ رکھ لیا جاتا ہے کہ اگر کسی وقت ضرورت پڑ جائے تو اسے استعمال کر لیا جائے یعنی اس کی حیثیت مقدم نہیں ہوتی ثانوی ہوتی ہے اسی سے اس کے معنی کسی کو پس پشت ڈال دینے یا نظر انداز کر دینے کے آتے ہیں۔

سورۂ ہود میں ہے کہ حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا تم نے اللہ کو محض بطور ظِھْرِیًّا رکھ چھوڑا ہے ۹۲/۱۱ یعنی تمہارے نزدیک اہمیت تو تمہارے اپنے فیصلوں کی اور انسانوں کے خودساختہ قوانین کی ہے لیکن اللہ کو محض بطور (EXTRA) ساتھ اس لئے رکھ چھوڑا ہے کہ اگر کبھی ضرورت پڑے تو اسے بھی اپنے مفاد کے لئے استعمال کر لیا جائے یوں تو دنیا کے تمام مذاہب میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے اس کے ورد اور جاپ کئے جاتے ہیں۔ اس کے نام پر قسم قسم کی رسوم ادا کی جاتی ہیں جنہیں عبادت، پرستش یا پوجا وغیرہ کا نام دیا جاتا ہے لیکن زندگی کے باقی تمام امور میں اللہ یا اس کے قوانین کا کوئی دخل نہیں ہوتا اور یہ سب کچھ اپنی مفاد پرستیوں کے تحت طے کیا جاتا ہے۔

اللہ کے دیئے ہوئے دین میں انسانی زندگی کے تمام امور اللہ کے قوانین کے مطابق طے کئے جاتے ہیں تمام رسول اللہ کی طرف سے یہی دین لے کر آتے اور اس کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کرتے رہے لیکن

ان کے بعد جب دنیا کی مفاد پرست قوتیں اس دین کو مذہب میں تبدیل کرلیتیں تو پھر انسانی زندگی کے تمام امور تو ان مفاد پرست قوتوں کی اپنی مرضی اور مفاد کے مطابق طے ہونے لگ جاتے لیکن اللہ کو بھی بطور ظِهرِيًّا ساتھ رکھ لیا جاتا تاکہ بوقت ضرورت اس کے ذریعے سے استحصال زدہ عوام کو بہلایا جا سکے۔

آج دنیا کے تمام مذاہب پر معہ مسلمانوں کے مذہب کے (دین نہیں مذہب) نظر ڈال کر دیکھئے کہ ان کے ماننے والوں نے اللہ کے قوانین کو تو پس پشت ڈال دیا ہے اور اپنی زندگی کے تمام امور اپنی مفاد پرستیوں کے مطابق انسانوں کے خودساختہ قوانین کی رو سے طے کر رہے ہیں لیکن اللہ کو بھی بطور ظِهرِيًّا ساتھ رکھا ہوا ہے کہ اپنی مفاد پرستیوں میں جہاں ضرورت پڑے اسے بھی استعمال کرلیا جائے۔

o

مذہب میں لوگوں کی کیفیت

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ	بلاشبہ جہنمی زندگی بسر کرتے ہیں
كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ	کتنے ہی صحرائی اور شہری آبادیوں کے لوگ
لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا	ان کے پاس عقل ہے لیکن اس سے سوجھ بوجھ کا کام نہیں لیتے
وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا	ان کی آنکھیں ہیں لیکن ان سے حقائق کو دیکھتے نہیں
وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا	وہ کان بھی رکھتے ہیں لیکن ان سے حقائق کو سنتے نہیں
أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ	یہ لوگ حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں
بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۷/۱۷۹	بلکہ ان سے بھی گئے گذرے۔

اہلِ مذہب ایسے ہیں جیسے جانوروں کا ریوڑ

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا	خودساختہ مذہب میں لوگوں کی کیفیت ایسی ہوتی ہے

كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ	جیسے جانوروں کا ریوڑ کہ اس میں
بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا	ماسوا چرواہے کی بے معنی آوازوں کے
دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ	اور کچھ سننے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ	بہرے، گونگے اور اندھوں کا یہ ہجوم ہے
فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ۲/۱۷۱	جو عقل و فکر سے کچھ کام نہیں لیتا۔

مذہب میں اندھی تقلید کے طوق

اِنَّا جَعَلْنَا فِىْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا	مذہب نے لوگوں کی گردنوں میں اندھی تقلید کے طوق ڈال دیئے
فَهِىَ اِلَى الْاَذْقَانِ	اور وہ ٹھوڑیوں تک اس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں
فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝	اور ان کے سر اوپر اٹھے رہ گئے ہیں
وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا	مذہب نے ان کے سامنے دیوار کھینچ دی ہے لہٰذا وہ مستقبل کو نہیں دیکھ
وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا	سکتے اور ان کے پیچھے بھی دیوار کھینچ گئی ہے جس سے انہیں ماضی نظر
فَاَغْشَيْنٰهُمْ	نہیں آتا اور ان کی آنکھوں پر ایسے پردے ڈال دیئے ہیں
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ ۹-۸/۳۶	کہ انہیں کچھ بھائی نہیں دیتا۔

مذہب کھوکھلی رسومات اور بے حقیقت معتقدات کا مجموعہ ہوتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان مذہب پرست لوگوں کی حالت پر غور کیا
اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ	جنہیں کتاب کی کچھ شدبد بھی حاصل ہے
يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ	یہ کھوکھلی رسومات اور بے حقیقت معتقدات پر ایمان رکھتے ہیں
وَالطَّاغُوْتِ ۴/۵۱	اور خود ساختہ باطل قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

اہل مذہب نے دین کو کھیل تماشہ بنادیا ہے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا	اہل مذہب نے دین کو کھیل تماشہ بنادیا ہے
وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ	اور دنیاوی زندگی کے فریب میں مبتلا ہیں جسکے
فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ ۵۱/۷	نتیجہ میں یہ بلند انسانی زندگی کے شرف واعزاز سے محروم رہ جائیں گے۔

مذہب میں اسلاف پرستی کے طوق

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ	ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ
اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کے نازل کردہ قوانین کی پیروی کرو
قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ	تو کہتے ہیں ہم تو صرف اس مسلک کی پیروی کریں گے
اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ	جس پر اپنے اسلاف کو پایا
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا	خواہ ان کے اسلاف نے نہ تو عقل وفکر سے کچھ کام لیا ہو
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ ۲/۱۷۰	اور نہ وحی خداوندی سے ہی رہنمائی حاصل کی ہو

مذہب میں مذہبی پیشوا ہی سب کچھ ہوتے ہیں

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ	اہل مذہب نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو ہی
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۹/۳۱	خدائی کا درجہ دے رکھا ہے، اللہ کو چھوڑ کر۔

مذہب میں شریعتیں وضع کرنے والے اللہ کے شریک

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا	کیا اہل مذہب نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو اللہ کا شریک ٹھہرالیا ہے
شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ	جو ان کے لئے دین میں شریعتیں وضع کرتے ہیں

مَا لَمْ یَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ | ایسی شریعتیں جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہیں
وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ | اگر اللہ کا قانون مہلت کار فرما نہ ہو تا تو زندگی کی ان غلط راہوں
لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ | کے نتائج ان کے سامنے فوراً آجاتے اور قصہ تمام ہو جاتا
وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ | لیکن ظہورِ نتائج کا وقت مہلت کے بعد آتا ہے
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ ۴۲/۲۱ | اس وقت ان ظالمین کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

مذہب شخصیات پرستی کا نام ہے

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ | قوانین خداوندی کے بجائے جن کی اطاعت تم کرتے ہو
اِلَّاۤ اَسْمَآءً | وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ کچھ نام ہیں
سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ | جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لیے ہیں
مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ | اور جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ | یادرکھو فرمانروائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں
اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ | اور اس کا فرمان ہے کہ اطاعت صرف اس کے قوانین کی کرو
ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۱۲/۴۰ | یہی دین قیم اور زندگی کا سیدھا اور سچا راستہ ہے۔

مذہب میں انسانی ارتقاء رک جاتا ہے

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ | اندھی تقلید کی وجہ سے ان کا ارتقاء رک جاتا ہے
لَاۡاِلَى الْجَحِیْمِ ۝ | اور پسماندگی کے جہنم میں جاگرتے ہیں
اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ۝ۙ | کیونکہ انہوں نے اپنے اسلاف کو جس گمراہی میں مبتلا پایا

فَهُمْ عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ ۳۷/۷۰ اسی پر آنکھیں بند کر کے چلتے چلے گئے۔

یہ مذہبی پیشوا اور ان کے متبعین

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ | اور ان مذہبی پیشواؤں کے متبعین وہ جہلا ہیں
لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ | جو خود تو اللہ کے احکام و قوانین کے متعلق کچھ نہیں جانتے
اِلَّآ اَمَانِيَّ | اور خوش عقیدگی کی جھوٹی آرزوؤں کو پلے باندھے رکھتے ہیں
وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ | اور توہم پرستیوں اور قیاس آرائیوں میں مست رہتے ہیں
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ | اور بربادی ہے ان مذہبی پیشواؤں کے لئے
يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ق | جو اپنے ذہن سے شریعت کے احکام وضع کرتے ہیں
ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ | اور ان سے کہتے ہیں "یہ اللہ کی طرف سے ہیں"
لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط | اس طرح اپنے لئے حقیر حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں ہلاکت
فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ | ہے اس شریعت کے لئے جسے یہ لوگ اس طرح تصنیف کرتے ہیں

وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ ۲/۷۸-۷۹ اور صد ہلاکت ہے اس کمائی پر جسے یہ اس کے بدلے حاصل کرتے ہیں۔

فیصلہ کے روز مذہبی پیشواؤں کی طوطا چشمی

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ | اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو یہ شیطان صفت پیشوا اپنے متبعین سے
اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ | کہیں گے ایک بات اللہ نے تم سے کی تھی جو درست ثابت ہوئی
وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ط | اور ایک بات ہم نے تم سے کی تھی جو غلط ثابت ہوئی
وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ | بہر حال ہمارا تم پر کوئی زور تو نہیں تھا

اِلَّا اَنْ دَعَوْتُکُمْ	ہم نے تمہیں صرف اپنی طرف آنے کی دعوت دی تھی
فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ ج	اور تم نے اسے بخوشی قبول کر لیا تھا
فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ	لہٰذا اب ہمیں کوئی الزام مت دو
وَلُوْمُوْآ اَنْفُسَکُمْ ط ۱۴/۲۲	خود اپنے آپ کو الزام دو۔

قیامت کے روز نام نہاد اسلاف کی حقیقت کا پتہ چلے گا

قَالَتْ اُخْرٰھُمْ لِاُوْلٰھُمْ	بعد میں آنے والے اپنے سے پہلے والوں کے متعلق کہیں گے
رَبَّنَا ھٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا	پروردگار ان کی پیروی کر کے ہم بھی گمراہ ہوئے تھے
فَاٰتِھِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ط	لہٰذا انہیں دگنا عذاب دیجئے
قَالَ لِکُلٍّ ضِعْفٌ ۷/۳۸	ان سے کہا جائے گا تم سب کے لئے ہی دگنا عذاب ہے۔

قیامت کے روز لاتعلقی کا اظہار

اِذْ تَبَرَّاَ	قیامت کے روز لاتعلقی کا اظہار کر دیں گے وہ پیشواء ور ہنما
الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا	دنیا میں جن کی پیروی کی جاتی تھی
مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا	ان لوگوں سے جو ان کی پیروی کیا کرتے تھے
وَرَاَوُا الْعَذَابَ	وہ دیکھیں گے کہ عذاب کے آتے ہی ان لوگوں سے وابستہ تمام
وَتَقَطَّعَتْ بِھِمُ الْاَسْبَابُ o	رشتے اور سہارے کس طرح ٹوٹتے چلے جا رہے ہیں اس وقت
وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا	وہ لوگ جو آنکھیں بند کر کے دوسروں کی پیروی کرتے تھے
لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً	کہیں گے کاش وقت کا دھارا ایک بار پھر پیچھے کو مڑ جائے
فَنَتَبَرَّاَ مِنْھُمْ ۲/۱۶۶۔۱۶۷	تو ہم بھی ان پیشواؤں اور رہنماؤں سے آنکھیں پھیر کر تائیں۔

گمراہ کرنے والے بھی ظالم اور گمراہ ہونے والے بھی ظالم

وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ	کاش تم ان ظالموں کی اس وقت کی حالت کا اندازہ کر سکو
مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ	جب یہ اپنے پروردگار کے حضور کھڑے ہوں گے
يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨ الْقَوْلَ	اس وقت یہ ایک دوسرے کے خلاف الزام دھریں گے
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا	جو لوگ دنیا میں دبا کر رکھے گئے تھے
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا	ان سے جو دنیا میں بڑے بنے ہوئے تھے کہیں گے اگر تم نہ
لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ o	ہوتے تو ہم ضرور قوانین خداوندی کی پیروی کرنے والے ہوتے
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا	اس کے جواب میں وہ مذہبی اور سیاسی وڈیرے
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا	ان دبے ہوئے لوگوں سے کہیں گے
اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى	کیا ہدایت خداوندی کے آجانے کے بعد
بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ	ہم نے تمہیں اس پر عمل کرنے سے روکا تھا؟
بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ o	تم تو خود ہی مجرمانہ ذہنیت کے لوگ تھے
وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا	اس پر وہ کمزور اور دبے ہوئے لوگ
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا	ان مذہبی اور سیاسی وڈیروں سے کہیں گے تم دن رات
بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	ایسی فریب کاریوں اور چالبازیوں کے جال پھیلاتے رہتے تھے
اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ	اور ایسے قوانین بناتے تھے
اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ	کہ ہم نظام خداوندی کے قریب بھی نہ پھٹک سکیں۔ اور غیر
وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ ۳۳-۳۱/۳۴	خدائی قوانین کو ہی اللہ کے قوانین کے برابر سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔

اصل وجہ تو مفاد پرستی تھی

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ	اس دن لوگوں سے پوچھا جائے گا
فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِ يَ	کہ بتاؤ کہاں ہیں تمہارے وہ مذہبی پیشوا اور رہنما جنہیں تم نے
الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝	ہماری خدائی میں شریک ٹھہرالیا تھا اور جن کا تمہیں زعم تھا
قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ	اور وہ مذہبی پیشوا اور رہنما جن کے خلاف جرم ثابت ہو چکا ہوگا
رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ	کہیں گے پروردگار بے شک یہی لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا
اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا	لیکن یہ اس لئے ہوا کہ ہم خود گمراہ تھے اس کا تو ہمیں اعتراف ہے
تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا	لیکن ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ یہ لوگ ہماری اطاعت محض
اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝ ۶۳-۶۲/۲۸	ہماری خاطر کرتے تھے یہ تو اپنے مفاد کی خاطر اس روش پر چلتے تھے۔

ابلیس کا لاؤ لشکر

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝	اس دن لوگوں سے پوچھا جائے گا کہاں ہیں تمہارے وہ پیشوا اور رہنما
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ	جن کی تم اطاعت کیا کرتے تھے اللہ کے قوانین کو چھوڑ کر
هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝	کیا آج وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں' یا اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں۔
فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا	چونکہ ایسا نہیں ہو سکے گا لہٰذا انہیں اوندھے منہ جہنم رسید کر دیا جائے گا
هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝	ان پیروی کرنے والوں کو بھی اور جن کی پیروی کرتے تھے انہیں بھی
وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝	گویا ابلیس کے سارے لاؤ لشکر کو
قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۝	وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے اور کہیں گے
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝	اللہ کی قسم تمہارے پیچھے لگ کر ہم بڑی سخت گمراہی میں مبتلا ہو گئے

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؀	کہ تمہیں پروردگار عالم کادرجہ دینے لگ گئے تھے۔
وَمَا اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ؀	تم بڑے سخت مجرم لوگ تھے جنہوں نے ہمیں اس طرح گمراہ کردیا
فَمَالَنَا مِنْ شٰفِعِيْنَ ؀	اب اس مصیبت کے وقت کوئی ایسا نہیں جو ہماری سفارش کر سکے
وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ؀	اور نہ کوئی غم خوار دوست ہی ہے
فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً	کاش ہمیں ایک بار پھر واپس جانے کا موقع مل جائے
فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؀ ۲۶/۱۰۲	تو ہم قوانین خداوندی کے پکے مطیع بن جائیں۔

یہ خانہ ساز شریعت کامیاب نہیں ہو سکتی

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ	کہو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو جھوٹ کا سہارا دے کر
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ	اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
لَا يُفْلِحُوْنَ ؀	وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اس قسم کی
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا	خانہ ساز شریعت سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات تو حاصل ہو جائیں گے
ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ	لیکن آخر کار انہیں ہمارے قانون مکافات کا سامنا کرنا ہو گا
ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ	اور شدید ترین عذاب کا مزا چکھنا پڑے گا
بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ؀ ۱۰/۶۹-۷۰	اس کافرانہ روش کے نتیجہ میں جس پر وہ کاربند رہے۔

یہ لکیر کے فقیر ہیں

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ	ان کے انجام کے متعلق ذرا سا شبہ بھی دل میں پیدا نہ ہونے دے
مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ	جو قوانینِ خداوندی کے بجائے دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں

مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا	یہ تو محض لکیر کے فقیر ہیں اور انہی کی اطاعت کرتے چلے جا
يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ	رہے ہیں جن کی اطاعت ان کے باپ دادا کرتے رہے تھے
وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ	بہر حال ان کا انجام وہی ہوگا جو ان کے باپ دادا کا ہوا
غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝ ۱۱/۱۰۹	ہمارا قانون مکافات ہر عمل کا نتیجہ بلا کم و کاست نکال دیا کرتا ہے۔

اہل مذہب کے دل طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بنے رہتے ہیں

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ	خود ساختہ مذاہب کے پیروکاروں کے دل
الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ	طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بنے رہتے ہیں
بِمَآ اَشْرَكُوْا	کیوں کہ یہ لوگ اللہ کے ساتھ اور ہستیوں کو بھی
بِاللّٰهِ ۳/۱۵۱	اپنا آقا و مولا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

امت راہ گم گشتہ، جو دین کی روشنیوں سے نکل کر مذہب کے اندھیروں میں گم ہو گئی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا	جن لوگوں نے راہ ہدایت چھوڑ کر
الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪	اس کے بدلے گمراہی خرید لی
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ	ان کے اس سودے نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝	اور وہ زندگی کی سیدھی روش سے محروم ہو گئے
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي	ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے
اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ	تاریکی دور کرنے کے لئے آگ روشن کی
فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ	اور جب ارد گرد کا ماحول روشن ہو گیا
ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ	تو ان کی شامت اعمال نے اسے بجھا دیا

وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٰتٍ	اور وہ پھر گھپ اندھیروں میں ڈوب گئے
لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝	اب انہیں کچھ بجھائی نہیں دیتا
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ	اور وہ بہروں، گونگوں اور اندھوں کی طرح ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں
فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ ۱۸۔ ۲/۱۶	لیکن اس منبع نور (قرآن) کی طرف واپس نہیں آتے۔

ان ظالموں نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کفر میں بدل ڈالا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ	ان کی حالت پر غور کیا جنہیں
بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ	اللہ نے اپنا نظام ودین دے کر ایک بڑی نعمت سے نوازا تھا لیکن انہوں نے
كُفْرًا	اسے کفر میں بدل ڈالا
وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝	اور اپنے کاروان ملت کو تباہیوں کے گھاٹ جا اتارا
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ؕ	اور انہیں بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا
وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ ۲۹۔۲۸/۱۴	کیسے برے مقام پر وہ اپنی ملت کو لے گئے۔

اہلِ مذہب کی مسجدیں

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا	یہ لوگ مسجد تعمیر کرتے ہیں کہ
ضِرَارًا وَّكُفْرًا	نظامِ خداوندی کو نقصان پہنچائیں اور کفر کی راہیں کشادہ کریں
وَّتَفْرِيْقًاۢ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	اور مومنین کے درمیان تفرقہ بازی پیدا کردیں
وَاِرْصَادًا لِّمَنْ	اور کمین گاہ مہیا کریں
حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ	نظامِ خداوندی کے دشمنوں کو
وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ	یہ لوگ ہزار تسلیاں دیں گے کہ ان کا مقصد نیک ہے

وَاللّٰہُ یَشۡھَدُ اِنَّھُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ۝	لیکن اللہ شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں
لَا تَقُمۡ فِیۡہِ اَبَدًا ۱۰۸-۱۰۷/۹	خبردار ایسی کسی مسجد میں کبھی بھی قدم نہ رکھنا۔ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے۔

خانہ ساز مذہب کی نمازیں

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ	دین کے ان دعویداروں کی حالت پر غور کیا
یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ۝	جو عملاً ہمارے دین کی تکذیب کر رہے ہیں
فَذٰلِکَ الَّذِیۡ	یہ وہ لوگ ہیں
یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۝	جن کے معاشرہ میں کمزور و بے آسرا کو دھکے پڑتے ہیں
وَلَا یَحُضُّ عَلٰی	اور جن کے ہاں کوئی انتظام نہیں
طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ۝	معذور و بیروزگار کی روزی کا
فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ	لہٰذا بربادی ہے ایسے نمازیوں کے لئے
ھُمۡ عَنۡ صَلَاتِھِمۡ سَاھُوۡنَ ۝	جو صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہیں
الَّذِیۡنَ ھُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۝	یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں
وَیَمۡنَعُوۡنَ	اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے بند لگا کر
الۡمَاعُوۡنَ ۝ ۷-۱/۱۰۷	نوعِ انسان کو سامانِ زیست سے محروم کر دیتے ہیں۔

زبان سے ایمان کا اقرار اور عمل مفاد پرستیوں پر

وَاِذَا جَآءُوۡکُمۡ	یہ لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں
قَالُوۡۤا اٰمَنَّا	تو کہتے ہیں ہم نظامِ خداوندی پر ایمان لے آئے

وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ	حالانکہ یہ کفر کی حالت میں آئے تھے
وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ	اور کفر کی حالت میں ہی واپس گئے
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝	جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے
وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ	ان کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ
يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ	سب سے زیادہ تیز ہیں
وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ	جرائم، سرکشی اور حرام خوری میں
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	کیا ہی برے ہیں یہ کام جنہیں یہ لوگ کرتے چلے جاتے ہیں
لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ	اور دیکھو کہ ان کے مذہبی پیشوا بھی انہیں
عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ	ان جرائم اور حرام خوری سے نہیں روکتے
وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ	(انہوں نے تو مذہب کو کاروبار بنالیا ہے)

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۶۳-۶۱/۵ کس قدر گھناؤنا ہے ان کا یہ کاروبار۔

مذہب پرستوں کو اگر اقتدار مل جائے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ	ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو تمہیں ورطۂ حیرت میں ڈال دیں
قَوْلُهٗ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	اگر دنیاوی معاملات پر گفتگو کریں
وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ	وہ اپنی نیک نیتی پر بار بار اللہ کو گواہ ٹھہرائیں گے
وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝	حالانکہ انکے دل انسان دشمنی اور خصومت سے لبریز ہوتے ہیں
وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ	انہیں جب دنیا میں اقتدار و حکومت مل جاتا ہے تو
لِيُفْسِدَ فِيْهَا	ایک سرے سے دوسرے سرے تک فساد برپا کر دیتے ہیں

وَيُهۡلِكَ الۡحَرۡثَ — اور اپنے مفاد کے مقابلہ میں انہیں نہ تو انسان کے معاشی نظام کے
وَالنَّسۡلَ ؕ — تباہ ہونے کی پرواہ ہوتی ہے نہ عمرانی نظام کے برباد ہونے کی
وَاللّٰهُ — حالانکہ جس اللہ کو یہ بات بات پر گواہ بناتے ہیں
لَا يُحِبُّ الۡفَسَادَ ۝ ۲۰۴-۲۰۵/۲ — وہ تو ایسے فساد کو پسند نہیں کرتا۔

اہل مذہب کی دعائیں بے نتیجہ

لَهٗ دَعۡوَةُ الۡحَقِّ ؕ — دیکھو تعمیری نتیجہ پیدا کرنے والی ہر دعا اللہ کے قوانین سے وابستہ ہوتی ہے
وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ — جو لوگ باطل نظام سے تعمیری نتائج حاصل کرنا چاہتے ہیں
لَا يَسۡتَجِيۡبُوۡنَ لَهُمۡ بِشَىۡءٍ — ان کی دعائیں اور آرزوئیں اسی طرح بے نتیجہ رہ جاتی ہیں
اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيۡهِ اِلَى الۡمَآءِ — جس طرح کوئی پیاسا پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر چاہے کہ
لِيَبۡلُغَ فَاهُ — پانی خود بخود اس کے حلق میں چلا جائے
وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ — حالانکہ اس طرح کبھی بھی پانی اس کے ہونٹوں تک پہنچنے والا نہیں
وَمَا دُعَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ — اسی طرح قوانین خداوندی کے خلاف عمل کرنے والوں کی دعائیں
اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ ۝ ۱۳/۱۴ — بے نتیجہ بھٹکتی رہتی ہیں۔

اہلِ مذہب کی نذر نیازیں' فدیئے اور خیراتیں نامقبول

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا — یاد رکھو جو لوگ اپنے خود ساختہ مذاہب کی پیروی کریں گے
وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ — اور اسی کافرانہ روش پر انہیں موت آجائے گی
فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِهِمۡ — تو ان میں سے کوئی اگر اپنی نجات کے لئے

مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَهَبًا	دنیا بھر کی دولت بھی دے دینا چاہے
وَّلَوِ افۡتَدٰى بِهٖ ؕ	تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا
اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۙ	ان کے لئے المناک عذاب ہوگا
وَّمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ۝ ۳/۹۱	اور وہاں اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

یہ لوگ اللہ اور آخرت کو ماننے کے باوجود اہل ایمان نہیں ہوتے

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ	اہل مذہب اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ	اللہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اور یوم آخرت پر بھی
وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۝ ۲/۸	لیکن اس کے باوجود یہ لوگ اہل ایمان نہیں ہیں۔

اہل مذہب اللہ کو ماننے کے باوجود مشرک کے مشرک ہیں

وَمَا يُؤۡمِنُ اَكۡثَرُهُمۡ بِاللّٰهِ	لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ وہ اللہ کو مانتے تو ہیں
اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِكُوۡنَ ۝ ۱۲/۱۰۶	لیکن اس کے باوجود مشرک کے مشرک رہتے ہیں۔

اہل مذہب کے ساتھ رشتہء رفاقت ہرگز استوار مت کرو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيۡنَ	تم ان لوگوں کے ساتھ رشتہء رفاقت ہرگز استوار نہ کرنا
اتَّخَذُوۡا دِيۡنَكُمۡ هُزُوًا وَّلَعِبًا	جنہوں نے اپنے دین کو بے معنی رسوم میں تبدیل کر کے مذاق بنالیا ہے
مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ	ایسے لوگ خواہ ان میں سے ہوں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی
وَالۡكُفَّارَ اَوۡلِيَآءَ ۚ ۵/۵۷	یا ان میں سے جو موجودہ کتاب سے کفر کرتے ہیں۔

اور اہلِ مذہب سے کنارہ کش ہو جاؤ

وَذَرِالَّذِيْنَ	اور دیکھو ایسے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لو
اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا	جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا دیا ہے
وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	اور دنیاوی زندگی کے فریب میں آگئے ہیں
وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ	بہر حال قرآنی تعلیمات ان کے سامنے پیش کرتے رہو
نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ ٦/٧٠	کیونکہ اللہ نہیں چاہتا کہ لوگ اپنے کرتوتوں کے وبال میں پھنسیں۔

اور ان دھوکہ بازوں سے بچو جو اللہ کے نام پر فریب دیتے ہیں

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ	اور دیکھو ان دغابازوں کے فریب میں نہ آنا
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○ ٣٥/٥	جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊

وحی

مادہ: و ح ی

۱۔ اَلْوَحْیُ اشارہ جس میں تیزی اور سرعت ہو وَحَیْتُ لَکَ بِخَبَرِ کَذَا "میں نے تمہیں فلاں بات کا اشارہ کر دیا۔ یا چپکے سے مطلع کر دیا"

۲۔ اَلْوَحْیُ کے معنی کتابت یعنی لکھنا بھی ہیں' وَحَیْتُ الْکِتَابَ "میں نے کتاب کو لکھا"

۳۔ اَوْحٰی کے معنی حکم کرنا' حکم دینا بھی ہیں

۴۔ ہر شے جسے کوئی کسی دوسرے تک پہنچا دے خواہ اس کے پہنچانے کا طریقہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔

۵۔ قرآن میں ہے وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ۱۲/۴۱ "اللہ نے ہر سماء میں اس کا امر وحی کر دیا" یعنی وہ قانون دے دیا۔ جس کی رو سے خارجی کائنات کی ہر شے اپنے اپنے فرائض مفوضہ کی تکمیل میں سرگرداں ہے اسی کو سورۃ النور میں اس طرح بیان کیا ہے۔ کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ۴۱/۲۴ "کائنات کی ہر شے جانتی ہے کہ اس کے فرائض کیا ہیں۔ اور وہ مقصد کیا ہے جس کے حصول کے لئے انہیں سرگرم عمل رہنا ہے" اسی طرح سورۃ النحل میں ہے وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ ۶۸/۱۶ "تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کر رکھی ہے" یعنی اس کے لئے اللہ کا قانون یہ ہے کہ وہ شہد بنانے کے کام میں مصروف رہے یہ اللہ کی وہ وحی ہے جو ہر شے میں از خود

ودیعت کر دی گئی۔ اسی کو قانون فطرت کہتے ہیں۔

۶۔ انسان بھی کائنات کا ایک حصہ ہے لہٰذا اسے بھی اللہ کے قانون اور اس کی رہنمائی کی ضرورت ہے جہاں تک اس کی طبعی زندگی کا تعلق ہے اس پر وہی قانون فطرت عائد ہوتا ہے جو دوسرے حیوانات پر ہوتا ہے کھانا پینا' سونا جاگنا، افزائش نسل بیماری، موت وغیرہ سب اسی قانون کے مطابق واقع ہوتے ہیں یہ قانون انسان کا اپنا وضع کردہ نہیں۔

۷۔ انسان کی طبعی زندگی کے علاوہ معاشرتی تمدنی اور روحانی زندگی بھی ہے جس کے لئے اسے قوانین کی ضرورت ہے اور یہ قوانین انسان کو اللہ کیطرف سے ایک دوسری وحی کے ذریعہ سے ملتے ہیں۔ یہ وحی ہر فرد کو الگ الگ نہیں ملتی اس کے لئے اللہ نے انسانوں میں سے ہی اپنے رسول اور نبی مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے قوانین کو دوسرے انسانوں تک پہنچاتے تھے اور یہ وحی انہی حضرات سے مخصوص ہے اور انبیاء کرام بھی اس وحی کو اپنے کسب و ہنر سے حاصل نہیں کر سکتے یعنی کوئی انسان اپنی کوشش سے وحی کے مقام پر نہیں پہنچ سکتا بلکہ وحی خود اتر کر اللہ کے منتخب کردہ انسان کی طرف آتی ہے۔

۸۔ نبوت کا سلسلہ چونکہ حضرت محمد ﷺ پر ختم کر دیا گیا۔ لہٰذا قرآن اللہ کی آخری کتاب وحی ہے اس کے بعد انسانوں کو اللہ کی جانب سے اور کچھ نہیں ملا اور نہ ملے گا اور اللہ نے اس وحی کو ایسا ''العلم'' کہا ہے جو انسانی خیالات وخواہشات سے بلند اور مبرا ہے۔

o

اشیائے کائنات کی طرف

اجرام فلکی کی طرف وحی

فَقَضٰهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ فِیۡ یَوۡمَیۡنِ	اللہ نے مختلف اجرام فلکی کو دو مراحل
وَاَوۡحٰی فِیۡ کُلِّ سَمَآءٍ	میں بنا دیا اور ہر سماء کی طرف وحی کر دی گئی
اَمۡرَهَا ۱۲/۴۱	اس قانون کی جس کے مطابق اس نے چلنا تھا۔

ملائکہ کی طرف وحی

اِذۡ یُوۡحِیۡ رَبُّكَ اِلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ	جب تمہارے پروردگار نے وحی کی ملائکہ کی طرف کہ
اَنِّیۡ مَعَكُمۡ فَثَبِّتُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ	ہماری تائید و نصرت جماعت مومنین کے ساتھ ہے
سَاُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ كَفَرُوا	لٰہذا تم ان کے دلوں میں اطمینان و سکون پیدا کر کے انہیں
الرُّعۡبَ ۸/۱۲	ثبات قدمی عطا کرو ہم مخالفین کے دلوں میں انکا رعب ڈال دیں گے۔

شہد کی مکھی کی طرف وحی

وَاَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ	تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی
اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا	یعنی اس کی جبلت میں ڈال دیا کہ وہ اپنے چھتے بنائے پہاڑوں
وَّ مِنَ الشَّجَرِ	میں، درختوں پر
وَمِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ ۙ	اور ان بکسوں میں جو اس غرض کے لئے بنائے جاتے ہیں اور پھر
ثُمَّ كُلِیۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	ہر طرح کے پھلوں اور پھولوں سے رس چوستی پھرے اور نہایت
فَاسۡلُكِیۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ	اطاعت گذاری سے اس راہ پر چلتی جائے جو اللہ نے اس کے لئے تجویز
یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا شَرَابٌ	کیا ہے اس کے اندر سے ایک رس (شہد) نکلتا ہے
مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ	مختلف رنگوں میں
فِیۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ ۶۹-۶۸/۱۶	جس میں لوگوں کے لئے غذائیت کے علاوہ شفا بھی ہے۔

انسان کی طرف

کوئی انسان اس قابل نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنۡ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ	کوئی انسان اس قابل نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے

اِلَّا وَحْيًا اَوْ	ماسوا وحی کے ذریعہ سے یا پردہ کے پیچھے سے (اور یہ
مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ	دونوں طریق نبی کے لئے مخصوص ہیں)
اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا	عام انسانوں سے اللہ اپنے رسول کے ذریعہ سے ہمکلام ہوتا ہے
فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۭ ۴۲/۵۱	کہ وہ اللہ کے قانون مشیت کے مطابق اس کی وحی ان تک پہنچاتا ہے۔

نبی کا انتخاب اللہ خود کرتا ہے

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ	اللہ اپنی رحمت سے جس کو چاہے نبوت
مَنْ يَّشَآءُ ۭ ۲/۱۰۵	کے لئے منتخب کر لیتا ہے۔

کوئی انسان اپنی کوشش سے نبوت کا مقام حاصل نہیں کر سکتا

اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ	اللہ اپنے فضل سے وحی نازل کرتا ہے اپنے
عَلٰی مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ ۲/۹۰	بندوں میں سے جس پر چاہے۔

نبی بھی انسان ہوتا ہے

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	کہو میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں البتہ مجھ پر
يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۱۸/۱۱۰	وحی نازل ہوتی ہے۔

نزول وحی سے قبل نبی کی کیفیت

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا	اسی طرح اے رسولؐ ہم نے یہ قرآن تمہاری طرف نازل کیا ہے
مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ	اپنے عالم امر سے اس کے نزول سے قبل تم یہ تک نہیں جانتے تھے
مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ	کہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کے

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ	کہتے ہیں دیکھو ہم نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے اپنے
مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ	قانون مشیت کے مطابق قرآن کو ایک روشن مینار بنادیا ہے
وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ	اور تم اس کی روشنی میں ان کی رہنمائی کرتے ہو ایک
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ ۵۲ / ۴۲	متوازن روشن زندگی کی طرف۔

قرآن میں نبی ﷺ کے اپنے جذبات وخیالات کا کوئی دخل نہیں

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ	قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ غروب ہوا کہ
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ	تمہارا یہ رفیق سفر نہ تو راستے کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ہے
وَمَا غَوٰى ۚ	اور نہ راستہ پا جانے کے بعد بھٹک ہی گیا ہے قرآن کی صورت میں
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۗ	جو کچھ یہ پیش کر رہا ہے وہ اس کے اپنے جذبات وخیالات نہیں
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ	یہ تو وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے
عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۙ ۵۳/۱۔۵	زبردست قوتوں کے مالک اللہ کی طرف سے۔

نبی کی رہنمائی صرف وحی کی رو سے ہوتی ہے

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ	کہو میں جو تمہیں غلط روش زندگی کے نتائج سے آگاہ
بِالْوَحْيِ ۖ ۲۱/۴۵	کرتا ہوں تو صرف وحی کے ذریعہ سے۔

قلب رسول پر وحی کا نزول روح الامین کے ذریعے

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۗ	یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے نازل کیا گیا ہے
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۙ	اسے روح الامین کے ذریعہ سے

عَلٰی قَلْبِكَ ۲۶/۱۹۲-۱۹۴	تمہارے قلب پر اتارا گیا۔

نبی خواب نہیں دیکھتا، حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ	رسول کو جو علم وحی کے ذریعے جاتا ہے اس کی کیفیت یہ نہیں
مَارَاٰی ○	ہوتی کہ آنکھیں جو کچھ دیکھیں دل کو اس کا یقین نہ ہو
اَفَتُمٰرُوْنَهٗ	تم وحی کے حقائق کے متعلق رسول سے کس طرح جھگڑ سکتے ہو
عَلٰی مَا یَرٰی ○	جبکہ صورت یہ ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے آنکھوں دیکھا کہتا ہے
وَلَقَدْ رَاٰهُ	اور اس کا دیکھنا خواب کی طرح کا دیکھنا نہیں بلکہ حقیقت کا مشاہدہ
نَزْلَةً اُخْرٰی ○ ۵۳/۱۱-۱۳	ہے جسے وہ بار بار دیکھتا ہے۔

وحی، عقل انسانی کے لئے حیرت کا مقام رکھتی ہے

عِنْدَ سِدْرَةِ	وحی کا سرچشمہ علم الٰہی ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں عقل انسانی
الْمُنْتَهٰی ○	کے لئے حیرت اور یکسر حیرت کے سوا کچھ نہیں ہوتا
عِنْدَهَا	بہر حال عقل انسانی وحی سے مستفیض ہو کر
جَنَّةُ الْمَاْوٰی ○ ۵۳/۱۴-۱۵	اپنے معاشرہ کو جنت میں تبدیل کر سکتی ہے۔

نبی کی کیفیت

اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ	نبی کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جب ان تحیر کی وادیوں میں
مَا یَغْشٰی ○	علم الٰہی ہر طرف چھایا ہوتا ہے
مَازَاغَ الْبَصَرُ	تو اس مقام پر بھی اس کی آنکھ ذرا ادھر ادھر نہیں مڑتی
وَمَا طَغٰی ○ ۵۳/۱۶-۱۷	کبھی غلطی نہیں کرتی نہ حد سے تجاوز ہی کرتی ہے۔

نبی کا مشاہدہ

لَقَدْ رَاٰی مِنْ	اس طرح سے رسول مشاہدہ کرتا ہے اس عظیم انقلاب کا جو
اٰیٰتِ رَبِّہٖ	قوانین خداوندی کے ذریعہ سے آنیوالا ہے (جو انسانی معاشرہ کو
الْکُبْرٰی O ۵۳/۱۸	ملوکیت سرمایہ داری اور مذہبی پیشوائیت کی زنجیروں سے آزاد کرے گا)۔

وحی کی رہنمائی میں قائم کیا جانے والا نظام

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ	تم ان قوانین کی پیروی کرو جو تمہاری طرف وحی
مِنَ الْکِتٰبِ	کئے گئے ہیں کتاب میں
وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ	اور ان کے ذریعہ سے نظام خداوندی قائم کرو بلا شبہ یہ نظام روک
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ ۲۹/۴۵	دے گا عقل خود بیں کی فریب کاریوں کو اور مال سمیٹنے کی فحاشی کو۔

نبی کی ذاتی حیثیت اور وحی کا مقام

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ	کہو مجھ سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے
فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ ۚ	تو اس کی ذمہ دار میری اپنی ذات ہوتی ہے
وَاِنِ اھْتَدَیْتُ	اور اگر میں راہ ہدایت پر چل رہا ہوتا ہوں
فَبِمَا یُوْحِیْٓ	تو یہ اس وحی کی بنا پر ہوتا ہے
اِلَیَّ رَبِّیْ ؕ	جو میرے پروردگار کی جانب سے ملتی ہے اس پروردگار
اِنَّہٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ O ۳۴/۵۰	کی جانب سے جو سب کچھ سنتا اور ہر ایک کے قریب ہے۔

نبی بھی انسان ہی تھے

اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَآ	کیا لوگوں کو تعجب ہو رہا ہے کہ ہم نے وحی کیوں کر دی

اِلٰی رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ ۱۰/۲ — انہی جیسے ایک آدمی کی طرف۔

نبی آخر الزماں ﷺ کی طرف

نبی کریم ﷺ پر صرف قرآن وحی کیا گیا

قُلِ اللّٰهُ ۟ شَهِيۡدٌ ۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ۟ — کہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے کہ میری طرف

وَاُوۡحِىَ اِلَىَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ — وحی کیا گیا ہے صرف یہ قرآن تاکہ اس کے ذریعہ سے تمہیں بھی

لِاُنۡذِرَكُمۡ بِهٖ — غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کروں اور

وَمَنۡۢ بَلَغَ ؕ ۶/۱۹ — انہیں بھی جن تک یہ بعد ازاں پہنچے۔

تمہاری طرف صرف یہی کتاب وحی کی گئی ہے

ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوۡحٰۤى اِلَيۡكَ — یہی وہ پر حکمت کتاب ہے جو تمہاری پروردگار نے

رَبُّكَ مِنَ الۡحِكۡمَةِ ؕ ۱۷/۳۹ — تمہاری طرف وحی کی۔

جو وحی دینا ضروری تھی وہ اللہ کے بندے کو دے دی گئی

فَاَوۡحٰۤى اِلٰى عَبۡدِهٖ — اللہ نے اپنے بندے کی طرف وہ کچھ وحی کر دیا جسے

مَاۤ اَوۡحٰى ؕ ۵۳/۱۰ — انسانی رہنمائی کے لئے دینا مقصود تھا۔

خود نبی ﷺ بھی قرآن کا اتباع فرماتے تھے

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ — کہو میں تو صرف اس قرآن کا اتباع کرتا ہوں جو

مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ مِنۡ رَّبِّىۡ ۚ — میرے پروردگار نے میری طرف وحی کیا ہے

هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى	یہ قرآن بصائر و دلائل کا مجموعہ ہے تمام دنیا کے لئے اور
وَّرَحْمَةٌ	ہدایت ورحمت کا سرچشمہ ہے ان کے لئے
لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ ۲۰۳/۷	جو اس کی تعلیمات کو قبول کرلیں۔

تمام نوع انسان سے پکار کر کہہ دو

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	تمام نوع انسان سے پکار کر کہہ دو کہ تمہارے پروردگار
قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ	کی جانب سے حق پر مبنی ضابطۂ حیات آگیا ہے
فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا	اگر تم اس کی رہنمائی میں سفر زندگی طے کرو گے تو اس سے
يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ	تمہاری ہی ذات کو فائدہ پہنچے گا
وَمَنْ ضَلَّ	اور اگر تم اسے چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کرو گے تو
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ	اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہوگا کہو میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں
وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ○ ۱۰۸/۱۰	بھیجا گیا کہ زبردستی اس راہ پر چلادوں۔

پوری انسانیت کو چیلنج

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ	کہو اگر ساری دنیا کے انسان اجتماعی طور پر کوشش کریں ترقی
الْاِنْسُ وَالْجِنُّ	یافتہ اقوام کے لوگ بھی اور غیر ترقی یافتہ اقوام کے لوگ بھی
عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	کہ قرآن جیسا کوئی ضابطۂ حیات بنا کر لے آئیں تو وہ اس میں
لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ	کامیاب نہیں ہوسکیں گے خواہ ایک دوسرے کے
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ○ ۸۸/۱۷	کتنے ہی مددگار کیوں نہ بن جائیں۔

کتاب مبین

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ	یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو اپنا مدعا
الْمُبِيْنِ ۞	صاف صاف بیان کرتی ہے
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا	ہم نے قرآن کو عربی زبان میں واضح اور فصیح اس لئے بنایا ہے
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ ۲-۱/۱۲	تا کہ تم اس میں عقل و فکر سے کام لے سکو۔

وحی کے خلاف مفاد پرستوں کی کوشش

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ	ان کے سامنے جب ہمارے صاف اور
اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ	واضح قوانین پیش کئے جاتے ہیں
قَالَ الَّذِيْنَ	تو وہ لوگ جو ہمارے قانون مکافات کا
لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا	سامنا کرنا نہیں چاہتے کہتے ہیں اس قرآن کی
ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ	جگہ کوئی اور قرآن لے آؤ یا اس میں ہماری مرضی کے مطابق
اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ	ردوبدل کر دوان سے کہہ دو کہ یہ بات میرے اختیار میں نہیں ہے
اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ	کہ میں اپنی طرف سے اس میں کوئی ردوبدل کر سکوں میں تو صرف
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ	اس ضابطہ قوانین کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا گیا ہے
اِنِّيْٓ اَخَافُ	کہو میں تو خود قانون مکافات کی گرفت سے خوفزدہ ہوں
اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ	کہ اگر میں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو اس
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۞ ۱۰/۱۵	کے نتیجہ میں آنے والی سزا سے بچ نہیں سکوں گا۔

وحی کے خلاف مفاد پرستوں کی سازش

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ	اے رسولؐ ان لوگوں نے اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی
عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ	کہ تمہیں فتنہ میں ڈال کر ہماری دی ہوئی وحی سے پھیر دیں
لِتَفْتَرِیَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ	تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑو اگر
وَاِذًا لَّا تَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝	تم ایسا کرتے تو وہ ضرور تمہیں اپنا دوست بنا لیتے
وَلَوْ لَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ	اور اگر ہم تمہیں مضبوط نہ رکھتے تو بعید نہ تھا کہ
تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ۝	تم ان کی طرف کچھ نہ کچھ جھک جاتے
اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ	اور اگر تم ایسا کرتے تو ہم تمہیں مزا چکھا دیتے دہرے
ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ	عذاب کا دنیا کی زندگی میں بھی
ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا	اور دہرے عذاب کا موت کے بعد کی زندگی میں بھی پھر
نَصِيْرًا ۝ ۱۷/۷۳-۷۵	ہمارے مقابلے میں تم کوئی مددگار نہ پاتے۔

شیاطین کی وحی یا ان کی خفیہ سازشیں

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ	ہمارے بھیجے ہوئے ہر نبی کے ساتھ ایسا ہوتا رہا کہ
عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ	معاشرہ کے شیاطین یعنی باطل نظام کے بڑے بڑے
الْاِنْسِ	سرغنوں نے ان کی مخالفت کی خواہ وہ ترقی یافتہ اقوام کے
وَالْجِنِّ	لوگ تھے خواہ غیر ترقی یافتہ اقوام کے
يُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ	اس کے لئے وہ باہمی خفیہ سازشیں کرتے اور عوام کو
زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ط ۶/۱۱۲	طرح طرح کے دھوکے اور فریب کے جالوں میں پھنسائے رکھتے۔

شیاطین کی وحی اپنے اولیاء کی طرف

وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ	اور شیاطین وحی کرتے ہیں اپنے اولیاء کی طرف
اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِھِمْ	کہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں اور
لِیُجَادِلُوْکُمْ ۚ	تم سے اپنی بات منوانے کی کوشش کریں
وَاِنْ اَطَعْتُمُوْھُمْ	لیکن تم نے اگر ان کی بات مان لی تو تم
اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُوْنَ ۞ ۶/۱۲۱	بھی انہی کی طرح مشرک ہو جاؤ گے۔

سب سے بڑا ظالم

وَمَنْ اَظْلَمُ	اور اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ
مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا	باندھے اور افتراء گھڑے
اَوْقَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ	اور کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے
وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ ۶/۹۳	حالانکہ اس پر کچھ وحی نہ آتی ہو۔

انبیاء سابقہ کی طرف بھی اسی انداز سے وحی کی گئی

کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ	جس انداز سے تمہاری طرف وحی نازل کی جارہی ہے
وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ ۙ	اسی انداز سے انبیائے سابقہ کی طرف نازل کی گئی تھی
اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۞ ۴۲/۳	اللہ العزیز الحکیم کی جانب سے۔

وحی کو ''العلم'' بھی کہا گیا ہے

قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَالْھُدٰی ؕ	کہو جو رہنمائی اللہ نے دی ہے وہی رہنمائی درست ہے

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَ هُمْ	اور اگر تم نے لوگوں کے
بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَ كَ	جذبات وخواہشات کی پیروی
مِنَ الْعِلْمِ	شروع کر دی اس علم وحی آجانے کے بعد بھی
مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ	تو یادرکھو اللہ کے قانون مکافات سے بچانے کے لئے
مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ۝ ۲/۱۲۰	کوئی ولی اور مددگار تمہارے کام نہیں آسکے گا۔

وحی کو ''الرُّوح'' بھی کہا گیا ہے

یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ	اللہ اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے (الروح)
عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ	اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے۔
لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ۝ ۴۰/۱۵	تاکہ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے نتائج سے آگاہ کر دے۔

****

القرآن

مادہ : ق ر أ

قَرَأَ کے بنیادی معنی جمع کرنا ہیں لیکن جمع کرنا دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ جو چیزیں الگ الگ پڑی ہوں انہیں ایک جا اکٹھا کر دیا جائے ظاہر ہے کہ اس جمع کرنے میں وہ اشیاء عَلٰی حَالِہٖ رہتی ہیں لیکن دوسری قسم کا جمع کرنا وہ ہے جیسے مادہ کے رحم میں نر کا مادہ منویہ داخل ہو کر جمع ہو گیا محفوظ ہو گیا یا قرار پا گیا۔ قَرَأَتِ النَّاقَةُ او نٹنی حاملہ ہو گئی۔

ا۔ قرآن کو قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی تمام نازل کردہ کتابوں کے ثمرہ کو اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہے۔

۲۔ اور قرآن کے بنیادی معنوں میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ یہ جمع شدہ اور مربوط شکل میں تھا خود قرآن میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ اوراق پریشان میں نہیں بلکہ کتاب محفوظ کی شکل میں نوع انسان کے حوالے کیا گیا اور خود اللہ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لے لیا۔

۳۔ قرآن کریم وہ ضابطۂ حیات ہے جس میں ہر بات یقینی ہے اس سے ہر قسم کا تذبذب اور نفسیاتی الجھن ختم ہو جاتی ہے۔

۴۔ قرآن میں تعلیم خداوندی مکمل طور پر آ گئی ہے اور کوئی اس میں ردوبدل نہیں کر سکتا۔

۵۔ جو کچھ اللہ نے رسول کریم ﷺ پر وحی کیا تھا وہ قرآن میں محفوظ ہے اور اسی کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے اس کے علاوہ کسی اور کے اتباع کی اجازت نہیں دی گئی۔

۶۔ قرآن میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کی وضاحت تصریف آیات کے ذریعہ سے خود اللہ نے کر دی ہے۔
۷۔ قرآن میں کوئی اختلافی بات نہیں اور تمام اختلافات اسی سے رفع ہو سکتے ہیں۔
۸۔ رسولؐ اللہ کو بھی قرآن کریم ہی کے اتباع کا حکم تھا اور حضور ﷺ خود بھی تمام امور کے فیصلے اسی کے مطابق کرتے تھے اور ہر اختلافی معاملہ کی وضاحت قرآن کریم سے کرتے تھے۔
۹۔ قرآن خود روشنی ہے جو اس لئے دی گئی ہے کہ انسان اس کی رہنمائی میں سفر حیات طے کرے اسی لئے اس میں تدبر و تفکر کا حکم دیا گیا ہے۔
۱۰۔ قرآن رہنمائی حاصل کرنے کے لئے آسان ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے دل و دماغ کو مفاد پرستانہ خیالات اور خود ساختہ نظریات سے پاک و صاف کر لے۔
۱۱۔ قرآن میں غیر قرآنی خیالات و نظریات و معتقدات کی آمیزش شرک ہے
۱۲۔ اور کہ دین قرآن کریم کے اندر ہے جو بات قرآن کے اندر نہیں وہ دین نہیں۔

آیَةٌ

مادہ : ا ی ی

آیۃٌ ظاہری علامات کو کہتے ہیں چنانچہ راستہ کے نشانات کو بھی آیات کہتے ہیں۔

اللہ کی ذات انسانی ادراک کے احاطہ میں نہیں آسکتی لہذا اس کے متعلق ان ظاہری علامات ہی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو کائنات میں بکھری پڑی ہیں اس لئے یہ کائنات اور اس کی تمام اشیاء آیات اللہ ہیں۔

انسانوں کی دنیا میں وحی اللہ کی سب سے بڑی نشانی ہوتی ہے لہذا یہ بھی آیات اللہ ہے قرآن کریم کے ہر ٹکڑے کو آیَۃٌ کہتے ہیں نیز اس کے دیئے ہوئے قوانین کو بھی۔

تَاَیَّا کے معنی ہیں کسی جگہ ٹھہرنا اور ٹھہر کر غور کرنا "ٹھہر کر غور کرنے" کی خصوصیت سے آیَۃٌ کے مفہوم پر بڑی بلیغ روشنی پڑتی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ دنیا میں جس قدر چیزیں ہیں ہر ایک

آیۃ اللہ ہے لیکن یہ اسی کے لئے آیت ثابت ہو سکتی ہے جو ان پر ٹھہر کر رک کر غور و فکر کرے گا اس غور و فکر سے اس کی توجہ ان اشیاء کے خالق کی طرف منعطف ہو جائے گی اسی طرح قرآن کریم کی آیات پر بھی رک کر غور و فکر سے انسان اصل مقصود پا سکتا ہے اگر کسی آیت پر رک کر غور و فکر نہ کیا جائے تو وہ انسان کو اصل و غایت کا پتہ نشان نہیں دے سکتی یعنی وہ حقیقی معنوں میں "آیت" نہیں بنتی۔

قرآن کتاب محفوظ کی صورت میں نوع انسانی کے حوالے کیا گیا

فَلَآ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ۙ۝ ستاروں کی گزرگاہوں کی محکمیت اس بات پر شاہد ہے

وَاِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِیۡمٌ ۙ۝ اگر تم رموزِ کائنات کو سمجھ سکو تو یہ بہت بڑی شہادت ہے

اِنَّہٗ لَقُرۡاٰنٌ کَرِیۡمٌ ۙ۝ کہ یہ بلند پایہ قرآن

فِیۡ کِتٰبٍ مَّکۡنُوۡنٍ ۙ۝۷۵۔۷۸/۵۶ ایک محفوظ کتاب میں ثبت ہے۔

قرآن نرم جھلی کے اوراق پر لکھی کتاب کی صورت میں دیا گیا

وَ کِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ۙ۝ قسم ہے اس لکھی ہوئی کتاب کی

فِیۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ۙ۝ ۲۔۳/۵۲ جو نرم جھلی کے اوراق میں لکھی ہوئی ہے۔

اس کے کاتب نہایت ہی معزز و محترم تھے

فِیۡ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ۙ۝ قرآن ایک بلند مرتبہ کتاب ہے

مَّرۡفُوۡعَۃٍ مُّطَہَّرَۃٍۭ ۙ۝ اس میں بلندی فکر اور پاکیزگی اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے

بِاَیۡدِیۡ سَفَرَۃٍ ۙ۝ اس کے لکھنے والے اور آگے پھیلانے والے

کِرَامٍۭ بَرَرَۃٍ ؕ۝۱۳۔۱۶/۸۰ نہایت ہی معزز اور صداقت و شرافت کے پیکر ہیں۔

حفّاظ کے سینوں میں بھی محفوظ

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ — قرآن کی یہ واضح آیات ہیں جو اہل علم
فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۲۹/۴۹ — کے سینوں میں بھی محفوظ ہیں۔

رسول کریم ﷺ پر صرف قرآن وحی کیا گیا

قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ — کہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے کہ مجھ پر
وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ۶/۱۹ — صرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے۔

ہر شک و شبہ سے بالاتر کتاب

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ — یہ کتاب ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے جو رب العالمین کی
الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۳۲/۲ — جانب سے نازل کی گئی ہے۔

قرآن کی حفاظت اللہ کے ذمہ ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ — بلاشبہ یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ۱۵/۹ — حفاظت کے ذمہ دار بھی ہیں۔

اللہ نے قرآن کو اپنی حفاظت کے گھیرے میں لے رکھا ہے

وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ — اور اللہ نے اپنی حفاظت کے گھیرے میں لے رکھا ہے
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ — اس شرف و مجد کے حامل قرآن کو
فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۸۵/۲۰-۲۱ — جو محفوظ رہنے والی تختی پر کندہ ہے۔

اس کا سر چشمہ

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ	قرآن کا سر چشمہ ہمارا وہ علم ہے جو ہر قانون کی اصل و
لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ﭤ ۴۳/۴	بنیاد ہے وہ بڑا ہی بلند مرتبہ اور مبنی بر حکمت ہے۔

علم کی بنیادوں پر ہے

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ	کہو ہم نے انہیں ایسا ضابطہ حیات دے دیا ہے جو ہر
فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ ۵۲/۷	بات کو علم کی بنیادوں پر تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

اس کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار ہیں

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ	یہ وہ کتاب ہے جس کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار ہیں
ثُمَّ فُصِّلَتْ	اور نہایت واضح و نکھرے ہوئے انداز میں بیان کئے گئے ہیں
مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝ۙ ۱۱/۱	کیوں کہ یہ اللہ حکیم و خبیر کی جانب سے دیئے گئے ہیں۔

مفصل ہے

وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ	اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل
الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ ۶/۱۱۴	ضابطہ حیات نازل کیا۔

حکمت و دانش سے لبریز ہے

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ ۱۰/۱ یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت و دانش سے لبریز ہے۔

اس میں نہ کجی ہے، نہ پیچ و خم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ	حمد و ستائش ہے اس اللہ کی جس نے
اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ	اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی
وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ	جس میں کوئی کجی نہیں ہے نہ پیچ و خم ہی ہے یہ
قَيِّمًا ۱۸/۱-۲	نہایت سیدھی، واضح اور متوازن بات کہتی ہے۔

مضامین کے اختلاف سے پاک

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ	کیا یہ لوگ قرآن کے احکام و قوانین پر غور نہیں کرتے
وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ	اگر یہ اللہ کی جائے کسی اور کی طرف سے ہوتا تو
لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ ۴/۸۲	اس کے مضامین میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا۔

صاف اور واضح قوانین دیتا ہے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ	بلاشبہ ہم نے تمہاری طرف یہ ضابطہ حیات نازل کیا ہے
اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ	جس میں صاف اور واضح انداز میں قوانین دیئے گئے ہیں
وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا	اور اقوام گذشتہ کی مثالیں دے کر نصیحت کرنے کی
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً	کوشش کی گئی ہے ان لوگوں کے لئے جو غلط روش زندگی کی
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۲۴/۳۴	تباہ کاریوں سے بچنا چاہیں۔

قوانین کو تفصیل سے بیان کرتا ہے

وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِیْ	قرآن پہلے دی گئی کتب کی تصدیق کرتا ہے اور اپنے

بَینَ یَدَیهِ وَتَفصِیلَ	قوانین کو نکھار کر اور ابھار کر بیان کرتا ہے تاکہ ان میں کسی قسم
الکِتٰبِ لَارَیبَ فِیهِ مِنُ	کے شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے یہ تمام جہانوں کے پالنے
رَّبِّ العٰلَمِینَ ۝ ۱۰/۳۷	والے اللہ کی جانب سے دیا گیا ہے۔

سمجھنے میں آسان

وَلَقَد یَسَّرنَا القُراٰنَ لِلذِّکرِ	ہم نے قرآن کو بڑا آسان بنا دیا ہے نصیحت حاصل کرنے کے
فَهَل مِن مُّدَّکِرٍ ۝ ۵۴/۱۷	لئے لہٰذا ہے کوئی جو اس سے نصیحت حاصل کرے۔

حقائق کو مثالیں دے دے کر اور پھرا پھرا کر بیان کرتا ہے

وَلَقَد صَرَّفنَا	بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے قرآن میں حقائق کو
فِی هٰذَا القُراٰنِ لِلنَّاسِ مِن	پھرا پھرا کر بیان کیا گیا ہے اور ہر طرح کی مثالیں دے
کُلِّ مَثَلٍ ۱۸/۵۴	کر بات کی وضاحت کی گئی ہے۔

مثالوں کے ذریعے سے بیان کی وضاحت کرتا ہے

وَلَقَد ضَرَبنَا لِلنَّاسِ فِی هٰذَا القُراٰنِ	ہم نے نوع انسان کے لئے قرآن میں اپنے احکام و
مِن کُلِّ مَثَلٍ	قوانین کی وضاحت کی خاطر ہر موقع پر مثالیں بیان کی
لَّعَلَّهُم یَتَذَکَّرُونَ ۝ ۳۹/۲۷	ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

عربی زبان میں نازل ہوا

تِلکَ اٰیٰتُ الکِتٰبِ المُبِینِ ۝ یہ ایک واضح اور کھلی ہوئی کتاب کے قوانین ہیں

اِنَّآ اَنزَلنٰهُ قُرءٰ نًا عَرَبِیًّا	بلاشبہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ۱۲/۱-۲ — تم اسے سمجھ کر عقل و فکر سے کام لے سکو۔

صاف اور سیدھی عربی زبان

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا — یہ قرآن صاف اور سیدھی عربی زبان میں ہے اس میں
غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ — کسی قسم کا پیچ و خم اور ابہام نہیں تاکہ
لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ ۳۹/۲۸ — لوگ زندگی کے خطرات سے بچ کر چلیں۔

عربی میں نازل کرنے کی حکمت

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا — اگر قرآن کو ہم کسی اجنبی یا جنتر منتر زبان میں نازل
لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ — کر دیتے تو اعتراض کیا جاتا کہ یہ سمجھ میں آنے والی
ءَاَعْجَمِيٌّ — زبان میں کیوں نہیں ہے عربی زبان سمجھنے والوں
وَّعَرَبِيٌّ ؕ — کے لئے کوئی اجنبی زبان کیوں ہوتی
قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — لہٰذا لوگوں کو بتائیے کہ اس کے ماننے والوں کے لئے اس میں
هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ ۴۱/۴۴ — زندگی کے تمام مسائل کا حل و رہنمائی موجود ہے۔

مختلف طریق و اسالیب سے حقائق کی وضاحت کرتا ہے

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ — ہم نے نوع انسان کے لئے اس قرآن میں
هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ — مختلف طریق و اسالیب سے حقائق کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے
لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ۳۹/۲۷ — تاکہ یہ عقل و سمجھ سے کام لیں۔

قرآن میں تمہارے ہی مسائل کا ذکر ہے

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا — لوگو! ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کی ہے جس
فِيْهِ ذِكْرُكُمْ — میں تمہارے ہی مسائل کا ذکر ہے کیا تم
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۲۱/۱۰ — اس سلسلہ میں عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

اس میں تمہاری ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کا علاج موجود ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ — اے بنی نوع انسان تمہارے پروردگار کی جانب سے
مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ — وہ ضابطہ حیات آگیا ہے جس میں تمہاری ذہنی
وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ — پریشانیوں اور نفسیاتی مسائل کا علاج موجود ہے اور رہنمائی
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۰/۵۷ — ورحمت ہے ان کے لئے جو اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

اس میں تمہارے معاشی اور معاشرتی مسائل کا حل موجود ہے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ — قرآن میں جو نظام ہم نے دیا ہے اس میں تمہارے تمام
مَا هُوَ شِفَآءٌ — معاشی و معاشرتی مسائل کا حل موجود ہے اور یہ
وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۱۷/۸۲ — رحمت ہے ان کے لئے جو اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

قرآن ہر دور کے انسانوں کے لئے ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ یہ قرآن تو رہنمائی ہے ہر دور کے انسانوں کے لئے

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۳۸/۸۷-۸۸ اس دعویٰ کی حقیقت کو ایک وقت کے بعد تم خود جان لو گے۔

اہل علم لوگوں کے لئے ہے

تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یہ کتاب خدائے رحمٰن ورحیم کی جانب سے نازل کردہ ہے

کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ جس میں احکام و قوانین کی پوری طرح وضاحت کردی گئی ہے

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ ۴۱/۲-۳ یہ فصیح وبلیغ قرآن اہل علم لوگوں کے لئے ہے۔

صاحبان عقل وبصیرت کے لئے ہے

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ ہم نے تمہاری طرف یہ مبارک کتاب نازل کی ہے تاکہ

لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ اس کے احکام وقوانین پر غور وتدبر کرو

وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ۳۸/۲۹ اس میں صاحبان عقل وبصیرت کے لئے عبرت وموعظت ہے۔

قرآن کے احکام وقوانین کو بھی غور وتدبر کے بعد قبول کرو

وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمْ وہ لوگ کہ ان کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کئے جاتے

لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْہَا ہیں تو وہ انہیں بھی اچھی طرح سوچ سمجھ کر قبول کرتے ہیں

صُمًّا وَّعُمْیَانًا ۝ ۲۵/۷۳ ان پر بہرے اور اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے۔

روح القدس کے ذریعے نازل ہوا

قُلْ نَزَّلَہٗ رُوْحُ الْقُدُسِ کہو قرآن روح القدس کے ذریعے نازل کیا گیا ہے

مِنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ ۱۶/۱۰۲ تمہارے پروردگار کی جانب سے بطور حقیقت ثابتہ کے

روح الامین کے ذریعے نازل کیا گیا قلب رسولؐ پر

وَاِنَّه‘ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○	قرآن کو تمام جہانوں کے پروردگار نے نازل کیا ہے
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ○	اسے روح الامین کے ذریعے نازل کیا گیا ہے
عَلٰی قَلْبِكَ ۱۹۳-۱۹۴/۲۶	تمہارے قلب پر۔

قلب رسول پر القاء ہوا

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ	اور قرآن تمہاری طرف القاء ہوتا ہے
مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ○ ۶/۲۷	علم و حکمت والے اللہ کی طرف سے۔

بتدریج نازل کیا گیا

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ	یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے تم پر بتدریج
تَنْزِيْلًا ○ ۲۳/۷۶	ٹھہر ٹھہر کے۔

بتدریج نازل کرنے کی حکمت

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جو لوگ اس ضابطہ حیات پر ایمان نہیں رکھتے کہتے ہیں
لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً	کہ تم پر پورا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہو گیا
كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ	دیکھو ایسا اس لئے کیا گیا کہ ساتھ کے ساتھ تمہارے ذہن نشین
وَرَتَّلْنٰهُ	ہو تا جائے اور تم اسکے قوانین کو بتدریج عمل میں لائے جاؤ
تَرْتِيْلًا ○ ۳۲/۲۵	لہٰذا ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا گیا۔

محکمات و متشابہات

هُوَ الَّذِیٓ اَنۡزَلَ عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ	اللہ وہ ہے جس نے تم پر یہ ضابطہ حیات قرآن نازل کیا
مِنۡهُ اٰیٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ	اس میں ایک حصہ تو وہ ہے جو مستقل اقدار اور احکام و قوانین پر
هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ	مشتمل ہے یہ حصہ اس ضابطہ کی اصل و بنیاد ہے اور دوسرا حصہ وہ ہے
وَ اُخَرُ	جو مادی کائنات سے ماورا حقائق کو سمجھانے کے لئے
مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ	تشبیہات و استعارات کے انداز میں بیان کیا گیا ہے
فَاَمَّا الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَیۡغٌ	سو جن لوگوں کے ذہن کجروی اختیار کر لیتے ہیں وہ
فَیَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ	محض فتنہ پیدا کرنے کے لئے ان الفاظ کو پکڑ لیتے ہیں
ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ ۚ	جن سے ان حقائق کو تشبیہ دی گئی ہے اور ان کی تاویلیں کرتے رہتے
وَمَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ	ہیں یاد رکھو! ان حقائق کی تاویلیں اللہ ہی جانتا ہے یا وہ
وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ	اہل علم جان سکتے ہیں جنہوں نے علم میں پختگی حاصل کر لی ہو
یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ	وہ لوگ ان حقائق کو علم کی روشنی میں دیکھ کر قبول کر لیتے
كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ	ہیں اور کہتے ہیں یہ سب کچھ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے

وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝ ۳/۷ دیکھو ان حقائق کی سمجھ انہیں ہی آسکتی ہے جو اہل علم و دانش ہیں۔

قرآن اکثر اصول دیتا ہے جن کی جزئیات ہر دور کے انسان نے خود طے کرنی ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے وہ لوگو جو نظام خداوندی پر ایمان لے آئے ہو
لَا تَسۡـَٔلُوۡا عَنۡ اَشۡیَآءَ	قرآن میں دیے جا رہے اصولوں کی وہ جزئیات طلب نہ کیا کرو
اِنۡ تُبۡدَ لَكُمۡ تَسُؤۡكُمۡ	(جنہیں ہر دور کے انسان نے اپنے دور کے تقاضوں کے

وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا — مطابق خود طے کرتا ہے) لہٰذا ان جزئیات کا ابھی سے طے کر دیا جانا
عَنْهَا — تمہارے لئے مصیبت بن جائے گا
حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ — جس صورت میں کہ قرآن کا نزول جاری ہے تو ظاہر ہے
تُبْدَ لَكُمْ ؕ — تمہارے اصرار پر ان امور کی جزئیات بھی ظاہر کر دی جائیں گی
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ — بہر حال اب تو اللہ تمہاری اس لغزش سے در گذر کرتا ہے کیونکہ وہ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○ — بردبار اور حفاظت دینے والا ہے۔ تم سے قبل
قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ — ایک اور قوم نے بھی اس قسم کی جزئیات طلب کی تھیں جن کا
ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ○ ۵/۱۰۱-۱۰۲ — نباہنا ان کے لئے جب ممکن نہ رہا تو دین سے ہی منحرف ہو گئے۔

ناسخ و منسوخ کا قانون

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ — تم سے قبل جب بھی ہم نے اپنے احکام و قوانین
مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ — دے کر اپنے کسی رسول یا نبی کو بھیجا
اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰۤى — تو ہمیشہ ایسا ہوا کہ اس کے گذر جانے کے بعد
اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ — مفاد پرستوں نے اس وحی میں ردوبدل کر دیا
فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ؕ — لہٰذا اللہ اس ملاوٹ شدہ وحی کو منسوخ کر دیتا اور
ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ — پھر سے اپنے کسی اور نبی کے ذریعے اپنے قوانین
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ ○ ۲۲/۵۲ — نافذ کروا دیتا یاد رکھو اللہ کی ہر بات علم و حکمت پر مبنی ہوتی ہے۔

ناسخ و منسوخ کا قانون

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا — جو لوگ نظام خداوندی کے خلاف

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ ہیں وہ خواہ اہل کتاب میں سے ہوں یا مشرکین میں سے پسند نہیں
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ کرتے کہ تم پر اللہ کی جانب سے وحی جیسی نعمت کا نزول ہو
وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ لیکن اللہ تو جسے چاہتا ہے اپنی نوازشوں کے لئے چن لیتا ہے
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ اللہ صاحب فضل عظیم ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا طریق یہ رہا کہ
مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ جب سابقہ کتب کے کچھ قانون منسوخ ہو جاتے یا
اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ لوگوں کی دست برد سے ضائع ہو جاتے تو ایک نئی کتاب میں
بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ ان سے بہتر یا ان جیسے قوانین پھر سے دے دیئے جاتے
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ یاد رکھو اللہ نے ہر چیز کے لئے قاعدے
عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○ ۱۰۶۔۱۰۵/۲ اور پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

ہمارا قول دوٹوک ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ○ قسم ہے اجرام فلکی کے گردش کرنے کی
وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ○ اور قسم ہے زمین کے شق ہونے کی
اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ○ کہ ہمارا قول دوٹوک ہے
وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۱۴۔۱۱/۸۶ یہ کوئی ہنسی مذاق نہیں۔

نزول قرآن کی ابتدا ماہِ رمضان میں ہوئی

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں
اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ قرآن کا نزول شروع ہوا
هُدًى لِّلنَّاسِ یہ ہدایت و رہنمائی ہے پوری نوع انسان کے لئے

وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى — واضح تعلیمات پر مشتمل یہ کتاب راہ راست دکھاتی ہے
وَالْفُرْقَانِ ج ۲/۱۸۵ — اور اس کی تعلیمات حق و باطل کا فرق کھول کر بتاتی ہیں۔

لیلۃ القدر یعنی ایک تاریک دور میں نازل ہوا

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ — ہم نے قرآن کو ایک ایسے تاریک دور (لیلۃ القدر) میں نازل کیا
الْقَدْرِ ۝ — جس میں انسانیت کو نئی اقدار اور پیمانے ملنے والے تھے تمہیں
وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ — شاید اس نئی اقدار و پیمانوں کے حامل دور کی اہمیت کا اندازہ نہیں
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۵ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ — اس دور کی ایک ایک رات بھی ہزاروں مہینوں پر بھاری ہے۔
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ — اس دور کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں آہستہ آہستہ قانون
وَالرُّوْحُ فِيْهَا — خداوندی کے مطابق کائناتی قوتیں اور وحی خداوندی ہم آہنگ
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ج — ہوتی چلی جائیں گی اور ایک وقت آجائے گا جب تمام انسانی امور
مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ — وحی خداوندی کے مطابق طے ہونے لگیں گے
سَلٰمٌ هِيَ — اور امن و سلامتی کے اس دور میں تمام تاریکیاں چھٹ
حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ ۵-۱/۹۷ — جائیں گی اور اس طرح عروج انسانیت کی صبح طلوع ہوجائے گی۔

کتاب مبین جو ایک تاریک دور میں روشنی لے کر آئی

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ — قسم ہے اس واضح اور غیر مبہم کتاب کی
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ — جس کا نزول ایک ایسے تاریک دور میں ہوا جو دنیا بھر کے لئے باعث
لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ — برکت و سعادت بن گیا
اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ — لوگوں کو ہم ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرنا چاہتے تھے۔

فِیۡهَا یُفۡرَقُ — لہٰذا علیحدہ علیحدہ کر کے بیان کر دیا گیا

کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ۙ﴿۴﴾ ۴۴/۲-۴ — حکمتوں پر مبنی تمام امور کو۔

قرآن معجزے دکھانے نہیں آیا

وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا — کیا تم چاہتے ہو کہ قرآن اس طرح کے معجزے دکھانے لگ

سُیِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ — جائے کہ اس کے ذریعے سے پہاڑ چلنے لگ پڑیں

اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ — آنکھ جھپکنے میں دور دراز کی مسافتیں طے ہو جائیں یا اسکے

اَوۡ کُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰی ؕ — ذریعہ سے مردے کلام کرنے لگیں

بَلۡ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِیۡعًا ؕ — یہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے تو لیکن اس کی سنت نہیں کہ

اَفَلَمۡ یَایۡـَٔسِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا — ایسا کرے کیا مومنین کی سمجھ میں اب بھی یہ بات نہیں آئی کہ

اَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ اللّٰهُ — اللہ اگر انسانوں کو زبردستی راہ ہدایت پر چلانا چاہتا تو ایسا

لَهَدَی النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ ۱۳/۳۱ — بھی ہو سکتا تھا لیکن اس نے ایسا چاہا ہی نہیں۔

قرآن کی موجودگی میں کسی اور معجزے کی ضرورت ہی نہیں

وَقَالُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ — لوگ کہتے ہیں اگر یہ نبی ہے تو اسے اللہ کی جانب

عَلَیۡهِ اٰیٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ — سے معجزے کیوں نہیں دیے گئے۔

قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰیٰتُ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ — ان سے کہو اللہ کے ہاں معجزات کی کمی نہیں لیکن میں تو

وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۵۰﴾ — تمہیں زندگی کے خطرات سے آگاہ کرنے کے لئے آیا ہوں

اَوَلَمۡ یَکۡفِهِمۡ — کیا یہ کافی نہیں

اَنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ — کہ ہم نے ایک دستور حیات انکی طرف نازل کر دیا جس

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً	سے انہیں روشناس کرایا جارہا ہے اس نظام حیات میں تمہارے لئے
وَّذِكْرٰى	رحمتیں اور برکتیں ہیں اور جو
لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۵۱۔۵۰/۲۹	قوم اسے قبول کرلیتی ہے اس کیلئے اسمیں عبرت و موعظت ہے۔

قرآن کا معجزہ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ	یہ قرآن کاروان انسانیت کو سفر زندگی میں وہ راہ دکھاتا ہے جو
يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ۹/۱۷	سب سے زیادہ توازن بدوش اور سیدھی ہے۔

قرآن جیسی کتاب اللہ کے سوا کوئی اور وضع کر ہی نہیں سکتا

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ	یہ قرآن ایسا ضابطہ حیات نہیں ہے کہ جسے اللہ کے
اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	سوا کوئی اور اپنی طرف سے وضع کرسکے یہ ان تمام قوانین کو
وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ	سچ کردکھانے والا ہے جو قبل ازیں بذریعہ وحی دیئے جاتے رہے پھر یہ
وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ	اپنے قوانین کو اس طرح نکھار کر اور ابھار کر بیان کرتا ہے کہ
لَا رَيْبَ فِيْهِ	ان میں نہ شک وشبہ کی گنجائش رہتی ہے اور نہ کوئی اضطراب اور ذہنی
مِنْ رَّبِّ	کشمکش یہ قوانین اس اللہ کی طرف سے دیے گئے ہیں جو تمام
الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۳۷/۱۰	عالمگیر کائنات اور انسانیت کی نشوونما کا ضامن ہے۔

چیلنج

اَمْ يَقُوْلُوْنَ	کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ضابطۂ حیات اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ
افْتَرٰىهُ ۭ	رسول کا خود ساختہ ہے۔

قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ — کہو تم اس ضابطہ حیات کی طرح کی ایک سورت بنا کر دکھاؤ

وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ — اور اللہ کو چھوڑ کر جس کو چاہو اپنی مدد کے لئے بھی

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ١٠/٣٨ — بلالو اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو

رسول کی سچائی کی شہادت ان کی سابقہ زندگی سے

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ — کہو اگر اللہ نہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے قرآن پیش نہ

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ — کرتا اور نہ تمہیں ان احکام و قوانین سے خبردار ہی کرتا

فَقَدْ لَبِثْتُ — دیکھو میں نے نبوت سے قبل ایک عمر تمہارے درمیان بسر

فِيْكُمْ — کی ہے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ وہ ایک سچے کی زندگی تھی یا

عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ — جھوٹے کی تم میرے کردار سے اچھی طرح واقف ہو لہٰذا عقل سے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى — کام لو میرے نزدیک اس سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں جو اپنے پاس سے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا — باتیں گھڑے اور اس جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دے یا

اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ — اللہ کے قوانین کی تکذیب کرے

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ ١٠/١٦-١٧ — ایسے مجرمین کی کبھی فلاح نہیں ہو سکتی۔

اللہ کا دیا ہوا ضابطہ قوانین مکمل ہو گیا ہے اب اس میں کسی ردوبدل کی گنجائش نہیں

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ — قرآن میں اللہ کا دیا ہوا ضابطہ قوانین مکمل ہو چکا ہے تمام

صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ — صداقتوں اور عدل و توازن کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ — اب اللہ کے ان قوانین میں کوئی تغیر و تبدل کرنے والا نہیں

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ٦/١١٥ — یہ اس اللہ کا دیا ہوا ہے جو سب کچھ سنتا اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں ردوبدل کے مطالبہ پر رسول ﷺ کی جانب سے اللہ کا جواب

قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَ نَا جو لوگ ہمارے قانون مکافات کا سامنا کرنا نہیں چاہتے

ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ هٰذَآ کہتے ہیں اس قرآن کی جگہ کوئی دوسرا قرآن لے آؤ

اَوۡ بَدِّلۡهُ ؕ یا اسمیں کچھ ردوبدل ہی کردو۔

قُلۡ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَهٗ مِنۡ تِلۡقَآیِٔ کہو اس میں اپنی طرف سے ردوبدل کرنا میرے اختیار سے

نَفۡسِیۡ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ ۚ باہر ہے میں خود ان احکام و قوانین کا تابع ہوں

اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ اور ڈرتا ہوں کہ پروردگار کے قوانین سے اگر سرتابی کی تو

عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ۝ ۱۰/۱۵ یوم مکافات اس کی سزا بڑی سخت ہو گی۔

قرآن کا کوئی حصہ چھوڑا نہیں جا سکتا

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ لوگوں کی خوشنودی کی خاطر ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم وحی کا کوئی

بَعۡضَ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡكَ ۱۱/۱۲ حصہ چھوڑ دو۔

کتاب اللہ کے قوانین کے سوا تمہارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں

وَاتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ اے نبی ﷺ لوگوں تک وہ وحی پہنچاتے رہو جو

مِنۡ کِتَابِ رَبِّكَ ۚ تمہیں کتاب اللہ میں دی گئی ہے۔

لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ ۚ اللہ کے ابدی قوانین ہیں جنہیں کوئی نہیں بدل سکتا

وَلَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ۝ ۱۸/۲۷ اور نہ ان کے سوا کوئی اور جائے پناہ ہی کہیں پاؤ گے۔

قرآن کھلی ہوئی روشنی ہے

یٰاَیُّهَا النَّاسُ	اے نوعِ انسان تمہارے پروردگار کی جانب سے
قَدْ جَآءَ کُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ	واضح دلائل و شواہد تمہارے پاس آگئے اور قرآن کی
رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ○	صورت میں ایک کھلی ہوئی روشنی تمہیں دے دی گئی ہے
فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ	لہٰذا جو لوگ اللہ کے اس ضابطہ حیات کو اپنی زندگی کا
وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ	نصب العین قرار دے کر اس کے ساتھ محکم طور پر وابستہ رہیں
فَسَیُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ	گے۔ تو ان پر اللہ کی رحمتوں اور خوشحالیوں کے دروازے کھل
وَّیَهْدِیْهِمْ اِلَیْهِ	جائینگے اور انہیں ایک سیدھی اور متوازن روش زندگی کی طرف
صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ○ ۴/۱۷۴-۱۷۵	رہنمائی حاصل ہو جائے گی۔

قرآن ایک روشن ضابطہ حیات ہے

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	تمہاری طرف اللہ کی جانب سے ایک روشن ضابطہ
وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ○	حیات آگیا ہے ایک ایسی واضح اور کھلی کتاب
یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ	جس سے نظامِ خداوندی کی طرف رہنمائی حاصل ہو
مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ	جاتی ہے ہر اس قوم کو جو اپنی زندگی ان قوانین
سُبُلَ السَّلٰمِ	سے ہم آہنگ رکھے انہیں سلامتی کے راستے دکھاتا ہے
وَیُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اور انہیں ہر قسم کی تاریکیوں سے نکال کر زندگی کی جگمگاتی
اِلَی النُّوْرِ	روشنیوں میں لے آتا ہے
بِاِذْنِهٖ وَیَهْدِیْهِمْ	اور اپنے قانون کے مطابق رہنمائی کرتا ہے ایک

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۱۶۔ ۵/۱۵　　توازن بدوش روش زندگی کی طرف۔

یہ کتاب انسانیت کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں میں لاتی ہے

کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَیۡكَ　　یہ کتاب تم پر اس لئے نازل کی گئی ہے کہ نوع انسان

لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ　　کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر

اِلَی النُّوۡرِ ۱۴/۱　　علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آؤ۔

ان امور کی وضاحت کرتی ہے جن میں لوگ اختلاف میں مبتلا ہیں

وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ　　یہ کتاب تمہاری طرف اس لئے نازل کی گئی ہے کہ لوگوں

اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ　　پر واضح کر سکو ان معاملات کو جن میں وہ اختلاف میں مبتلا ہیں

وَهُدًی وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ　　اور اس میں رحمت و رہنمائی ہے اس قوم کے لئے جو اس کے

یُّؤۡمِنُوۡنَ ○ ۱۶/۶۴　　قوانین کو اپنا لیتی ہے۔

اس کتاب کا نزول انسانیت پر اللہ کی شفقت اور مہربانی ہے

هُوَ الَّذِیۡ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبۡدِهٖۤ　　اللہ ہی ہے جو اپنے بندے پر نازل کر رہا ہے صاف اور

اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَكُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ　　واضح قوانین تاکہ تمہیں جہالت اور توہم کے اندھیروں

اِلَی النُّوۡرِ　　سے نکال کر علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آئے

وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمۡ　　دراصل اللہ تم پر

لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ○ ۵۷/۹　　بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔

اب حق و صداقت پر یہی کتاب ہے

وَالَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ　　اور جو کتاب ہم نے تمہیں

مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا بذریعہ وحی دی ہے
لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ ۳۱/۳۵ وہی حق و صداقت پر ہے۔

اب حق کا تعمیری دور آ گیا ہے

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ اعلان کر دو کہ اب حق و صداقت کا تعمیری دور آ گیا ہے
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اور باطل کی تخریبی قوتوں کا دور ختم ہو گیا
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝۸۱/۱۷ بلاشبہ اب باطل نے تو بھاگنا ہی ہے۔

آخر الامر نظام خداوندی نے ہی غالب آنا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ جو لوگ قرآنی نظام حیات سے انکار کریں جب یہ
لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ ان کے سامنے پیش کیا جائے تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ آخر
وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ۙ الامر اسی نظام حیات نے غالب آنا ہے
لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ باطل نظام اس پر غلبہ نہیں پا سکے گا خواہ اس سے
مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ براہ راست ٹکراؤ پیدا کرے یا درپردہ سازش کرے۔
وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ اس لئے کہ یہ اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے جو بہترین
تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝۴۲/۴۱/۴۱ تدابیر کا مالک اور ہر قسم کی حمد و ستائش کا حامل ہے۔

یہ قرآن تمہارے لئے بہت بڑا اشرف ہے

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے
لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ ۴۴/۴۳ لئے بہت بڑا اشرف ہے۔

اس کے ملنے پر خوشیاں مناؤ

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ	کہو اس طرح کے ضابطہ حیات کا مل جانا اللہ کا فضل اور اس کی
فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا	رحمت ہے لہٰذا چاہیے کہ اس کے ملنے پر جشن مسرت مناؤ
هُوَخَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ ۱۰/۵۸	یہ متاع گراں بہا بہتر ہے ہر اس چیز سے کہ جسے تم جمع کرتے ہو۔

اور قرآن کے سوا کسی اور اولیاء کی اطاعت نہ کرو

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	یہ کتاب جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے تم اسے
فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ	بلا جھجک لوگوں کے سامنے پیش کرو اور اس کے ذریعہ سے
مِّنْهُ لِتُنْذِرَبِهٖ	انہیں غلط روش زندگی کے نتائج سے آگاہ کردو
وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	اور مومنین کو ان کے فرائض زندگی یاد دلاتے رہو تم سب
اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ	اطاعت صرف اس قرآن کی کرو جسے تمہارے رب نے تمہاری طرف
وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۳-۷/۲	نازل کیا ہے اسکے علاوہ کسی اور اولیاء یا کارساز کی اطاعت نہ کرو۔

رسول ﷺ کو بھی قرآن کی اطاعت کرنے کی ہدایت

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ	اے رسولؐ اس ضابطہ حیات کا اتباع کر جو تمہارے پروردگار
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ	کی جانب سے وحی کیا گیا ہے دیکھو اللہ کے سوا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	کسی اور کا قانون اطاعت کے لائق نہیں
وَاَعْرِضْ عَنِ	اور ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو جو غیر اللہ
الْمُشْرِكِيْنَ ۶/۱۰۷	کے قوانین کا اتباع کرتے ہیں۔

اس کی اطاعت سے دنیاوآخرت دونوں کی خوشگواریاں حاصل ہوں گی

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا	اور جب متقین سے پوچھا جاتا ہے کہ
مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ	ان کے رب نے کیا نازل کیا
قَالُوْا خَيْرًا	تو وہ جواب دیتے ہیں سراسر خیر وبرکت جو لوگ
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا	اس کے مطابق متوازن طرز زندگی اختیار کریں گے
فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ	ان کی اس دنیا کی زندگی بھی حسین وخوشگوار ہوگی
وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۱۶/۳۰	اور آخرت کی زندگی میں بھی ہر طرح کی بہتری۔

انسانوں کے درمیان قرآن کے مطابق حکومت قائم کرو

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	اے نبی ﷺ یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ	کی ہے تاکہ انسانوں کے درمیان ایسا نظام حکومت قائم کرسکو
بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ ۴/۱۰۵	جیسا کہ اللہ نے تمہیں اپنے احکام وقوانین کے ذریعے سمجھایا ہے۔

نظام حکومت کی بنیاد قرآن پر رکھو

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ	لوگوں کے درمیان ایسا نظام حکومت قائم کرو جس کی بنیاد
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۵/۴۸	اللہ کے نازل کردہ قرآن پر ہو۔

قرآن کے مطابق حکومت قائم نہ کرنے والے کافر ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	جو لوگ اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۵/۴۴	نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔

قرآن کے مطابق حکومت قائم نہ کرنے والے فاسق ہیں

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ جو اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ ۵/۴۷ نہیں کرتے وہ فاسق ہیں۔

بہر حال نظام خداوندی جبراً نہیں منوایا جائے گا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	پوری نوع انسان کو بتادو کہ تمہارے پروردگار کی
قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ	جانب سے حق پر مبنی ضابطہ حیات آگیا ہے
فَمَنِ اهْتَدٰى	لہٰذا جو کوئی اس سے رہنمائی حاصل کرے گا
فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ	تو اس کا فائدہ بھی اسے ہی ہوگا اور جو کوئی

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا گمراہی اختیار کرے گا تو اس کا نقصان بھی اسے ہی ہوگا بہر حال
وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ٥ ۱۰/۱۰۸ میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ زبردستی راہ حق پر چلاؤں۔

تمہارا کام قرآن پیش کرتے جانا ہے جبراً منوانا نہیں

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ	تمہارا کام لوگوں سے جبراً بات منوانا نہیں تمہارا کام
فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ	قرآن پیش کئے جانا ہے ہر اس کو
مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۵۰/۴۵	جو ہمارے قانون مکافات سے ڈرتا ہے۔

لیکن نتائج تو اللہ کے قانون کے مطابق ہی نکلیں گے

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ	دیکھو جو لوگ ہمارے قوانین کا اتباع کریں گے وہ نہ تو گمراہ
فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ٥	ہوں گے اور نہ جانکاہ مشقتوں میں پڑیں گے

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ اور جو ہمارے قوانین سے اعراض برتیں گے
فَاِنَّ لَهٗ مَعِيشَةً ضَنْكًا ۱۲۴۔ ۱۲۳/۲۰ ان کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔

بہر حال پاکیزہ ذہن کے لوگ ہی اس کی طرف متوجہ ہوں گے

لَا يَمَسُّهٗٓ قرآن کے حقائق سے وہی لوگ صحیح معنوں میں
اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۵۶/۷۹ مطلع ہو سکتے ہیں جنہیں دل ودماغ کی پاکیزگی نصیب ہو۔

کیسا عجیب حوصلہ ہے ان کا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قوانین کو اپنی
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ خود ساختہ شریعت کے پردہ میں چھپا لیتے ہیں
وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور ان بیش بہا قوانین کو معمولی معمولی مفادات کی بھینٹ چڑھا
اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ دیتے ہیں دراصل وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں
اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ ظہور نتائج کے وقت قانون خداوندی سے ملنے والی سعادتیں
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ اور خوشگواریاں ان سے بات تک نہیں کریں گے۔ اور ان کی
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ صلاحیتوں کی نشوونما رک جائے گی یہ بڑا ہی المناک عذاب ہوگا
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا اس وقت انہیں اندازہ ہوگا کہ انہوں نے شرف انسانیت کو
الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى جن داموں بیچا تھا وہ کس قدر حقیر و کم مایہ تھے
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ انہوں نے نظام خداوندی کے تحفظ کے بدلے عذاب مول لیا
فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝۱۷۵۔ ۲/۱۷۴ کیسا عجیب حوصلہ ہے ان کا زندگی کو پر عذاب بنانے میں۔

اللہ کی بارگاہ میں رسول کریمؐ کی فریاد

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی	اور رسول ﷺ فریاد کرے گا پروردگار یہ ہے
اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ	میری قوم جس نے میرے بعد اس قرآن کو
مَهْجُوْرًا ۝ ۲۵/۳۰	اپنی خود ساختہ شریعتوں میں جکڑ کر بے بس کر دیا تھا۔

****

تلاوت

مادہ : ت ل و

تَلَوْتُہٗ ، تَلَیْتُہٗ میں اس کے پیچھے چلا اَتْلَیْتُہٗ اِیَّاہُ میں نے اس سے اس کی پیروی کرائی اسے اس کے پیچھے لگایا۔ تَلُوٌّ وہ شخص جو ہمیشہ پیچھے چلے۔

تِلَاوَۃٌ کے معنے ہیں متابعت، جو کہیں جسمانی طور پر ہوتی ہے اور کہیں احکام کا اتباع ہوتا ہے قرآن میں ہے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۙ ۹۱/۲ جس کے معنی ہیں چاند سورج کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اور اس سے روشنی کا اقتباس کرتا ہے۔

سورۃ بقرۃ میں ہے "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ ۲/۱۲۱ "جن لوگوں کو ہم نے یہ کتاب دی ہے وہ اس کا اتباع کرتے ہیں (تلاوت) جیسا کہ اتباع کرنے کا حق ہے یہی لوگ ہیں جو اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں"۔ اس آیت کریمہ نے (تلاوت) کے معنی واضح کر دیئے ہیں۔ اس میں تلاوت کرنے والوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں، ورنہ اگر اس کے معنی فقط پڑھنے کے ہوں تو قرآن کو تو غیر مسلم بھی پڑھتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے لہٰذا قرآن کی تلاوت سے مراد اس کے احکام کا اتباع ہے۔

چونکہ اس اتباع کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ان احکام کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے اس لئے انہیں اس طرح پڑھنے کو یا اس غرض کے لئے پیش کرنے کو بھی تِلَاوَۃٌ کہتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ

محض پڑھنے کو "قرأت" کہا جائے گا لیکن پڑھ کر یا ویسے ہی احکام کی اطاعت کرنے کو تلاوت کہا جائے گا۔

قرآن کو پڑھا اس لئے جاتا ہے کہ اسے سمجھا جائے اور سمجھا اس لئے جاتا ہے کہ اس پر عمل کیا جا سکے لہٰذا قرآن کا اس طرح پڑھنا کہ وہ سمجھ میں نہ آئے یا اسے فقط سمجھ لینا اور اس پر عمل نہ کرنا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

قرآن کریم میں نبی ﷺ کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ ۳/۱۶۴ "وہ جماعت مومنین کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے اور ان کے ذریعہ سے ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے" اس سے ظاہر ہے کہ تلاوت قرآن سے مقصود یہ ہے کہ اللہ کا نظام عملاً متشکل ہو جائے جس کے تعمیری نتائج محسوس صورت میں سامنے آجائیں۔

صرف قرآن پڑھ لینے کو تلاوت کہنا اور سمجھ لینا کہ اس سے مقصد حاصل ہو گیا ہے خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ قرآن کا پڑھنا اس لئے ضروری ہے کہ اسے سمجھ لیا جائے اور سمجھنا اس لئے ضروری ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اگر قرآن کو سمجھا نہ جائے تو اس کا پڑھنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو اس کا سمجھنا بھی بے کار ہے۔

تلاوت آیات کا مفہوم

وَمَا کَانَ رَبُّكَ	دیکھو اللہ ایسا ہرگز نہیں کرتا کہ قوموں اور ملکوں کو
مُهۡلِكَ الۡقُرٰی حَتّٰی	یونہی اندھا دھند ہلاکت میں ڈال دے
یَبۡعَثَ فِیۡۤ اُمِّهَا رَسُوۡلًا	ہم پہلے اس کے مرکزی مقام میں اپنا رسول بھیجتے ہیں جو ان
یَّتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا ۚ	کے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے
وَمَا کُنَّا مُهۡلِکِی الۡقُرٰۤی اِلَّا وَاَهۡلُهَا	یاد رکھو! ہمارا قانون مکافات اس وقت تک کسی قوم

ظٰلِمُوْنَ ۝ ۲۸/۵۹	کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا جب تک کہ وہ ظلم کی روش اختیار نہ کرے۔

تلاوت آیات کا مقصد عظیم

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ	یہ اللہ کے وہ قوانین ہیں جو تمہیں دیے
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ	جارہے ہیں حق وصداقت کے ساتھ
وَمَا اللّٰهُ	اس لئے کہ یہ تو بڑا ظلم ہوتا کہ جن اصولوں کے تابع چلنے
يُرِيْدُ ظُلْمًا	سے انسانی زندگی نے کامیاب ہونا تھا وہ
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ۳/۱۰۸	اصول اہل عالم کو دیئے ہی نہ جاتے۔

قوانین خداوندی کے بعد اور کونسی حدیث ہوگی جسکی پیروی یہ لوگ کریں گے

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ	یہ اللہ کے وہ قوانین ہیں جو تمہیں دیئے
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ	جارہے ہیں حق وصداقت کے ساتھ
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ	اب وہ کونسی حدیث یا بات
بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ	ہوگی اللہ اور اس کے قوانین کے بعد
يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۴۵/۶	کہ جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

اللہ کا بہت بڑا احسان

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	اللہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے اہل ایمان پر
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	کہ ان کی طرف اپنا ایک رسول بھیجا جو انہی میں سے ہے
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ	وہ ان کے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے جن

وَيُزَكِّيهِمْ	سے ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ	وہ انہیں ہمارے نظام و قانون کی تعلیم دیتا اور
وَالْحِكْمَةَ ج	اس کی غرض وغایت سمجھاتا ہے
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ	اللہ اگر ایسا انتظام نہ کرتا تو لوگ اسی طرح گمراہیوں میں
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O ۳/۱۶۴	کھوئے رہتے جیسے پہلے کھوئے ہوئے تھے۔

اہل علم کی تلاوت

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ	اس قرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور یہ
وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط	حق کے ساتھ تم تک پہنچا ہے
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا	اور اس قرآن کے لانے والے رسول ﷺ کا فریضہ یہ ہے کہ وہ
مُبَشِّرًا	اسکے مطابق زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں آنیوالی خوشگواریوں کی
وَّ نَذِيْرًا O	بشارت دے اور اس کے خلاف ورزی کے نتیجہ میں آنے والی تباہی
وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ	سے آگاہ کرے اور ہم نے اس کے حقائق کو الگ الگ نکھار کر بیان
لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ	کر دیا ہے تاکہ تم ٹھہر ٹھہر کر اسے لوگوں کے سامنے پڑھ سکو
وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا O	لہذا ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے
قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ	لوگوں سے کہو کہ تم خواہ اس کتاب کو مانو خواہ نہ مانو اس
اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ط	کی صداقت میں کوئی فرق نہیں آسکتا
اِنَّ الَّذِيْنَ	یہ کتاب در حقیقت علم وبصیرت کی رو سے سمجھی جاسکتی
اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ	ہے لہذا جن لوگوں کے پاس پہلے سے علم ہے ان
اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ	کے سامنے جب یہ کتاب پیش کی جاتی ہے

يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ	تووہ اس کے سامنے سر تسلیم خم
سُجَّدًا ۝ ۱۰۵۔۱۰۷/۱۷	کر دیتے ہیں۔

اے اہل عقل وبصیرت!

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ	قوانین خداوندی کی پیروی کرو اے اہل عقل و بصیرت
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	کہ جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے اس مقصد کے
قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝	لئے اللہ نے تمہاری طرف یہ ضابطہ قوانین نازل کیا ہے
رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ	اور یہ رسول تمہارے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا
اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ	ہے جو اپنے مطالب میں بالکل واضح ہیں
لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	تاکہ ان لوگوں کو جو ان قوانین پر ایمان رکھتے ہیں اور
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	ان کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کرتے ہیں
مِنَ الظُّلُمٰتِ	جہالت اور ظلم کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ ۝	علم وبصیرت کی روشنیوں میں لے آئے
وَمَنْ يُّؤْمِنْ	دیکھو جو لوگ اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان لائے اور
بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا	اس کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوئے
يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ	تو وہ ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہو جاتے ہیں جس
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے رواں ہوتے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا	ہیں لہٰذا اس کی شادابیوں میں کبھی کمی نہیں آسکتی
قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ	اللہ کا نظام انہیں نہایت ہی حسین و متوازن
لَهٗ رِزْقًا ۝ ۱۰۔۱۱/۶۵	انداز سے سامان زیست مہیا کر دیتا ہے۔

تلاوت کتاب اور اقامت صلوٰۃ کا مفہوم

اِنَّ الَّذِیْنَ	دیکھو! جو لوگ کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہوئے
یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ	نظام خداوندی قائم کر لیتے ہیں اور نوع انسان
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ	کی پرورش و نشوونما کے لئے ہمارا دیا ہوا رزق وقف کر دیتے
سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً	ہیں پوشیدہ طور پر بھی اور اعلانیہ بھی
لَّنْ تَبُوْرَ ۙ ۳۵/۲۹	وہ ایسی تجارت کرتے ہیں جس میں کبھی خسارہ نہیں ہو سکتا۔

کیا یہ کتاب کافی نہیں

اَوَلَمْ یَکْفِھِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْکِتٰبَ	کیا ان کے لئے ہماری طرف سے نازل کردہ یہ کتاب
یُتْلٰی عَلَیْھِمْ ؕ ۲۹/۵۱	کافی نہیں جو تم ان کے سامنے پیش کرتے ہو۔

ہمارے قوانین کو مذاق میں تبدیل کر دینے کا نتیجہ

وَیْلٌ لِّکُلِّ	بربادی ہے ان سب کے لئے جو اپنی مفاد پرستیوں کو جھوٹ و مکاری
اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ۙ	کے پردے میں چھپا دیتے ہیں ان کی سہل انگاری نے ان میں اضمحلال
یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتْلٰی عَلَیْهِ	پیدا کر دیا ہے یہ لوگ اللہ کے ان قوانین کو سنتے تو ہیں جو ان کے
ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِرًا کَاَنْ لَّمْ	سامنے پیش کئے جاتے ہیں لیکن پورے تکبر کے ساتھ اپنے کفر پر
یَسْمَعْھَا ۚ فَبَشِّرْہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝	اڑے رہتے ہیں گویا کچھ سنا ہی نہیں سو انکے اس انکار و سرکشی کا
وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا	نتیجہ الم انگیز تباہی ہے ہمارے نظام و قوانین کی کوئی بات جب
شَیْئًا اتَّخَذَھَا ھُزُوًا ؕ	ان کے علم میں آتی ہے تو یہ اسے تبدیل کر کے مضحکہ خیز چیز بنا

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ	دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی زندگی عذاب
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؕ٥	اور ذلت و خواری میں بسر ہوتی ہے
مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ	اور ان کے کسی کام نہیں آئے گا وہ سب کچھ جو انہوں
وَلَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا	نے دنیا میں کمایا ہے اور نہ وہ سرپرست ہی
شَيْئًا وَّ لَا مَا اتَّخَذُوْا	ان کے لئے کچھ کر سکیں گے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ	جنہیں انہوں نے اللہ کے بجائے اپنا اولیاء بنا
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؕ٥ ۱۰_۴۵/۷	رکھا ہے ان کے لیے بڑا ہی سخت عذاب ہے۔

تلاوت کا غلط مفہوم لینے والوں کے احوال

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِیٓ	لوگوں کے سامنے اس قوم کا حال بیان کرو
اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا	جسے ہم نے اپنے قوانین دیے تھے
فَانْسَلَخَ مِنْهَا	پھر وہ قوم ان قوانین کی پابندی سے نکل گئی
فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ	ذاتی مفاد پرستیاں ان پر غالب آگئی تھیں
فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ٥	لہٰذا وہ بے راہ رو لوگوں میں شامل ہو گئے
وَلَوْ شِئْنَا	اگر وہ قوم ہمارے قانون مشیت کے مطابق چلتی رہتی
لَرَفَعْنٰهُ بِهَا	تو ہم اسے ان قوانین کے ذریعہ سے ارتقائی منازل طے کراتے
وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ	لیکن وہ تو پستیوں سے ہی چپک کر رہ گئی
وَاتَّبَعَ هَوٰهُ ۚ	اور ہوا و ہوس نے اس کی حالت
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ	اس کتے کی سی کر دی
اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ	کہ اسے اکساؤ اور دوڑاؤ تو بھی ہانپے

اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ	اور اگر ویسے چھوڑ دو تو بھی زبان لٹکائے ہانپتا رہے
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ	یہ حالت ہو جاتی ہے اس قوم کی
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ	جو ہمارے قوانین کو عمل سے جھٹلا دیتی ہے
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ	لوگوں کے سامنے اس قوم کا حال بیان کرو
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ ۷/۱۷۵۔۱۷۶	تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔

تلاوت کا غلط مفہوم لینے والوں کا انجام

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ	قیامت کے روز جب پیکروں میں توانائیاں پھونکی جائیں
فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ	گی تو اس وقت نہ آپس کی رشتہ داریاں باقی رہیں گی
يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ○	اور نہ کوئی ایک دوسرے کا پرسان حال ہی ہوگا
فَمَنْ ثَقُلَتْ	اس دن فیصلہ انسان کے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا
مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ	جن کے مثبت اور تعمیری اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا وہی
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○	لوگ کامیاب و کامران ہوں گے
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ	اور جن کے مثبت اور تعمیری اعمال کا پلڑا ہلکا ہوگا تو یہ وہ
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ	لوگ ہوں گے جن کی ذات کی نشو و نما میں
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	کمی رہ گئی ہوگی لہٰذا وہ آگے نہیں
فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ۚ	بڑھ سکیں گے وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے
تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ	تباہی کی آگ کے شعلے ان کے چہروں کو جھلسا
وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ○	دیں گے اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے
اَلَمْ تَكُنْ	ان سے پوچھا جائے گا کیا ایسا نہیں ہو چکا کہ ہمارے

اٰیٰتِی تُتْلٰی عَلَیْکُمْ	قوانین تمہارے سامنے پیش کئے جاتے تھے
فَکُنْتُمْ بِهَا تُکَذِّبُوْنَ ۝	اور تم ان کی تکذیب کرتے تھے
قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا	کہیں گے پروردگار ہماری بدبختی ہم پر مسلط ہو گئی تھی
وَکُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ۝	ہم واقعی گمراہ لوگ تھے
رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا	اے پروردگار اب ہمیں یہاں سے نکال دیجئے
فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝	پھر اگر ہم ایسا کریں تو واقعی ظالم ہوں گے
قَالَ	ان سے کہا جائے گا کہ زندگی کی وہ منزل پیچھے
اخْسَئُوْا فِیْهَا	رہ گئی اب تمہیں جہنم میں ذلت کی زندگی بسر
وَلَا تُکَلِّمُوْنِ ۝ ۲۳/۱۰۱-۱۰۸	کرنی ہوگی اب ایسی باتیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔

****

نبی آخر الزماں ﷺ

قرآن حکیم نے رسول اکرم ﷺ کا تعارف کچھ اس طرح کرایا ہے
۱۔ آپ ﷺ کا نام احمد ﷺ بھی تھا اور محمد ﷺ بھی۔
۲۔ آپ ﷺ نرم دل، نرم مزاج، نہایت شفیق اور رحیم تھے۔
۳۔ آپ ﷺ معزز، بلند اخلاق اور قابل اعتماد تھے۔
۴۔ آپ ﷺ نزول قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے قرآن میں اس کی مصلحت یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر آپ ﷺ نزول قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو مخالفین قرآن کے بارے میں اور بھی شک میں پڑ جاتے کہ شاید یہ انہوں نے خود لکھ لیا ہے۔
۵۔ لیکن نزول قرآن کے بعد آپ ﷺ علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچ گئے تھے۔
۶۔ آپ ﷺ سے کہلوایا گیا کہو کہ میں خود بھی قرآنی احکام و قوانین کی اطاعت کرتا ہوں اور ان کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتا ہوں اور کہ اگر میں بھی ان قوانین کی خلاف ورزی کروں تو دنیا و آخرت میں سزا سے بچ نہیں سکوں گا۔
۷۔ آپ ﷺ سے کہلوایا گیا کہ کہو میرے پاس نہ خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم ہی رکھتا ہوں۔
۸۔ معجزوں کے سلسلہ میں بتایا گیا کہ کہو میں نظام خداوندی پیش کرتا ہوں۔ جسے علیٰ وجہ البصیرت سوچ سمجھ کر قبول کیا جائے گا تاکہ لوگ دل کے پورے جھکاؤ سے اس نظام کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنا شروع کر دیں اور کہ اللہ نے اگر لوگوں سے اپنا نظام زبردستی منوانا ہوتا تو اس کے لئے کچھ

مشکل نہیں تھا۔ وہ انہیں پیدا ہی اس طرح کرتا کہ وہ اس پر چلنے کے لئے مجبور ہوتے لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا اور انسانوں کو عمل کی آزادی عنایت کی لہٰذا رسول ﷺ کے شایان شان نہیں کہ وہ اللہ کا دین معجزوں اور شعبدوں کے ذریعہ سے منوائیں رسول کا معجزہ تو اس کا نظام ہوتا ہے۔

۹۔ ختم نبوت کے بارے میں بتایا گیا کہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اور اب قیامت تک نوع انسان کو رہنمائی دینے کے لئے قرآن ہی کافی ہے اور کہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ دار خود اللہ ہے لہٰذا آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی یا کتاب کی ضرورت نہیں۔

۱۰۔ آپ کی طرف سے امت کی شفاعت کے سلسلہ میں بتایا گیا کہ جن لوگوں نے اللہ کے نظام کا دامن چھوڑ دیا ان کے لئے کسی سفارش یا شفاعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فرمایا گیا اے رسول ﷺ ان لوگوں کو معاف کرانے کے لئے اگر تم ستر مرتبہ بھی درخواست کرو تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

o

حضور ﷺ کے ذاتی کوائف

آپ کا نام احمد ﷺ

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۶/۶۱

عیسیٰؑ نے کہا میں تمہیں ایک رسول ﷺ کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ﷺ ہوگا۔

آپ کا نام محمد ﷺ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۲۹/۴۸

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

آپ ﷺ نزول قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ

تم نہ تو کتاب پڑھنا جانتے تھے نزول قرآن سے قبل اور

وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ ۴۸/۲۹ نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ ہی سکتے تھے۔

نبوت سے قبل آپؐ نہیں جانتے تھے کہ اللہ کی کتاب کیا ہوتی ہے

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ ہم نے عالم امر سے تمہاری طرف قرآن وحی کیا اس سے قبل تمہیں

مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب کیا

وَلَا الْاِيْمَانُ ۵۲/۴۲ ہوتی ہے اور ایمان کسے کہتے ہیں۔

نبوت سے قبل آپ ﷺ کے لکھنا پڑھنا نہ جاننے میں مصلحت

اِذًا لَّارْتَابَ قبل از نبوت اگر تم لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو وہ لوگ

الْمُبْطِلُوْنَ ۝ ۴۸/۲۹ اور بھی شک میں پڑ جاتے جو قرآن کو باطل قرار دیتے ہیں۔

آپ ﷺ نرم دل اور نرم مزاج تھے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ اے رسول ﷺ یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم لوگوں

لِنْتَ لَهُمْ ۚ ۳/۱۵۹ کے لئے بہت نرم دل اور نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔

آپ ﷺ شفیق اور رحیم تھے

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ دیکھو تمہاری طرف یہ رسول ﷺ آیا ہے

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ جو تم میں سے ہی ہے

عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ تمہارا نقصان میں پڑنا اسے شاق گزرتا ہے اور تمہاری فلاح

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۹/۱۲۸ کے لئے آرزومند رہتا ہے اہل ایمان کیلئے نہایت شفیق اور رحیم ہے

آپ ﷺ معزز اور قابل اعتماد تھے

اِنَّهٗ لَقَوْلُ	جو شخص یہ باتیں تم سے کہہ رہا ہے وہ
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ۙ	بلاشبہ ہمارا نہایت ہی معزز رسول ہے
ذِىْ قُوَّةٍ	اسے اس اللہ کی طرف سے وحی کی تائید و قوت حاصل ہے جو
عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ ۙ	کائنات کے مرکزی کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہے
مُّطَاعٍ	اس کی بات مانو اور اس کے فیصلوں کی اطاعت کرو یہ
ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ ؕ ۲۱-۱۹/۸۱	بڑا ہی امین اور قابل اعتماد ہے۔

آپ ﷺ اخلاق کی انتہائی بلندیوں پر تھے

وَاِنَّكَ لَعَلٰى	بلاشبہ تم سیرت کی پختگی اور
خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ ۶۸/۴	اخلاق کی انتہائی بلندیوں پر ہو۔

آپ ﷺ نہ شاعر تھے نہ کاہن

اِنَّهٗ لَقَوْلُ	جو شخص یہ باتیں تم سے کہہ رہا ہے وہ بلاشبہ
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ۙ	ہمارا نہایت ہی معزز رسول ہے
وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ	اور جو کچھ پیش کرتا ہے وہ کسی شاعر کے تخیلات نہیں
قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ ۙ	کہ جن پر کم ہی یقین کیا جاتا ہے
وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ	اور نہ یہ کسی کاہن کے قیاسات ہیں کہ جنہیں
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ؕ	کم ہی توجہ کے قابل سمجھا جاتا ہے۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۴۳-۴۰/۶۹ یہ تو رب العالمین کی جانب سے نازل کردہ قوانین ہیں۔

شاعری آپ ﷺ کے شایان شان ہی نہ تھی

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ	ہم نے اپنے رسول ﷺ کو شاعری نہیں سکھائی
وَمَا يَنْبَغِي لَهٗ ؕ ۳٦/٦٩	نہ شاعری اس کے شایان شان ہی ہے۔

تمہارا یہ رفیق اپنے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتا بلکہ وحی بیان کرتا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ	قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب ہوا
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ	کہ تمہارا یہ رفیق نہ تو راستہ کی تلاش میں سرگرداں
وَمَا غَوٰى ۚ	پھرتا ہے اور نہ راستہ پا جانے کے بعد بھٹک ہی گیا ہے
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ؕ	یہ اپنے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتا

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۙ ۵۳/۱-۴ بلکہ اس وحی کو بیان کرتا ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔

سِرَاجٌ مُّنِيْر

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ	ہمارا یہ رسول ﷺ نوع انسان کو نظام خداوندی کی طرف دعوت دیتا
وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۳۳/۴٦	ہے اور انسانی زندگی کی تاریک رات میں سورج کی طرح جگمگا رہا ہے۔

اور نزول قرآن سے بعد کی حالت

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ	تعلیم خداوندی سے اس رسول ﷺ کی ذات میں پورا پورا توازن پیدا
فَاسْتَوٰى ۙ	ہوا اور پاکیزگی سیرت اپنی انتہا تک پہنچ گئی
وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ	وہ علم کی ان بلندیوں پر پہنچا جہاں عقل کی رسائی ناممکن ہے
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ	وہ حقائق کائنات سے قریب تر اور قوانین خداوندی سے ہم رنگ

فَکَانَ قَابَ	ہو گیا وہ انسانی دنیا میں اللہ کے پروگراموں کی تکمیل کے اللہ کا
قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰیۚ	رفیق بن گیا اس سے بھی گہری رفاقت جو دو کمانوں کو ملا کر تیر چھوڑنے
فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِہٖ	سے کی جاتی ہے اس طرح اللہ نے اپنے بندے کی طرف وہ کچھ
مَاۤ اَوْحٰیؕ ۱۰-۶/۵۳	وحی کر دیا جسے انسانی رہنمائی کے لئے دینا مقصود تھا۔

علم کے افق مبین پر

وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍۚ	تمہارا یہ رفیق پاگل پن کی باتیں نہیں کرتا ہے
وَلَقَدْ رَاٰہُ	جو کچھ یہ کہتا ہے گویا آنکھوں دیکھا کہتا ہے کیونکہ اس نے
بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِۚ ۲۳-۲۲/۸۱	اپنے آپ کو علم کے بلند ترین اور وسیع ترین مقام پر پایا ہے۔

علم وحی کے متعلق نبی کی کیفیت

مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ	علم وحی کے متعلق نبی کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ وہ دیکھتا ہے
مَا رَاٰی ۝ ۱۱/۵۳	اس پر اسے دل سے یقین ہوتا ہے اسے وہ فریب نظر نہیں سمجھتا۔

اور جو وحی اسے ملتی ہے اسے نہایت کشادہ ظرفی سے دوسروں تک پہنچاتا ہے

وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ	پھر جو کچھ اسے وحی کے ذریعے ملتا ہے اسے وہ
بِضَنِیْنٍ ۝ ۲۴/۸۱	نہایت کشادہ ظرفی سے دوسروں تک پہنچاتا ہے

آپ ﷺ کو جس نظام کے قائم کرنے کے لئے بھیجا گیا

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ	اے نبی ﷺ ہم نے تمہیں ایسا نظام قائم کرنے کے لئے
اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا	بھیجا ہے جو تمام نوع انسان کے حقوق و فرائض کی نگرانی کرے
وَّمُبَشِّرًا	اور لوگوں کو بتادے کہ نظام خداوندی کے کس قدر خوشگوار نتائج

وَّ نَذِیۡرًا ۝۴۵ ۳۳/۴۵ — نکلیں گے اور اس کی خلاف ورزی کے عواقب کس قدر تباہ کن ہوں گے۔

نوعِ انسانی کو بتادو کہ اس نظام میں رزق باشرف کی ضمانت ہو گی

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ	اے رسول ﷺ پوری نوع انسان سے کہہ دو کہ میں تمہیں
اِنَّمَاۤ اَنَا لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۝ۚ	اللہ کے قانون مکافات سے کھلے الفاظ میں آگاہ کرتا ہوں
فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	لہٰذا جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر کے اس کے
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے۔
لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ	انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا اور
وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ۝ ۲۲/۴۹-۵۰	عزت کی روزی ملے گی۔

نظامِ خداوندی کی صورت میں خیر کثیر عطا کی گئی

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ۝ؕ	ہم نے تمہیں نظام خداوندی کی صورت میں خیر کثیر عطا کی ہے
فَصَلِّ لِرَبِّکَ	تم اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں اپنے فرائض پوری طرح
وَ انۡحَرۡ ۝ؕ	ادا کرو اور لوگوں کی خورد و نوش کا انتظام کرتے رہو۔
اِنَّ شَانِئَکَ	تم دیکھو گے کہ آخر الامر اسی نظام نے آگے
ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝ۚ ۱۰۸/۱-۳	چلنا اور اس کے مخالفین کی جڑ کٹ جانی ہے۔

عظیم انقلاب کی تیاری

یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ ۝ۙ	اے وہ کہ جو ایک عظیم انقلاب کے لئے اپنے رفقاء کار کی تنظیم کر
قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۝ۙ	رہے ہو ان کی تعلیم و تربیت کے لئے رات کا کچھ حصہ بھی
نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۝ۙ	صرف کیا کرو نصف رات کے لگ بھگ تک اور

اَوۡ زِدۡ عَلَیۡهِ	راتوں کی ان مجالس میں اپنے ساتھیوں کو قرآن اس طرح
وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ۝	سمجھاؤ کہ اس کی تعلیمات ان میں رچ بس جائیں یہ اس لئے ضروری
اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡكَ	ہے کہ اب ہم آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالنے والے ہیں
قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ۝ ۵-۱/۷۳	اب معاشرہ میں نظام خداوندی کی عملی تشکیل کا مرحلہ آرہا ہے۔

انسانیت کو سنوارنے کا فریضہ

يٰۤاَيُّهَا الۡمُدَّثِّرُ ۝	اے وہ کہ جس کے ذمہ انسانیت کے سنوارنے کا فریضہ ہے
قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۝	اٹھ اور دنیا کو غلط روش کے عواقب سے آگاہ کر دے
وَرَبَّكَ فَكَبِّرۡ ۝	اور نظام خداوندی کا بول بالا کر اور اس
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرۡ ۝	تحریک کو ہر قسم کے ناپسندیدہ عناصر سے پاک وصاف رکھو
وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ ۝	اور ایسے رفقاء اپنے ساتھ لیکر چل جن کے پائے استقلال میں کبھی لغزش
وَلَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَكۡثِرُ ۝	نہ آنے پائے اور جو نوع انسان کی کمیاں پوری کر کے ان پر احسان نہ دھریں
وَلِرَبِّكَ فَاصۡبِرۡ ۝ ۷-۱/۷۴	اور تم اللہ کے نظام کے قیام کے لئے صبر واستقامت سے سرگرم عمل رہو۔

آپ ﷺ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کا واقعہ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا	پاک وبلند ہے وہ ہستی جو اپنے بندے کو راتوں رات نکال لے گیا
مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ	مرکز محترم (مکہ) سے دور کے
اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا	ایک مرکز (مدینہ) کی طرف
الَّذِیۡ بٰرَكۡنَا حَوۡلَهٗ	جس کے گرد و پیش کو ہم نے بڑا بابرکت بنایا ہے تاکہ
لِنُرِيَهٗ مِنۡ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ	اللہ اس آسمانی انقلاب کو ظاہر کر دے جس کی تیاری کی

هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○ ۱۷/۱ گئی تھی بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

آپ ﷺ سے مطالبہ کہ اپنا نظام سیاست جمہوری بنیادوں پر استوار کریں

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ	اے رسول یہ اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے کہ
لِنْتَ لَهُمْ ج	تم ان لوگوں کے لئے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو
وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا	اگر تم سخت مزاج اور سنگدل ہوتے اور انسانی کمزوریوں
غَلِيظَ الْقَلْبِ	کی رعایت کیلئے تمہارے دل میں نرم گوشہ نہ ہوتا تو تمہاری
لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ص	جماعت کے افراد تم سے الگ ہو کر منتشر ہو چکے ہوتے لہٰذا ان
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ	کی نادانستہ کوتاہیوں سے درگزر کیا کرو اور ان کے لئے ہر طرح
وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ج	کا تحفظ طلب کرتے رہو اور حکومت کے مسائل باہمی مشاورت سے
فَاِذَا عَزَمْتَ	انجام دو اور اس طرح مشاورت سے جب کسی بات کا فیصلہ کر لیا
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط	جائے تو پھر قوانین خداوندی پر بھروسہ رکھ کر کاربند ہو جایا کرو

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ ۳/۱۵۹ یہی روش ہے جو قانون خداوندی کی نگاہ میں پسندیدہ ہے۔

اور ہمارے نازل کردہ ضابطہ ہدایت کو تمام انسانوں تک یکساں طور پر پہنچاتے رہیں

يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ	اے رسولؐ اس ضابطہ حیات کو جو تمہارے رب کی طرف سے
مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط	تم پر نازل کیا گیا ہے تمام انسانوں تک یکساں طور پر پہنچاتے رہو
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ	اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یہ فریضہ رسالت
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط ۵/۶۷	کی عدم ادائیگی ہوگی۔

اوران کی طرف ذرا بھی نہ جھکنا جو ظالم ہیں

وَلَا تَرۡكَنُوۡٓا	اور دیکھو ان لوگوں کی طرف ذرا بھی نہ جھکنا جو ظالم ہیں اور
اِلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا	اللہ کے قوانین سے سرکشی برت رہے ہیں
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ ۱۱/۱۱۳	ورنہ جہنم کی لپیٹ میں آجاؤ گے۔

ایسا انتظام کرو کہ تمہارے پروردگار کی نعمتیں ہر کسی تک پہنچیں

اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا	کیا یہ واقعہ نہیں کہ تم یتیم، کمزور اور بے آسرا تھے کہ اللہ نے
فَاٰوٰى ۞	تمہارے لئے حفاظت اور پناہ کا سامان پیدا کر دیا پھر کیا یہ
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا	بھی واقعہ نہیں کہ تم تلاش حقیقت میں حیران و سرگرداں پھر
فَهَدٰى ۞	رہے تھے کہ اس نے بذریعہ وحی صحیح راستہ کی طرف تمہاری رہنمائی
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا	کر دی اور کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ اللہ نے تمہیں ضرورتمند پایا تو
فَاَغۡنٰى ۞	اتنا کچھ دیا کہ تم کسی کے محتاج نہیں رہے
فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ	لہٰذا ایسا معاشرہ قائم کرو جس میں کسی یتیم، کمزور اور بے آسرا
فَلَا تَقۡهَرۡ ۞	کو نہ تو دھتکارا جا سکے اور نہ دبایا جا سکے
وَاَمَّا السَّآئِلَ	اور نہ کسی ضرورتمند کو ایسا حقیر سمجھا جائے کہ ارباب ثروت کی
فَلَا تَنۡهَرۡ ۞	جھڑکیاں اسے قابل نفرت مقام پر پہنچا دیں اور ایسا انتظام
وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ	کرو کہ تمہارے پروردگار کی نعمتیں ہر کسی تک پہنچیں اور
فَحَدِّثۡ ۞ ۹۳/۱۱-۶	اس نظام کا چرچا عام کرتے اور اسے دنیا میں پھیلاتے چلے جاؤ۔

اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ کامیابی کے بعد تمہاری توجہ کسی اور طرف چلی جائے

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ	کیا ایسا نہیں کہ جس روشنی کی تلاش میں تم حیران و سرگرداں پھرتے
صَدۡرَكَ ۙ	تھے اللہ نے وحی کے ذریعہ سے وہ روشنی دے کر تمہارے لئے
وَوَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۙ	زندگی کی تمام راہیں روشن کر دیں پھر راستہ کی مشکلات اور
الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۙ	ذمہ داریوں کے ان بوجھوں کو ہلکا کر دیا جنہوں نے تمہاری
وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ	کمر دہری کر رکھی تھی اور اس طرح قرآن کا پیغام بلند سے بلند تر
فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۙ	ہوتا گیا اور تمہاری مشکلات میں آسانیاں پیدا ہوتی چلی گئیں زندگی
اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ؕ	کا یہ اصول ہے کہ مشکلات کا ہمت و صبر سے مقابلہ انہیں آسان بنا دیتا ہے
فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ	اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ کامیابیوں کے بعد تمہاری توجہ کسی اور طرف چلی
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ۧ ۸۔۱/۹۴	جائے یاد رکھو ہر حال میں تمہارا قدم اللہ کے مقرر کردہ پروگرام کی
	طرف اٹھنا چاہئے۔

مقصد زندگی

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُكِیۡ	کہو میرے تمام فرائض زندگی اور ان کے ادا کرنے کے طور
وَمَحۡيَایَ وَمَمَاتِیۡ	طریقے میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ کے تجویز کردہ
لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ	پروگرام کی تکمیل کے لئے وقف ہے
لَاشَرِيۡكَ لَهٗ ۚ	میں اس میں کسی اور مقصد، جذبہ یا خواہش کو شریک نہیں کرتا
وَبِذٰلِكَ اُمِرۡتُ	مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور سب سے
وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۝ ۱۶۳۔۱۶۲/۶	پہلے میں خود اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

مقامِ رسالت کی وضاحت

قُلۡ مَا كُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ	کہو میں کوئی نیا اور انوکھا رسول نہیں ہوں
وَمَاۤ اَدۡرِىۡ مَا يُفۡعَلُ بِىۡ	میں نہیں جانتا کہ میرا ذاتی انجام کیا ہوگا
وَلَا بِكُمۡؕ	اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا بیتے گی
اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ	میرا کام تو یہ ہے کہ اپنی طرف نازل شدہ وحی کا اتباع کیے جاؤں
وَمَاۤ اَنَا اِلَّا	اور میں اس کے سوا کچھ نہیں کہ لوگوں کو
نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝ ۴۶/۹	غلط روش کے تباہ کن نتائج سے واضح طور پر آگاہ کرتا رہوں۔

کہو میں خود بھی قوانینِ خداوندی کا اتباع کرتا ہوں

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَدۡعُوۡا رَبِّىۡ	کہو میں خود بھی اللہ کے قوانین کا اتباع کرتا ہوں
وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ۝	اور اس میں کسی دوسرے قانون کو شریک نہیں کرتا
قُلۡ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ	کہو مجھے کوئی ایسا اختیار یا اقتدار حاصل نہیں کہ
لَـكُمۡ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝	تمہیں کسی قسم کا نفع یا نقصان پہنچا سکوں
قُلۡ اِنِّىۡ لَنۡ يُّجِيۡرَنِىۡ	کہو اگر میں بھی اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کروں تو
مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنۡ اَجِدَ	کوئی ایسا نہیں جو مجھے اس کی گرفت سے بچا سکے اور نہ

مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ۝ۙ ۲۲-۲۰/۷۲ میں اس کے قانون کے سوا اپنے لئے کوئی جائے پناہ ہی پاتا ہوں۔

نبی کی ذاتی حیثیت اور منصبِ رسالت میں فرق کی وضاحت

قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ	کہو جب مجھ سے کوئی غلط کام سرزد ہو جاتا ہے
فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰى نَفۡسِىۡ ۚ	تو وہ میری اپنی تدبیری غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے

وَاِنِ اهْتَدَيْتُ اور جب میں صحیح روش پر چلا جارہا ہوتا ہوں تو یہ

فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ ۵۰/۳۴ اس وحی کی رو سے ہوتا ہے جو میرے رب کی طرف سے ملی ہے۔

کہو میں اپنی ذات کے لئے بھی قدرت نہیں رکھتا

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ کہو میری تو یہ کیفیت ہے کہ اپنی ذات کے لئے بھی

لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا کسی نفع یا نقصان کی قدرت نہیں رکھتا ہوں

اِلَّا مَاشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ۷/۱۸۸ یہاں سب کچھ اللہ کے کائناتی قانون کے مطابق ہوتا ہے۔

کہو میرے پاس نہ خزانے ہیں، نہ غیب کا علم ہے

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ کہو میں ہرگز نہیں کہتا کہ

عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اور نہ میں غیب کا علم ہی رکھتا ہوں

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ ۶/۵۰ میں بھی تمہاری طرح اللہ کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔

کہو میں خود بھی قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کے نتائج سے خوفزدہ رہتا ہوں

قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ کہو میں خود اس بات سے خوفزدہ رہتا ہوں کہ

اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ اگر اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ۳۹/۱۳ ظہور نتائج کے وقت اس کے عذاب سے بچ نہیں سکوں گا۔

کہو سب سے پہلے میں خود قوانین خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں

قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ	کہو مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ
اَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ	سب سے پہلے میں خود قوانین خداوندی کے
مَنۡ اَسۡلَمَ	سامنے سر تسلیم خم کر دوں

وَلَا تَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ ۶/۱۴ اور اللہ کی حاکمیت میں کسی اور کو شریک نہ کروں۔

کہو، میں خالِصاً قوانین خداوندی کی اطاعت کرتا ہوں

قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ	کہو مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ
اَنۡ اَعۡبُدَاللّٰہَ مُخۡلِصًا	قوانین خداوندی کی اطاعت اس طرح سے کروں کہ
لَّہُ الدِّیۡنَ ○ ۳۹/۱۱	اس میں کسی اور کی اطاعت اور فرماں پذیری کا شائبہ تک نہ ہو۔

کہو قوانین خداوندی سے آنکھیں کھلی اور بند کرنے کے نتائج سامنے آجائیں گے

قَدۡ جَآءَکُمۡ بَصَآئِرُ	کہو تمہاری طرف علم وبصیرت پر مبنی قوانین آگئے ہیں
مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۚ	تمہارے پروردگار کی جانب سے
فَمَنۡ اَبۡصَرَ	اب جو کوئی ان کی طرف سے آنکھیں کھلی رکھے گا
فَلِنَفۡسِہٖ ۚ	تو اس کا فائدہ اسے ہی ہوگا اور جو کوئی
وَمَنۡ عَمِیَ فَعَلَیۡہَا ؕ	ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لے گا تو اس کا نتیجہ بھی وہی بھگتے گا

وَمَاۤ اَنَا عَلَیۡکُمۡ بِحَفِیۡظٍ ○ ۶/۱۰۴ میں تم پر پاسبان نہیں مقرر کیا گیا ہوں کہ ہانک کر اس طرف لاؤں۔

کہو میں پوری نوع انسانی کی طرف نبیؐ بن کرآیا ہوں

قُلْ يَآيُّهَا النَّاسُ	تمام بنی نوع انسان کو پکار کر کہہ دو
اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ	کہ میں اللہ کا رسول بن کرآیا ہوں قومی' وطنی اور
اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۱۵۸/۷	مذہبی حدود سے بلند ہو کر تم سب کی طرف۔

جہلا سے کنارہ کش رہو، ان سے نہ الجھو

خُذِالْعَفْوَ	اے نبی ﷺ نرمی اور درگزر کا طریقہ اختیار کرو
وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ	اور لوگوں کو اللہ کے قوانین دیتے جاؤ

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ۝ ۱۹۹/۷ اور جہلا سے نہ الجھو ان سے کنارہ کش رہو۔

اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین شامل کرنیوالوں سے کنارہ کش ہو جاؤ

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ	اے رسولؐ لوگوں کے سامنے اللہ کے قوانین کھول کر پیش کرتے جاؤ
وَاَعْرِضْ عَنِ	اور جن لوگوں نے قوانین خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین
الْمُشْرِكِيْنَ۝ ۹۴/۱۵	شامل کر لئے ہیں ان سے نہ الجھو ان سے کنارہ کش ہو جاؤ۔

جو لوگ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ	اے نبیؐ جو لوگ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں انہیں ان کے حال پر
وَقُلْ سَلٰمٌ	چھوڑ دو اور ان سے کہہ دو کہ میں جو کچھ کہتا اور کرتا ہوں اس سے
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۸۹/۴۳	تمہاری سلامتی مقصود ہے بہر حال یہ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ
	ان کی غلط روش کا نتیجہ کیا نکلا۔

اپنا دامن خار دار جھاڑیوں سے بچا کر نہایت حسین انداز سے ان لوگوں سے الگ ہٹ جاؤ

وَاصۡبِرۡ عَلٰی	اے نبی ﷺ مخالفین کی کسی بات سے اثر پذیر نہ ہو بلکہ ان
مَا یَقُوۡلُوۡنَ	کی طرف سے صرف نظر کر کے اپنے پروگرام پر استقامت سے
وَاهۡجُرۡهُمۡ	جمے رہو اور اپنے دامن کو ان خار دار جھاڑیوں سے بچاتے جاؤ
هَجۡرًا جَمِیۡلًا ۝ ۱۰/۷۳	اور اس طرح نہایت حسین انداز سے ان لوگوں سے الگ ہٹتے جاؤ۔

اور ان کی طرف توجہ دو جو ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤی ۝	نظام خداوندی کیطرف دعوت دینے والا کیوں تیوری چڑھائے
اَنۡ جَآءَهُ	اور منہ موڑے اس بات پر کہ اس کے پاس ہدایت لینے کے .
الۡاَعۡمٰی ۝	لئے کوئی غریب' معذور اور اندھا آگیا ہے
وَمَا یُدۡرِیۡكَ	تمہیں کیا خبر کہ یہی اندھا تمہاری تعلیم سے کس قدر پاکیزہ
لَعَلَّهٗ یَزَّکّٰۤی ۝ ۳۔۱/۸۰	اخلاق کا حامل بن جائے اور اس کی ذات کی اعلیٰ نشوونما ہو جائے۔

اور جو ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمند ہی نہیں ان کے لئے جان نہ کھپاؤ

اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰی ۝	اس کے برعکس ایسا فرد جو اپنے آپ کو رشد و ہدایت سے مستغنی
فَاَنۡتَ لَهٗ تَصَدّٰی ۝	سمجھتا ہے تو تمہیں کیا پڑی ہے کہ اس کے لئے اپنی جان کھپاتے
وَمَا عَلَیۡكَ	پھرو حالانکہ تم پر اس کا کچھ الزام نہیں آتا
اَلَّا یَزَّکّٰی ۝ ۷۔۵/۸۰	اگر ایسے لوگوں کی اصلاح نہ ہو سکے۔

ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمند لوگوں سے بے رخی ہرگز نہیں کرنی چاہئے

وَاَمَّا مَنۡ	البتہ الزام اس بات پر آتا ہے کہ کوئی فرد ہدایت حاصل کرنے

جَآءَكَ يَسْعٰىۙ	کے لئے تمہارے پاس بھاگتا ہوا آئے
وَهُوَ يَخْشٰىۙ	اور اسے غلط روش زندگی کے تباہ کن نتائج کا خوف ہو
فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰىۚ	اور تم اس سے بے رخی برتو
كَلَّآ	ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے
اِنَّهَا تَذْكِرَةٌۚ	قرآن ایک واضح اور کھلی ہوئی کتاب ہدایت ہے
فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗۘ ۱۲۔۸/۸۰	لہٰذا جس کا جی چاہے اپنی مرضی سے اس کی طرف آئے۔

اور مخالفتوں کے ہجوم

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ	جب اللہ کا یہ بندہ (رسول ﷺ) لوگوں کو قوانین خداوندی
يَدْعُوْهُ	کی طرف دعوت دینے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا
كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ	تو مفاد پرست لوگ مخالفتوں کے ہجوم کے ساتھ
عَلَيْهِ لِبَدًا ۱۹/۷۲	اس پر یوں امڈ پڑے گویا اسے کچل ہی ڈالیں گے۔

تم اپنے پروگرام پر عمل کرو اور مجھے اپنے پر کرنے دو نتائج خود بخود سامنے آجائیں گے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ	منکرین نظام خداوندی سے برملا کہہ دو کہ ہمارے
لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَۙ	اور تمہارے راستے بھی جدا جدا ہیں اور مقصد بھی الگ ہے
وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ	تمہارے معبود تمہارے ذہن کے تراشیدہ ہیں
مَاۤ اَعْبُدُۚ	اور ہمارا معبود خالق کائنات ہے۔
وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ	تم اپنے معبودوں کی پرستش کرتے ہو ہم اپنے معبود کے
مَّا عَبَدْتُّمْۙ	احکام و قوانین کی اطاعت کو اس کی عبادت سمجھتے ہیں یہ اختلاف

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ — مٹ نہیں سکتا کیوں کہ تمہاری عبادت ان معبودوں کی پرستش
مَآ اَعْبُدُ ۟ — ہو گی اور میری عبادت اللہ کے قوانین کی اطاعت اور محکومیت
لَكُمْ دِيْنُكُمْ — یہ اختلاف انمٹ ہے لہٰذا تم اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو اور
وَلِيَ دِيْنِ ۟ ۶۔۱/۱۰۹ — مجھے میرے پروگرام پر چلنے دو نتائج خود بخود سامنے آجائیں گے۔

قرآن پر عمل کے سلسلے میں عجلت سے نہیں بلکہ ہر معاملہ علم کی روشنی میں طے کرو

وَلَاتَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ — اور دیکھو قرآنی پروگرام پر عمل کے سلسلہ میں عجلت سے کام نہ لو
مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى — بلکہ انتظار کرنا چاہئے کہ کسی معاملہ کے متعلق تمہیں وحی کی رو
اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ — سے مکمل ہدایات مل جائیں اور تمہارے علم میں اضافہ ہو جائے
وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ ۲۰/۱۱۴ — اور ہر وقت اپنے پروردگار سے علم میں اضافہ کی استدعا کرتے رہو۔

یہ ہدایت آنے والی نسلوں کے لئے بھی ہے

هُوَالَّذِيْ بَعَثَ — یہ رسول ﷺ ان لوگوں میں سے اٹھایا گیا ہے
فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ — جنہیں پہلے آسمانی کتاب نہیں ملی تھی اور جاہل تھے
يَتْلُوْاعَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ — یہ ان کے سامنے قوانین خداوندی پیش کرتا ہے
وَيُزَكِّيْهِمْ — اور ایسا عملی پروگرام دیتا ہے جس سے ان کی صلاحیتوں کی نشوونما
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ — ہوتی جاتی ہے یہ انہیں کتاب خداوندی کی تعلیم دیتا ہے
وَالْحِكْمَةَ ۗ — اور اس کے قوانین کی غرض وغایت اور حکمت سمجھاتا ہے
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ — چنانچہ رسول ﷺ کی تعلیم وتربیت سے یہ قوم صحیح راہ پر گامزن
قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ — ہو گئی جو قبل ازیں کھلی گمراہی میں مبتلا تھی بہر حال

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ یہ رہنمائی ان نسلوں کے لئے بھی ہے جو بعد میں آنے والی ہیں

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ۳-۲/۶۲ اور یہ انتظام اس اللہ نے کیا ہے جو بڑے غلبہ اور حکمت والا ہے۔

نوع انسان کے لئے موجب خیر

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ	اے نوع انسان
قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ	یہ رسولؐ تمہاری طرف اللہ کا نظام لے کر
بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ	حق و صداقت کے ساتھ آگیا ہے اس
فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ ۴/۱۷۰	نظام کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالو اسی میں تمہاری خیر ہے۔

اگر یہ رسول اپنی کسی بات کو اللہ سے منسوب کر دیتا تو ہم اسکی رگ جان پر گرفت کرتے

وَلَوْ تَقَوَّلَ	اگر یہ رسول ﷺ اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝	ہماری جناب منسوب کر دیتا
لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝	تو ہم اس کی ایسی گرفت کرتے کہ یہ بے بس ہو جاتا اور اس
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝	کے ثبات و استحکام کی قوتوں کو بے کار کر کے اس کے اسکیموں کو
فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ	بے جان کر دیا جاتا اور کوئی نہیں جو
اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ ۷-۴۴-۴۷/۶۹	ہمیں ایسا کرنے سے روک سکتا۔

فرائض رسالت کی وضاحت

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ	جو لوگ اس رسول ﷺ کی تعلیمات کی پیروی کریں گے
النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ	جو قرآن ملنے سے پہلے لکھنا پڑھنا بھی نہیں جانتا تھا
الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا	اور جس کا ذکر لکھا ہوا پاؤ گے

عِنۡدَهُمۡ فِى التَّوۡرٰٮةِ وَالۡاِنۡجِيۡلِ‌ۚ تورات میں بھی اور انجیل میں بھی

يَاۡمُرُهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ جو تعمیری اور فلاحی قوانین نافذ کرتا ہے

وَيَنۡهٰهُمۡ عَنِ الۡمُنۡكَرِ اور تخریبی اور ظالمانہ قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ جو پاکیزہ اور خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے

وَيُحَرِّمُ عَلَيۡهِمُ الۡخَبٰٓـئِثَ اور خبائث کو حرام ٹھہراتا ہے

وَيَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ اور انسانیت پر پڑے ہوئے جور واستبداد کے تمام بوجھ اتارتا ہے

وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِىۡ كَانَتۡ عَلَيۡهِمۡ‌ؕ اور ہر طرح کی ذہنی و جسمانی غلامی کی زنجیروں کو توڑتا ہے

فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِهٖ لہٰذا جو لوگ اس کے لائے ہوئے نظام کو قبول کرلیں گے

وَعَزَّرُوۡهُ وَنَصَرُوۡهُ اور اس کے قیام واستحکام میں اس کی رفاقت اور مدد کریں گے

وَاتَّبَعُوا النُّوۡرَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ مَعَهٗ ۤ‌ۙ اور اس کی طرف نازل شدہ روشنی کو اپنے لیے چراغ راہ بنائیں

اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۟ ۷/۱۵۷ گے تو یہی لوگ ہیں جن کی زندگیاں کامیاب وکامران ہوں گی۔

قیام نظام خداوندی کے بعد عملی شرک ختم ہو جائے گا

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ دراصل لوگوں نے اللہ کے متعلق صحیح صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا

حَقَّ قَدۡرِهٖ اور سمجھا ہی نہیں کہ اس کا مقام کیا ہے

وَالۡاَرۡضُ جَمِيۡعًا قَبۡضَتُهٗ انسانی معاشرہ کے قوانین

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ قرآنی انقلاب کے دور میں

وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِيّٰتٌۢ بِيَمِيۡنِهٖ‌ؕ کائناتی قوانین سے ہم آہنگ ہو جائیں گے

سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى اور یوں وہ عملی شرک ختم ہو جائے گا

عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۞ ۳۹/۶۷ جس سے اللہ بہت دور اور بلند ہے۔

قیام نظام خداوندی میں کامیابی کے بعد

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ	اور دیکھو جب اللہ کے قانون کے مطابق تمہیں غلبہ و نصرت
وَالۡفَتۡحُ ۙ	حاصل ہو جائے اور لوگوں کی مخالفت ختم ہو کر دین کے دروازے ہر
وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ	طرف سے کھل جائیں اور تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ لوگ کس
فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ	طرح جوق در جوق نظام خداوندی میں داخل ہوتے چلے جا رہے
فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ	ہیں تو تمہاری ذمہ داریاں اور بڑھ جائیں گی تمہیں اس نظام کی
وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ؕ	حفاظت کے لئے اور اسے مفاد پرستوں کی سازش سے بچانے کے
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۳۔۱/۱۱۰	لئے اور بھی سرگرم عمل رہنا ہوگا تم یہ کرو گے تو اللہ کی تائید و نصرت
	اور تیزی سے تمہاری طرف بڑھ آئے گی

نظام اور شخصیات

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ	دیکھو محمد ﷺ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ایک رسول ہے
قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ	جیسے اور بھی کئی رسول قبل ازیں گذر چکے
اَفَا۟ئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ	پھر اگر وہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے
انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ ؕ	تو کیا تم اس نظام سے منحرف ہو جاؤ گے ؟
وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ	یاد رکھو نظام شخصیات کے محتاج نہیں ہوتے لہٰذا جو کوئی ایسا
فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـــًٔا ؕ ۳/۱۴۴	کرے گا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا اپنا ہی نقصان کرے گا۔

اس وحی میں سے نہ تو کچھ چھوٹ سکتا ہے نہ بھلایا جا سکتا ہے

سَنُقۡرِئُكَ	اے رسول ﷺ ہم نے یہ وحی تمہیں اس اہتمام سے دی ہے کہ

فَلَا تَنْسٰٓی ۙ	اس میں سے نہ تو کچھ چھوٹ سکتا ہے اور نہ بھلایا ہی جا سکتا ہے
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ	کیوں کہ اللہ کی مشیت ہی ایسی ہے
اِنَّہٗ یَعْلَمُ	دیکھو یہ اس اللہ کی وحی ہے جو
الْجَھْرَ وَمَا یَخْفٰی ؕ ۷۔۶/۸۷	انسان کی مضمر صلاحیتوں اور ممکنات سے خوب واقف ہے۔

معجزہ

نظامِ خداوندی معجزوں کے ذریعے سے نہیں منوایا جاتا

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ	اے رسول ﷺ یوں نظر آتا ہے کہ تم اس غم میں کہ یہ لوگ
اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝	اس ضابطہ حیات کو قبول کیوں نہیں کرتے اپنی جان گھلا دو گے
اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ	دیکھو یہ نظام اگر لوگوں سے زبردستی منوانا ہوتا تو
عَلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ	کچھ مشکل نہیں تھا کہ ہم آسمان سے کوئی معجزہ نازل کر دیتے
اٰیَۃً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُھُمْ	جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جاتیں لیکن
لَھَا خٰضِعِیْنَ ۝ ۴۔۳/۲۶	یہ ایمان نہ ہوتا کیوں کہ ایمان تو وہ ہے جو علیٰ وجہ البصیرت لایا جائے۔

معجزوں کا مطالبہ کرنے والوں کو جواب

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ	یہ لوگ کہتے ہیں ہم اس وقت تک تمہاری بات ماننے کیلئے تیار نہیں
لَکَ حَتّٰی	ہونگے جب تک کہ تم ہمیں اس قسم کے معجزے نہیں دکھا دو گے
تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْبُوْعًا ۙ	مثلاً تم اشارہ کرو اور زمین سے ایک چشمہ پھوٹ بہے
اَوْ تَکُوْنَ لَکَ جَنَّۃٌ مِّنْ	یا تمہارے پاس ایک باغ ہو

نَّخِيلٍ وَّعِنَبٍ | کھجوروں اور انگوروں کا
فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيرًا ۝ | اور اس میں تمہارے حکم سے پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں
اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ | یا ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑے
كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا | جیسا کہ تم ہمیں ڈراتے رہتے ہو
اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيلًا ۝ | یا اللہ اور اس کے فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کر دو
اَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ | یا تمہارے لئے سونے کا ایک محل تیار ہو جائے
اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ | یا تم آسمان پر چڑھ کر دکھا دو
وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى | اور آسمان پر چڑھنا ہی کافی نہیں بلکہ وہاں سے
تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ | ایک لکھی لکھائی کتاب اتار لاؤ جسے ہم پڑھ کر دیکھیں
قُلْ سُبْحٰنَ رَبِّيْ | کہو سبحان اللہ میں نے کوئی خدائی کا دعویٰ تو نہیں کیا ہے
هَلْ كُنْتُ | میں کون ہوتا ہوں جو یہ سب کچھ کر سکوں
اِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ۝ ۹۳-۹۰/۱۷ | میں تو محض ایک انسان ہوں جو اللہ کا پیغام لایا ہوں۔

رسول کا معجزہ اس کا نظام ہوتا ہے

وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُولِ | کہتے ہیں یہ کیسا رسول ﷺ ہے
يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ | جو کھاتا پیتا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے
لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ | اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں ہے
فَيَكُونَ مَعَهٗ نَذِيرًا ۝ | جو لوگوں کو آگاہ کرتا کہ اس کی بات نہ مانی تو تباہ ہو جاؤ گے
اَوْ يُلْقٰى اِلَيْهِ كَنْزٌ | یا اس کے پاس کوئی بہت بڑا خزانہ ہوتا یا اس کے پاس
اَوْ تَكُونُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ | کوئی باغ ہی ہوتا جس سے یہ اطمینان کی روزی حاصل کرتا یہ ظالم

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ	لوگ اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو ورغلاتے رہتے ہیں کہ
اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ○	تم ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے
اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ	دیکھتے جاؤ کہ تمہارے متعلق یہ لوگ کیا کچھ کہتے ہیں
فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ○	ایسے بہکے ہیں کہ کوئی ٹھکانے کی بات ہی ان کو نہیں سوجھتی انہیں
تَبٰرَکَ الَّذِیْٓ اِنْ شَآءَ	کون بتائے کہ اللہ کا نظام جسے یہ رسول قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے
جَعَلَ لَکَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِکَ	اس قدر فراوانیوں کا حامل ہو گا جو ان کے مطالبہ سے بدرجہا بہتر
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	ہوں گی ایک چھوڑ ایسے کئی کئی باغات ہوں گے جن میں نہریں
وَیَجْعَلْ لَّکَ قُصُوْرًا ○ ۱۰-۷/۲۵	جاری ہوں گی اور رہنے کے لئے شاندار مکانات ہوں گے۔

اللہ کا نظام علی وجہ البصیرت مانا جائے گا، شعبدوں سے نہیں

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا	اگر ہم کوئی ایسا قرآن نازل کر دیتے
سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ	جس سے پہاڑ چلنے لگ جاتے
اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ	یا زمین کی دور دراز مسافتیں آنکھ جھپکتے میں طے ہو جاتیں
اَوْ کُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی	یا مردے بولنے لگ جاتے اللہ یہ سب کچھ کر سکتا ہے
بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا	لیکن اس کی سنت ایسی نہیں کیا مومنین کی سمجھ میں
اَفَلَمْ یَایْئَسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا	ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ اگر اللہ نے اپنا نظام
اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ	زبردستی منوانا ہوتا تو اس کے لئے کچھ مشکل نہیں تھا کہ لوگوں
لَهَدَی النَّاسَ جَمِیْعًا ۱۳/۳۱	کو پیدا ہی اس طرح کرتا کہ وہ سب اس راہ پر چلنے کیلئے مجبور ہو جاتے

ختم نبوت

حضور ﷺ سے قبل

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ	تم سے قبل ہمیشہ ایسا ہوتا رہا کہ
مِنۡ رَّسُوۡلٍ وَّلَا نَبِيٍّ	ہمارے نبی اور رسول وحی لے کر آتے رہے لیکن ان کے دنیا سے
اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلۡقَى الشَّيۡطٰنُ	چلے جانے کے بعد مفاد پرست لوگ
فِىۡٓ اُمۡنِيَّتِهٖ ۚ	اس وحی میں آمیزش کر دیتے
فَيَنۡسَخُ اللّٰهُ مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ	لہٰذا اللہ مفاد پرستوں کی آمیزش شدہ اس وحی کو منسوخ کر دیتا
ثُمَّ يُحۡكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ	اور پھر سے ایک اور رسول کے ذریعہ سے اپنے قوانین کو محکم کر
وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ	دیتا اس لئے کہ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے اور اس کے سب
حَكِيۡمٌ ۙ ۵۲/۲۲	کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

لیکن قرآن کے ساتھ وحی کا سلسلہ مکمل کر دیا گیا

وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ	اور قرآن کے ساتھ تمہارے پروردگار کی وحی کا سلسلہ
صِدۡقًا وَّعَدۡلًا ؕ	صدق وعدل کے ساتھ مکمل ہو گیا ہے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ ۶/۱۱۵	اب ان قوانین خداوندی میں کوئی تغیر وتبدل کرنے والا نہیں۔

اور قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لے لیا

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ	قرآن کو ہم نے نازل کیا ہے
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۞ ۱۵/۹	اور ہم ہی اس کی حفاظت کے بھی ذمہ دار ہیں۔

لہٰذا محمد ﷺ کے ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ	اور محمدؐ کے متعلق یاد رکھو کہ وہ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ	تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں
وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ	مگر وہ اللہ کے رسول ہیں
وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط ۴۰/۳۳	اور نبوت کا سلسلہ ان کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔

شفاعت یا سفارش

خیانت کاروں کی وکالت بھی مت کرو

وَلَا تَکُنْ	اے رسولؐ ایسا ہرگز نہ کرنا کہ
لِّلْخَآئِنِیْنَ	قوانین خداوندی سے خیانت کرنے والوں کی
خَصِیْمًا ۝ ۱۰۵/۴	وکالت کرنے لگ جاؤ۔

نظام خداوندی کی حدود سے باہر نکل جانے والوں کے لئے سفارش نا قابل قبول ہے

اِسْتَغْفِرْلَھُمْ	اے رسول ﷺ تم ان لوگوں کے لئے معافی کی درخواست کرو
اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْلَھُمْ ط	یا نہ کرو برابر ہے
اِنْ تَسْتَغْفِرْلَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً	انہیں معاف کر دینے کے لئے اگر تم ستر مرتبہ بھی درخواست
فَلَنْ یَّغْفِرَاللّٰہُ لَھُمْ ط	کرو گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا
ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَفَرُوْا	اس لئے کہ انہوں نے خلاف ورزی کی ہے
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط	اللہ کے نظام کی
وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی	سوچو کہ ایسی قوم پر سعادت کی راہیں کس طرح کشادہ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۹/۸۰	ہو سکتی ہیں جو نظام خداوندی کی حدود سے باہر نکل جائیں۔

قوانین خداوندی کے ساتھ شرک کرنے والوں کے لئے مغفرت کی آرزو بھی نہ کرو

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ	نبی کے لئے یہ جائز نہیں ہے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اور نہ اہل ایمان کے لئے ہی جائز ہے
اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا	کہ وہ ان لوگوں کے لئے مغفرت چاہیں جنہوں نے اللہ
لِلْمُشْرِكِيْنَ	کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شامل کر لیا ہے
وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى	خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں
مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ	جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ

اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ ۹/۱۱۳ جہنم کے مستحق ہیں۔

مغفرت کے سلسلہ میں والد ابراہیمؑ کا ذکر

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ	مغفرت کے سلسلہ میں تمہارے دل میں شاید یہ خیال پیدا ہو کہ
اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ	ابراہیمؑ نے اپنے والد کی مغفرت کی آرزو کیوں کی تھی
اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ	اس کی وجہ یہ تھی کہ ابراہیمؑ نے اس توقع پر کہ اس کا والد ایمان
وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ	لے آئے گا وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کیلئے اللہ سے مغفرت چاہے گا
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ	لیکن جب ابراہیمؑ پر یہ حقیقت آشکارا ہو گئی کہ وہ
اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ	ایمان نہیں لائے گا بلکہ وہ نظام خداوندی کا دشمن ہے
تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ	تو وہ اس سے بیزار ہو گیا

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝ ۹/۱۱۴ بلاشبہ ابراہیمؑ بڑا ہی نرم دل اور بردبار تھا۔

درودو سلام کی وضاحت

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ — اللہ اور اس کی کائناتی قوتوں کی

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ — تائید و نصرت شامل ہے نبی ﷺ اور اس کے مشن کے ساتھ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — اے ایمان والو تم بھی اپنے عمل پیہم سے رسول ﷺ کے مشن کو

صَلُّوْا عَلَيْهِ — تقویت دو اور اس کے دست و بازو بن کر اسکے پروگراموں کو

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ۳۳/۵۶ — تکمیل تک پہنچاؤ اور دل کے پورے جھکاؤ سے اسکی اطاعت کرو

شیطانی قوتوں کے شر سے بچنے کے لئے

وَقُلْ رَّبِّ — اور کہو اے پروردگار

اَعُوْذُبِكَ — ہمیں اپنے قانون کی پناہ میں لے لیجئے

مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ ۲۳/۹۷ — شیطانی قوتوں کے شر سے بچا کر۔

صدق و عدل کے لئے

وَقُلْ رَّبِّ — اور کہو اے پروردگار جہاں کہیں

اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ — میرا قدم آگے بڑھے تو صدق و عدل کو لیے ہوئے بڑھے

وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ — اور جہاں کہیں میرا قدم پیچھے ہٹے تو بھی صدق و عدل کے ساتھ

وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ — ہٹے اور میں جہاں بھی ہوں مجھے اللہ کے قوانین کی رو

سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ ۱۷/۸۰ — سے تائید و غلبہ حاصل ہو۔

معاملات کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں

قٰلَ رَبِّ	رسول ﷺ نے کہا پروردگار
احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ ۲۱/۱۱۲	ہمارے معاملات کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں۔

اضافہ علم کے لئے

وَقُلْ رَّبِّ	اور کہو پروردگار
زِدْنِيْ عِلْمًا ۰ ۲۰/۱۱۴	میرے علم میں اضافہ فرمادیجئے۔

رَحْمَةً لِّلعَالَمِيْن

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ	اور ہم نے تمہیں صرف اس لئے بھیجا ہے کہ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۰ ۲۱/۱۰۷	ہمارا یہ نظام ہر دور کے لوگوں کے لئے رحمت بن جائے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

السُّنّة

مادہ : س ن ن

لفظ سنت کے بنیادی معنی ہیں کسی چیز کا جاری رہنا اور یکے بعد دیگرے مسلسل آتے چلے جانا۔ یہیں سے اس کے معنی عادت، روش، طور طریق، مسلک و مشرب کے آتے ہیں اور آئین و قانون کے بھی قرآن میں قانون کی جگہ پر سنت کا لفظ استعمال ہوا ہے اور قوانینِ خداوندی کو سنۃ اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سُنّتِ رسول ﷺ

قرآن رسولؐ پر نازل ہوا اور اسی کے ذریعہ سے آپؐ نے نوعِ انسان کو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی دی اور آپؐ کا اپنا عمل بھی قرآنِ کریم کی تعلیمات پر ہی تھا۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ سنتِ رسولؐ بھی قرآن کی تعلیمات کو ہی کہا جائے گا۔

سُنّتِ رسولؐ کی حقیقت

خود نبیؐ کو تاکید کہ معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق کیے جائیں

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ	اے رسولؐ ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف نازل کی ہے
بِالۡحَقِّ	جو تمام ٹھوس حقیقتوں کو اپنی آغوش میں رکھتی ہے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ	ان تمام وعدوں اور دعووں کو سچ کر دکھانے والی ہے

مِنَ الْكِتٰبِ	جو کتبِ سابقہ میں کیے گئے تھے
وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ	اور اس اصولی تعلیم کی جامع اور نگراں ونگہبان ہے جو اس سے پہلے دی
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ	جاتی رہی لہٰذا تم لوگوں کے معاملات کے فیصلے
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کی نازل کردہ اسی کتاب کے مطابق کیا کرو
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ	اور لوگوں کی خواہشات وجذبات کی پیروی مت کرنے لگ جاؤ

عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۵/۴۸ جب کہ حق تمہارے پاس آچکا ہے۔

لوگوں کے امور کے فیصلے ہماری نازل کردہ کتاب کے مطابق کرو

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ	اے نبیؐ ہم نے حق پر مبنی یہ ضابطہ قوانین تمہاری طرف نازل
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ	کیا ہے تاکہ تم انسانوں کے باہمی امور کے فیصلے
بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ	اس علم کے مطابق کرو جو اللہ نے تمہیں اس طرح عطا کیا ہے

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۴/۱۰۵ اور دیکھو تم بد دیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ ہو۔

ہماری نازل کردہ کتاب کے ذریعہ سے انسانیت کی رہنمائی کرو

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ	اے رسولؐ ہم نے یہ کتاب اس لیۓ تمہاری طرف نازل کی ہے
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ	کہ تم اس کے ذریعہ سے نوعِ انسان کو تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ	زندگی کی روشنیوں میں لے آؤ
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ	اور ان کے پروردگار کے قانون کے مطابق انہیں
اِلٰى صِرَاطِ	اس اللہ کے تجویز کردہ راستے پر ڈال دو
الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۱۴/۱	جو جلال وجمال اور حسن وقوت کا مالک ہے۔

ہماری نازل کردہ کتاب کے ذریعہ سے لوگوں کے باہمی اختلافات دُور کرو

وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ	اے رسولؐ یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اس لیے نازل کی ہے
اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ۙ	کہ تم اس کے ذریعہ سے لوگوں کے باہمی اختلافات کو ختم کر سکو
وَهُدًى وَّرَحۡمَةً	یہ کتاب رہنمائی اور رحمت ہے اس قوم کے لیے
لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ ۱۶/۶۴	جو اس کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرتی ہے۔

رہنمائی صرف اللہ کی کتاب سے

وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ	اللہ نے تمہاری طرف کتاب نازل کی
وَالۡحِكۡمَةَ	اور اپنے قوانین کی حکمت اور غرض و غایت سے آگاہ کیا
وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ‌ؕ	اور تمہیں وہ کچھ سکھایا گیا جسے تم (تنہا عقل کی رو سے) کبھی سیکھ نہ
وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا ۝ ۴/۱۱۳	سکتے یہ اللہ کا بڑا ہی عظیم فضل ہے جو تم پر کیا گیا۔

نبیؐ خود بھی وحی کی پیروی کرتا ہے

وَّاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰٓى	اے نبی ﷺ تم صرف اس کی پیروی کرو جو تمہارے
اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ؕ ۳۳/۲	پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے۔

نبی اور مومنین اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات کی پیروی کرتے ہیں [1]

اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ	رسول ﷺ بھی اُسی ضابطہ حیات پر ایمان رکھتا ہے
بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ	جو اس کے پروردگار کی جانب سے اس پر نازل کیا گیا
وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ‌ؕ ۲/۲۸۵	اور مومنین بھی اسی ضابطہ حیات پر عمل کرتے ہیں۔

نبی خود بھی جماعتِ مؤمنین کا ایک فرد ہوتا ہے

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ	کہو مجھے تو یہ حکم ہے کہ میں اس جماعت میں رہوں
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ۙ	جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتی ہے
وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ	اور اپنی توجہات کو ہر طرف سے ہٹا کر
لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ	اللہ کے دیے ہوئے نظامِ زندگی پر مرکوز کرلوں
وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ	اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں جو قوانینِ خداوندی کے
الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۱۰۵۔ ۱۰/۱۰۴	ساتھ غیر خدائی قوانین کو بھی شامل کرلیتے ہیں۔

مجھے حکم ملا ہے کہ سب سے پہلے میں خود قوانینِ خداوندی کے سامنے سرِتسلیم خم کروں

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ	کہو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے
اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ	میں خود قوانین خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کردوں
وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝	اور ان قوانین کے ساتھ کچھ اور شامل نہ کروں
قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ	کہو میں ڈرتا ہوں کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ۱۵۔ ۶/۱۴	آنے والے عذاب سے میں بھی بچ نہ سکوں گا۔

نبی کے تمام فرائض زندگی اللہ کے پروگرام کی تکمیل کے لیے وقف ہوتے ہیں

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ	اے رسول ﷺ کہو میرے تمام فرائضِ زندگی
وَنُسُكِيْ	اور ان کے ادا کرنے کے طور طریقے
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ	میرا جینا اور میرا مرنا
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ۙ	سب اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے وقف ہیں

لَاشَرِيْكَ لَهٗ ۚ	میں اس میں کسی اور مقصد، جذبہ یا خواہش کو شریک نہیں کرتا
وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ	یہی توحید ہے اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ۱۶۳۔۱۶۲/۶	پہلے میں خود اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

قانون کی بالادستی

فیصلے پیغمبر کی ذاتی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کے مطابق ہوں گے

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ	اے پیغمبر ﷺ تمہیں ذاتی طور پر ہرگز کوئی اختیار حاصل نہیں
اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ	ہے کہ لوگوں کے ظلم پر انہیں اپنی مرضی سے معاف کر سکو
اَوْيُعَذِّبَهُمْ	یا اپنے طور انہیں سزا کا مستحق ٹھہراؤ
فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ۳/۱۲۸	یہ سب کچھ اللہ کے قوانین کے مطابق ہوگا۔

اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے نبیؐ خود بھی ڈرتے تھے

قُلْ مَايَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ	کہو یہ بات میرے حیطۂ اختیار سے باہر ہے کہ میں
اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ	قوانینِ خداوندی میں کسی طرح کا ردوبدل کرسکوں
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا	میں تو بس اس وحی کی پیروی کرتا ہوں
مَايُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ	جو میری طرف نازل کی جاتی ہے
اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ	اور ڈرتا ہوں کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ۱۰/۱۵	آنے والے عذاب سے میں بھی بچ نہیں سکوں گا۔

نبیؐ خود بھی اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے تھے اور دوسروں سے بھی کراتے تھے

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ	اے رسولؐ تم خود بھی نظامِ خداوندی پر مضبوطی سے قائم رہو
وَمَنْ تَابَ مَعَكَ	اور ان لوگوں کو بھی قائم رکھو جو غلط راستوں سے پلٹ کر اس
وَلَا تَطْغَوْا ؕ	طرف آگئے ہیں اور توازن واعتدال کو ہمیشہ ملحوظ رکھو اور حد سے
اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ۱۱/۱۱۲	تجاوز نہ کرو اور یاد رکھو اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے اعمال پر کڑی نگاہ رکھتا ہے۔

رسولؐ کی اطاعت بھی قوانینِ خداوندی کی رو سے کی جاتی ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ	ہم نے جو رسول بھی بھیجا
اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ۴/۶۴	اس کی اطاعت قوانینِ خداوندی کی رو سے کی جاتی تھی۔

وحی کے مقابلے میں نبی کی ذاتی حیثیت

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ	کہو اگر مجھ سے کوئی غلط کام سرزد ہو جاتا ہے
فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِىْ ۚ	تو وہ میری اپنی تدبیری غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے
وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا	اور جب میں صحیح روش پر چلا جا رہا ہوتا ہوں تو وہ
يُوْحِىْٓ اِلَىَّ رَبِّىْ ؕ ۳۴/۵۰	اس وحی کی رو سے ہوتا ہے جو میرے پروردگار سے ملی ہے۔

نبیؐ اور ان کے متبعین کی دعوت، علیٰ وجہ البصیرت ہوتی ہے

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِىْٓ	کہو میرا راستہ تو یہ ہے کہ
اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ	میں نظامِ خداوندی کی طرف

عَلٰی بَصِیۡرَۃٍ	علیٰ وجہ البصیرت دعوت دیتا ہوں
اَنَا وَ	میں خود بھی ایسا کرتا ہوں
مَنِ اتَّبَعَنِیۡ ؕ ۱۲/۱۰۸	اور جو میرے متبعین ہوں گے وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

اور یہ ملامتوں کے مارے دھتکارے ہوئے لوگ

ذٰلِکَ مِمَّاۤ اَوۡحٰۤی اِلَیۡکَ	یہ وہ پُر از حکمت امور ہیں جو تیرے پروردگار کی طرف سے
رَبُّکَ مِنَ الۡحِکۡمَۃِ ؕ	تجھ پر وحی کیے گئے ہیں
وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰہِ	اور دیکھو اللہ کے ساتھ کسی اور کی حاکمیت تسلیم نہ کرو
اِلٰـہًا اٰخَرَ	اور نہ اس کے قوانین کے ساتھ دیگر قوانین کو شریک کرو
فَتُلۡقٰی فِیۡ جَہَنَّمَ	اگر ایسا کرو گے تو جہنم کی تباہیوں میں جا گرو گے
مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ۞ ۱۷/۳۹	ملامتوں کے مارے اور دھتکارے ہوئے۔

****

حدیث

اور دین خداوندی کے خلاف خطرناک سازش

مروجہ شرعی اصطلاح میں ''اَلحَدِیثُ ''اس قول یا عمل کو کہتے ہیں جسے رسول اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہو (لیکن قرآن میں ایسی کوئی سند موجود نہیں)۔

رسول کریمؐ پر صرف قرآن نازل ہوا اور آپؐ نے صرف قرآن ہی اُمت کے حوالے کیا لیکن معاشرہ کے مفاد پرست طبقہ کو کسی صورت بھی قرآن کا انقلابی نظام قبول نہیں تھا لہٰذا انہوں نے جب دیکھا کہ ان کی تمام ظاہری کوششیں اس نظام کو روکنے میں ناکام رہی ہیں تو وہ ایک سازش کے تحت اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مومنین کی صفوں میں داخل ہو گئے اور اس طرح سے جو کام وہ طاقت کے ذریعے نہیں کر سکتے تھے اسے سازش کے ذریعے انجام دینے میں مصروف ہو گئے (منافقین کے اس طبقہ کی سازشوں کا تفصیلی ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے)۔

گو رسالت مآبؐ کی زندگی میں اور آپؐ کے بعد خلافت راشدہ کے عہد میں بھی ان لوگوں کو کوئی زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی تھی لیکن اس کے بعد یہ طبقہ زور پکڑ گیا اور آہستہ آہستہ قوت واقتدار میں داخل ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ بعد اقتدار مکمل طور پر اس طبقہ کے ہاتھ میں چلا گیا اور اس نے قرآن کے انقلابی نظام کو آہستہ آہستہ مفاد پرستانہ نظام میں تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ چونکہ اللہ نے لیا ہوا تھا لہٰذا اس کے الفاظ میں تبدیلی کرنا تو ان کے بس میں نہ تھا۔ لیکن انہوں نے اس کا توڑ ایک اور طریقہ سے کیا انہوں نے نبی کریمؐ کے دو اڑھائی سو سال بعد ''احادیث'' کے نام پر اپنی وضع کردہ باتوں کو حضور نبی کریمؐ سے منسوب کیا اور انہیں ''احادیثِ رسولؐ'' اور ''وحی

غیر متلو" کے طور پر مشہور کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح سے نبی کریمؐ کے نام کی آڑ لے کر اپنی پسند کی شریعت ایجاد کی اور پروپیگنڈے کے زور پر پوری امت کو اس کے پیچھے لگا لیا اور یوں اپنی عیش کوشیوں اور مفاد پرستیوں کی خاطر اُمت کو قرآنی نظام کی برکتوں سے محروم کر کے تباہیوں اور بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا۔ اور اب تک اس طبقہ کے شاطر لوگوں نے اس خود ساختہ شریعت کو سادہ لوح عوام کے سامنے اصلِ دین اور بنیادِ دین بنائے رکھنے کے لیے دجل و فریب کے جال پھیلا رکھے ہیں۔

o

تشکیل دین کے سلسلہ میں رسول کریمؐ کی ذاتی حیثیت

کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ خالصتاً اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ — اے رسول لوگوں سے کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

اَنْ اَعْبُدَاللّٰهَ — اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں

مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ o — خالصتاً اس کے دیے ہوئے نظامِ حیات کی خاطر

وَاُمِرْتُ لِاَنْ — اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ o — سب سے پہلے میں خود نظامِ خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ — کر دوں کہو میں خود بھی اس بات سے ڈرتا ہوں کہ

اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ — اگر میں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ o ۳۹/۱۲-۱۳ — اس کے نتیجہ میں آنے والے عذاب سے بچ نہ سکوں گا۔

کہو میں تمہیں خالصتاً اللہ کے قوانین کی طرف دعوت دیتا ہوں

قُلْ اِنَّمَآ — اے رسولؐ لوگوں سے کہو

اَدۡعُوۡا رَبِّیۡ	میں تمہیں خالصتاً اللہ کے قوانین کی طرف دعوت دیتا ہوں
وَلَاۤ اُشۡرِکُ بِہٖۤ اَحَدًا ۝	اور ان میں کسی دوسرے قانون یا فیصلے کو شریک نہیں کرتا
قُلۡ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِکُ	کہو میں کوئی ایسا اختیار نہیں رکھتا
لَکُمۡ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝	کہ تمہیں کسی قسم کا نفع یا نقصان پہنچا سکوں
قُلۡ اِنِّیۡ لَنۡ یُّجِیۡرَنِیۡ	کہو میں بھی اگر اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کروں
مِنَ اللّٰہِ اَحَدٌ ۙ۬	تو کوئی قوت ایسی نہیں جو مجھے اس کی گرفت سے بچا سکے
وَّلَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِہٖ	اور نہ اس کے قوانین کے سوا
مُلۡتَحَدًا ۝ۙ	میرے لیے کوئی جائے پناہ ہی ہے
اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰہِ	میرا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ کا نظام و قوانین
وَرِسٰلٰتِہٖ ؕ ۷۲/۲۰-۲۳	تم تک پہنچا دوں۔

کہو میں اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا

قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ	اے رسولؐ لوگوں سے کہو میں اپنی ذات کے لیے بھی
نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا	کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ	یہاں سب کچھ اللہ کے کائناتی قانون کے مطابق ہوتا ہے
وَلَوۡ کُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ	اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں
لَاسۡتَکۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَیۡرِ ۚۛ	اپنے لیے بہت سے فائدے حاصل کر لیتا
وَمَا مَسَّنِیَ السُّوۡٓءُ ۚۛ	اور مجھے کبھی کوئی تکلیف چھو نہ سکتی
اِنۡ اَنَا اِلَّا	میری پوزیشن تو صرف اتنی ہے کہ
نَذِیۡرٌ	قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کے نتائج سے آگاہ کر دوں

وَّبَشِيْرٌ	اور ان قوانین کی اطاعت کے خوشگوار نتائج کی خوشخبری دے دوں
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۷/۱۸۸	ان لوگوں کو جو اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

کہو میں تو خود بھی ڈرتا ہوں کہ قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کی تو اسکے نتائج سے بچ نہ سکوں گا

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ	اے رسولؐ لوگوں سے کہو میں خود بھی ڈرتا ہوں کہ
اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ	اگر میں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ۶/۱۵	ظہورِ نتائج کے وقت اس کی سزا سے بچ نہ سکوں گا۔

کہو میں صرف وحیِ خداوندی کی ترجمانی کرتا ہوں

قُلْ اِنَّمَآ	اے رسولؐ لوگوں سے کہو
اُنْذِرُكُمْ	میں جو تمہیں تمہاری روش کے انجام و عواقب سے آگاہ کرتا ہوں
بِالْوَحْیِ ۖ ۲۱/۴۵	تو یہ وحی کی رو سے کرتا ہوں۔

اور رسولِ کریمؐ پر صرف قرآن وحی کیا گیا

قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ	کہو اللہ گواہ ہے
بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ۚ	میرے اور تمہارے درمیان کہ
وَاُوْحِیَ اِلَیَّ	میری طرف جو کچھ وحی کیا گیا ہے
هٰذَا الْقُرْاٰنُ	وہ صرف یہ قرآن ہے تاکہ اس
لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ	کے ذریعہ سے تمہیں بھی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کروں
وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ ۶/۱۹	اور انہیں بھی جن تک یہ بعد ازاں پہنچے۔

نبی کریمؐ نے صرف قرآن پیش کیا

فَلَآ اُقۡسِمُ	قسم ہے ان حقائق کی
بِمَا تُبۡصِرُوۡنَ ۙ	جو محسوس شکل میں تمہارے سامنے آچکے ہیں
وَمَا لَا تُبۡصِرُوۡنَ ۙ	اور ان کی جو پردہ اخفا میں ہیں کہ
اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ۚ	یہ قرآن جو ایک معزز رسولؐ تمہارے سامنے پیش کر رہا ہے
وَّمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ ؕ	نہ تو کسی شاعر کے تخیلات ہیں
قَلِيۡلًا مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ ۙ	کہ جن پر کم ہی یقین کیا جاتا ہے
وَلَا بِقَوۡلِ كَاهِنٍ ؕ	اور نہ یہ کسی کاہن کے قیاسات ہیں
قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ؕ	کہ جنہیں کم ہی توجہ کے قابل سمجھا جاتا ہے
تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ	یہ تو پروردگارِ عالم کا نازل کردہ ہے
وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا	اگر اس رسولؐ نے اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر
بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ ۙ	ہماری طرف منسوب کی ہوتی تو
لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ ۙ	ہم اس کی اس قدر سخت گرفت کرتے کہ
ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ۖ	اس کی ثبات واستحکام کی قوتوں کو بے کار کر کے رکھ دیتے
فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ	اور تم میں کوئی ایسا نہیں
عَنۡهُ حٰجِزِيۡنَ ۔ ۴۷-۶۹/۳۸	جو ہمیں ایسا کرنے سے روک سکتا۔

اللہ کا دیا ہوا ضابطہ قوانین قرآن میں مکمل ہو گیا ہے

وَتَمَّتۡ	قرآن میں مکمل طور پر دے دیا گیا ہے

كَلِمَتُ رَبِّكَ	تمھارے پروردگار کا ضابطہ قوانین
صِدْقًا	تمام صداقتوں کو اپنے اندر لیے ہوئے
وَّعَدْلًا ؕ	اور عدل و توازن کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ ٦/١١٥	اب اللہ کے ان قوانین میں کوئی تغیر و تبدل کرنے والا نہیں۔

اور قرآن کا جمع رکھنا، اسکی حفاظت کرنا اور اسکے مطالب کی وضاحت کرنا اللہ کے ذمے ہے

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚۖ	دیکھو قرآن کا جمع رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا ہمارے ذمہ ہے
فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ	تمھارے ذمے اس کے احکام و قوانین کا اتباع کرنا ہے
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ ١٩۔ ٧٥/١٧	پھر اس کے مطالب کی وضاحت کا ذمہ بھی ہمارا ہے۔

قرآن ہر بات کی صاف صاف وضاحت کرتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	ہم نے یہ کتاب تمھاری طرف نازل کر دی ہے
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ١٦/٨٩	جو ہر بات کی صاف صاف وضاحت کر دیتی ہے۔

رسولِ کریمؐ کی طرف کی گئی وحی میں سے نہ کچھ چھوٹ سکتا ہے اور نہ بھلایا جا سکتا ہے

سَنُقْرِئُكَ	اے رسولؐ ہم نے یہ وحی تمھیں اس اہتمام سے دی ہے کہ
فَلَا تَنْسٰٓى ۙ	اس میں سے نہ تو کچھ چھوٹ سکتا ہے اور نہ بھلایا جا سکتا ہے
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ	کیوں کہ اللہ کی مشیت ہی ایسی ہے
اِنَّهٗ يَعْلَمُ	دیکھو یہ وحی اس اللہ کی ہے جو خوب واقف ہے
الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ؕ ٧۔ ٨٧/٦	انسان کی مضمر صلاحیتوں اور ممکنات سے۔

اور دین کی بنیاد صرف قرآن ہے

اے رسول! لوگوں کے سامنے صرف قرآن پیش کرو

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ	اے رسولؐ لوگوں کے سامنے صرف وہ پیش کر
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ	جو ہم نے تمہاری طرف کتابِ اللہ میں وحی کیا ہے
لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ	اللہ کے ان ابدی قوانین میں کسی کو رد و بدل کرنے کا اختیار نہیں
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ	اور اللہ کے ان قوانین کے سوا تمہارے لیے
مُلْتَحَدًا ۝ ۱۸/۲۷	کوئی جائے پناہ بھی نہیں۔

اور اے نبی! خود بھی قرآن کی پیروی کرو

يٰاَيُّهَاالنَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ	اے نبیؐ اللہ کے قوانین کی پیروی کر
وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ	اور کافروں اور منافقوں کی پیروی نہ کر
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا	بلاشبہ ہمارا قانونِ مکافات ہر بات کا علم رکھتا ہے
حَكِيْمًا ۝ۙ	اور ہماری ہر تدبیر حکمت پر مبنی ہوتی ہے
وَّاتَّبِعْ مَايُوْحٰى	تو صرف اس وحی کا اتباع کر
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ ۳۳/۱۔۲	جو تیرے رب کی طرف سے تمہیں ملتی ہے۔

کہو اپنے ہر اختلاف کا فیصلہ قرآن سے لو

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ	کہو تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو
فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ	تو اس کا فیصلہ اللہ کے قانون کی رو سے کیا جائے گا

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيۡ	اس اللہ کے قانون کی رو سے جو میرا پروردگار ہے
عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ ۚ	اسی پر میرا بھروسہ ہے
وَاِلَيۡهِ اُنِيۡبُ ۝ ۴۲/۱۰	اور میں ہر معاملہ میں اسی کے قانون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

زندگی کے ہر مسئلہ کا حل قرآن سے ملے گا

وَلَا يَاۡتُوۡنَكَ بِمَثَلٍ	زندگی کا جیسا مسئلہ بھی تمہیں پیش آئے
اِلَّا جِئۡنٰكَ بِالۡحَقِّ	تو قرآن پورے حق و صداقت کے ساتھ اس کا حل تمہیں دے گا
وَاَحۡسَنَ تَفۡسِيۡرًا ۝ؕ ۲۵/۳۳	اور اس کی نہایت ہی احسن تفصیل تمہارے سامنے پیش کر دے گا۔

تمہاری تمام نفسیاتی اور معاشرتی خرابیوں کا علاج قرآن میں موجود ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ	اے بنی نوع انسان
قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ	وہ ضابطہ حیات تمہاری طرف آ گیا ہے
مِّنۡ رَّبِّكُمۡ	تمہارے پروردگار کی جانب سے جس میں
وَشِفَآءٌ لِّمَا	تمہاری ان تمام نفسیاتی اور معاشرتی خرابیوں کا علاج موجود ہے
فِي الصُّدُوۡرِ ۝ ۱۰/۵۷	جو تمہارے ذہنوں کو وقفِ اضطراب رکھتی ہے۔

اور قرآن ہی سے اختلافات دور ہو سکتے ہیں

وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ	دیکھو ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف اس لیے نازل کی ہے کہ
اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ	ان باتوں کو واضح کر دے
الَّذِي اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ۙ ۱۶/۶۴	جن کے اندر لوگ اختلافات میں پڑے ہوئے ہیں۔

قرآنی تعلیمات کے تعمیری نتائج کو اہلِ علم سمجھ سکتے ہیں

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	اہلِ علم لوگوں کو صاف نظر آجائے گا کہ
الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ	تمہارے پروردگار نے جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا ہے
هُوَ الْحَقَّ ۙ ۳۴/۶	وہ ٹھوس تعمیری نتائج کا حامل اور حقیقت ثابتہ ہے۔

اوراتباع صرف قرآن کا کرو

اللہ کے قوانین پر مبنی شریعت کو چھوڑ کر بے علم لوگوں کی شریعت کا اتباع مت کرو

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ	جو شریعت اللہ کے قوانین پر مبنی ہے
مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا	تم اس شریعت کا اتباع کرو
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ	اور ان لوگوں کے خیالات کا اتباع مت کرو
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۴۵/۱۸	جنہیں حقیقت کا علم نہیں۔

اگر اللہ کے ضابطہ قوانین کے بجائے دوسروں کا اتباع کیا تو بے یار و مددگار ہو جاؤ گے

اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۭ	یہ ضابطہ قوانین ہم نے نہایت واضح طور پر نازل کر دیا ہے
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ	اگر تم نے اس علم کے پالینے کے بعد بھی ان راہ گم کردہ
بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ	لوگوں کے خیالات کا اتباع کیا تو سمجھ لو کہ
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ	قانونِ خداوندی کے مقابلہ میں نہ تمہارا کوئی دوست اور کارساز
وَّلَا وَاقٍ ۝ ۱۳/۳۷	ہو سکتا ہے اور نہ اس کی گرفت سے تمہیں کوئی بچا سکتا ہے۔

کیا اللہ کی طرف سے نازل کردہ یہ کتاب کافی نہیں؟

اَوَلَمْ یَکْفِھِمْ اَنَّآ	کیا ان لوگوں کے لیے یہ کتاب کافی نہیں
اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْکِتٰبَ	جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی
یُتْلٰی عَلَیْھِمْ ؕ ۲۹/۵۱	اور جسے تم ان کے سامنے پیش کرتے ہو۔

کہو کہ میں خود بھی قرآن ہی کا اتباع کرتا ہوں

اِنْ اَتَّبِعُ	کہو میں بھی اسی کا اتباع کرتا ہوں
اِلَّا مَایُوْحٰٓی اِلَیَّ ؕ ۶/۵۰	جو میرے طرف وحی کیا گیا ہے۔

سازش کی نشاندہی

جن لوگوں کو اللہ کے قوانین ناگوار گزرتے ہیں

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ	اے رسولؐ جن لوگوں کو ہم نے یہ کتاب دی ہے
یَفْرَحُوْنَ	وہ جشنِ مسرت مناتے ہیں
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ	ہر اس بات پر جو تیری طرف نازل کی جاتی ہے
وَمِنَ الْاَحْزَابِ	لیکن بعض گروہ ایسے بھی ہیں
مَنْ یُّنْکِرُ بَعْضَہٗ ؕ	جن پر اس کے بعض قوانین ناگوار گزرتے ہیں
قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ	تم کہو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ
اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ	صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں
وَلَآ اُشْرِكَ بِہٖ ؕ	اور ان میں کسی اور کے قوانین کو شریک نہ کروں
اِلَیْہِ اَدْعُوْا	میں اسی کی طرف تمہیں دعوت دیتا ہوں

وَاِلَيۡهِ مَاٰبِ ۝ ۱۳/۳۶ | اور خود بھی اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

سازشیوں کا مطالبہ کہ آپؐ خود ان کی مرضی کے مطابق قوانین وضع کرلیں

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ | اے رسولؐ جب تم ان لوگوں کی مرضی کے مطابق
بِاٰيَةٍ قَالُوۡا | قوانین پیش نہیں کرتے تو کہتے ہیں
لَوۡلَا اجۡتَبَيۡتَهَا ؕ ۷/۲۰۳ | تم خود ایسے قوانین وضع کیوں نہیں کرلیتے۔

قرآن میں ردّوبدل کے مطالبہ پر رسولؐ کی جانب سے اللہ کا جواب

قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ | جو لوگ ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا نہیں چاہتے کہتے ہیں
لِقَآءَ نَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَيۡرِ هٰذَاۤ | اس قرآن کی جگہ کوئی دوسرا قرآن لے آؤ
اَوۡ بَدِّلۡهُ ؕ | یا اس میں کچھ ردوبدل ہی کردو
قُلۡ مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ | کہو یہ بات میرے اختیار سے باہر ہے
اَنۡ اُبَدِّلَهٗ مِنۡ تِلۡقَآئِ | کہ میں اس میں کوئی ردوبدل کرسکوں
نَفۡسِىۡ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا | میں تو خود ان قوانین کا تابع ہوں جو
يُوۡحٰۤى اِلَىَّ ۚ ۱۰/۱۵ | میری طرف نازل کیے گئے ہیں۔

سازشیوں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی کہ تمہیں اللہ کی وحی سے پھیر دیں

وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَفۡتِنُوۡنَكَ | اے رسولؐ ان لوگوں نے اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں
عَنِ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ | رکھی کہ تمہیں فتنہ میں ڈال کر ہماری دی ہوئی وحی سے پھیر دیں
لِتَفۡتَرِىَ عَلَيۡنَا غَيۡرَهٗ ۖ | تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑو

وَاِذًا لَّا تَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا○	اگر تم ایسا کرتے تو وہ ضرور تمہیں اپنا دوست بنا لیتے
وَلَوْلَا اَنْ ثَبَّتْنٰكَ	اور اگر ہم تمہیں مضبوط نہ رکھتے
لَقَدْ كِدْتَّ	تو بعید نہ تھا کہ تم
تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا○ۙ	کچھ نہ کچھ ان کی طرف جھک ہی جاتے
اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ	اور اگر تم ایسا کرتے تو ہم تمہیں
ضِعْفَ الْحَيٰوةِ	دنیا میں بھی دہرے عذاب کا مزا چکھاتے
وَضِعْفَ الْمَمَاتِ	اور موت کے بعد بھی دہرے عذاب کا

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا○ ۱۷/۷۳-۷۵ پھر ہمارے مقابلہ میں تم کوئی مددگار نہ پاتے۔

اور پھر رسولِ کریمؐ کے بعد وہ سازش کامیاب ہو گئی

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا	یہ مفاد پرست گروہ ایسا ہے جو اپنی طرف سے باتیں وضع کرتے
يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ	ہیں اور پھر انہیں وحی خداوندی کے ساتھ اس طرح مٹ دیتے
لِتَحْسَبُوْهُ	ہیں کہ وہ دونوں مل کر ایک ہی نظر آئیں
مِنَ الْكِتٰبِ	اور یوں انسانوں کی باتیں اللہ کے قوانین بن جائیں
وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ج	حالانکہ وہ اللہ کے قوانین نہیں ہیں
وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ	یہ لوگ پوری دیدہ دلیری سے کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف
وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ج	سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے
وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ	وہ اپنا جھوٹ اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ ۳/۷۸	دیدہ دانستہ جانتے بوجھتے ہوئے۔

اللہ کے قوانین اور رسولؐ کے قوانین کا نام لینے والوں کا اصل مقصد

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ	کچھ لوگ اس انداز سے انکار کرتے ہیں
بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ	نظامِ خداوندی کا
وَیُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا	کہ وہ تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں
بَیۡنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ	اللہ کے قوانین کے نام سے اور رسولؐ کے قوانین کے نام سے
وَیَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ	مطلب اس سے یہ ہوتا ہے کہ نظامِ خداوندی کے جس حصہ پر
وَّنَکۡفُرُ بِبَعۡضٍ	چاہیں عمل کریں اور جس پر چاہیں عمل نہ کریں
وَّیُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا	لہٰذا وہ اپنی پسند کے مطابق
بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا ۙ۝	بین بین کی کوئی راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں
اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ	یاد رکھو ایسے لوگ پکے کافر ہوتے ہیں
وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ	اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لیے
عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۝ ۱۵۰۔۱۵۱/۴	ذلت آمیز عذاب۔

یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے لھو الحدیث (حدیث کا تماشہ) رچا کر دین کا مذاق بنا ڈالا

وَمِنَ النَّاسِ	اور ایسے لوگ بھی ہیں
مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ	جنھوں نے حدیث کا تماشا رچا رکھا ہے
لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ٭ۖ	تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں بغیر علم کے
وَّیَتَّخِذَہَا ہُزُوًا ؕ	اور دین کو مذاق بنا ڈالیں
اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ۝	دیکھو ان لوگوں کے لیے ذلت آمیز عذاب ہے
وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا	ان کے سامنے جب ہمارے قوانین پیش کیے جاتے ہیں

وَلّٰی مُسۡتَکۡبِرًا	تو وہ نہایت متکبرانہ انداز سے منہ پھیر لیتے ہیں
کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡھَا	گویا انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں
کَاَنَّ فِیۡۤ اُذُنَیۡہِ وَقۡرًا ۚ	جیسے کہ ان کے کانوں پر ڈاٹ لگ رہے ہوں
فَبَشِّرۡہُ	ان لوگوں کو آگاہ کر دو کہ
بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ○ ۳۱/۶۔۷	ان کی یہ روش انہیں بڑے المناک عذاب میں مبتلا کر دے گی۔

ان لوگوں کو اللہ کے قوانین پر سرے سے یقین ہی نہیں

اِنَّمَا یَفۡتَرِی الۡکَذِبَ الَّذِیۡنَ	قوانینِ خداوندی کے سلسلہ میں اپنے پاس سے جھوٹ گھڑ لینے والے
لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ۚ	لوگ وہ ہیں جنہیں ان قوانین پر سرے سے یقین ہی نہیں ہے
وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡکٰذِبُوۡنَ ○ ۱۶/۱۰۵	لیکن اپنے انکار پر پردہ ڈالنے کے لیے جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں۔

اور یہ سب کچھ ذریعۂ معاش کے طور پر کرتے ہیں

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ○	قسم ہے ستاروں کی گزرگاہوں کی
وَاِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِیۡمٌ ○	اگر سمجھ سکو تو یہ بہت بڑی قسم ہے
اِنَّہٗ لَقُرۡاٰنٌ کَرِیۡمٌ ○	کہ یہ بلند پایہ قرآن
فِیۡ کِتٰبٍ مَّکۡنُوۡنٍ ○	ایک محفوظ کتاب کی صورت میں دیا گیا ہے
لَّا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا	اس کے حقائق کو وہی لوگ پا سکتے ہیں
الۡمُطَھَّرُوۡنَ ○	جنہیں قلب و نگاہ کی پاکیزگی نصیب ہو
تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○	یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے
اَفَبِھٰذَا الۡحَدِیۡثِ	پھر کیا تم اپنے خود ساختہ خیالات کو اس کی طرف منسوب کر کے

اَنۡتُمۡ مُّدۡهِنُوۡنَ ۙ	لوگوں کو صحیح مقام سے پھسلانا چاہتے ہو
وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَكُمۡ	اور یہ سب اس لیے کرتے ہو کہ تمہاری روزی کا سلسلہ
اَنَّكُمۡ تُكَذِّبُوۡنَ ۝ ۸۲۔۸۵/۵۶	چلتا رہے تم اس کی تکذیب کو اپنے لیے ذریعہ معاش بناتے ہو۔

دین میں خود ساختہ شریعتیں وضع کرنے والے اللہ کے شریک

اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا	کیا لوگوں نے مذہبی پیشواؤں کو اللہ کا شریک بنالیا ہے
شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ	جو ان کے لیے دین میں شریعتیں وضع کرتے ہیں
مَا لَمۡ يَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ	ایسی شریعتیں جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہیں
وَلَوۡلَا كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ	اگر اللہ کا قانونِ مہلت کار فرمانہ ہوتا تو ان خود ساختہ شریعتوں
لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ ؕ ۴۲/۲۱	کے نتائج فوراً سامنے آجاتے اور یوں قصہ تمام ہو جاتا۔

یہ لوگ نظامِ خداوندی کے ثمرات سے محروم ہو جاتے ہیں

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ	جو لوگ چھپاتے ہیں
مَآ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ	ہماری نازل کردہ روشن تعلیمات کو بعد اس کے
وَالۡهُدٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنّٰهُ	کہ ہم نے اسے اپنی کتاب میں وضاحت سے بیان کر دیا
لِلنَّاسِ فِى الۡكِتٰبِ	ہے پوری نوعِ انسان کی رہنمائی کے لیے
اُولٰٓئِكَ يَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ	تو ایسے لوگ نظامِ خداوندی کے ثمرات سے محروم ہو جاتے ہیں
وَيَلۡعَنُهُمُ	اور ان قوتوں کی تائید و نصرت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں
اللّٰعِنُوۡنَ ۙ ۝ ۲/۱۵۹	جو اس کے نتائج مرتب کرنے میں معاون بن سکتی ہیں۔

یادرکھو ذہن انسانی کی تراشیدہ شریعت کامیاب نہیں ہو سکتی

قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ کہو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
لَا یُفْلِحُوْنَ ؕ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اس قسم کی
مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا خانہ ساز شریعت سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات تو حاصل
ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ہو جائیں گے لیکن آخر کار انہیں ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا
ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ کرنا ہو گا اور پھر چکھنا پڑے گا
الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ ۷۰۔ ۶۹/ ۱۰ شدید ترین عذاب۔

کافر

وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ جو لوگ اپنے معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق نہیں کرتے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۵/۴۴ وہی تو کافر ہیں۔

ظالم

وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ جو لوگ اپنے معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق نہیں کرتے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۵/۴۵ وہی تو ظالم ہیں۔

فاسق

وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ جو لوگ اپنے معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق نہیں کرتے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۵/۴۷ وہی تو فاسق ہیں۔

رسولؐ کی فریاد

وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ	اور یہ رسولؐ فریاد کرے گا اے پروردگار
اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَاالْقُرْاٰنَ	میرے بعد میری قوم نے اس قرآن کو
مَهْجُوْرًا ٥ ۲۵/۳۰	اپنی خود ساختہ شریعتوں میں جکڑ کر بے بس کر دیا تھا۔

قسم ہے کہ ان سے جواب طلب کیا جائے گا

الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ	جن لوگوں نے قرآن کو
عِضِیْنَ ٥	جنتر منتر بنا دیا
فَوَرَبِّكَ	قسم ہے تیرے پروردگار کی
لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ٥ ۹۲۔ ۱۵/۹۱	ہم ضرور ان سب سے جواب طلب کریں گے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

مَھۡجُوۡرًا

مادہ : ھ ج ر

اس مادہ کے بنیادی معنی قطع وجدائی اور کس کرباندھنا ہیں۔

آپ کو اگر دیہات میں چرواہوں کو چراگاہ میں مویشی چراتے ہوئے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہو تو دیکھا ہوگا کہ وہ بعض تیز طرار مویشیوں کو اپنی مرضی کا پابند بنانے کے لیے یا انہیں بھاگ دوڑ سے روکنے کے لیے ان کے ایک پاؤں کے ساتھ رسی باندھ دیتے ہیں اور رسی کا دوسرا سرا جانور کی گردن میں یا سینگ کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے اور رسی اتنی چھوٹی رکھتے ہیں کہ جانور کا سر بہت جھکا رہتا ہے اور وہ یوں جکڑا جاتا ہے کہ آزادی سے ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا عرب لوگ گھوڑے اور اونٹ کو اسی طرح جکڑ کر باندھ دیتے تھے اس طرح بندھے ہوئے جانور کو مَھۡجُوۡرًا کہا جاتا تھا اَلۡھِجَارُ اس رسی کو کہتے تھے جس سے جانور کو اس طرح جکڑا جاتا تھا چنانچہ قرآن میں ہے۔

وَقَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَھۡجُوۡرًا ۲۵/۳۰ ”اور رسول فریاد کرے گا پروردگار یہ ہے میری قوم جس نے میرے بعد اس قرآن کو مجور بنا دیا تھا“۔ یعنی انہوں نے قرآن کو اپنے خود ساختہ اعتقادات، خیالات، رسومات، روایات، تفاسیر اور قوانین وغیرہ کی رسیوں سے جکڑ کر بے بس کر دیا تھا جس سے وہ ایک قدم بھی آزادی سے نہیں اٹھا سکتا تھا۔ انہوں نے

قرآن کریم کو عام معنوں میں چھوڑا نہیں تھا بلکہ سینوں سے لگا رکھا تھا لیکن اس کی ساری آزادیاں سلب کر لی تھیں اور اسے اتنا ہی چلنے کی اجازت دی جاتی تھی جتنی ان کے خود ساختہ مذہب و شریعت کی رسی مناسب سمجھتی تھی یعنی یہ قرآن کے تابع نہیں تھے بلکہ قرآن کو اپنے تابع کر رکھا تھا۔

قرآن کو مَهجُور بنانے کا یہ انداز

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا	یہ مفاد پرست گروہ ایسا ہے جو اپنی طرف سے باتیں وضع کرتے
يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ	ہیں اور پھر انہیں وحی خداوندی کے ساتھ اس طرح مٹ دیتے
لِتَحۡسَبُوۡهُ	ہیں کہ وہ دونوں مل کر ایک ہی نظر آئیں
مِنَ الۡكِتٰبِ	اور یوں انسانوں کی باتیں اللہ کے قوانین بن جائیں
وَمَا هُوَ مِنَ الۡكِتٰبِ ۚ	حالانکہ وہ اللہ کے قوانین نہیں ہیں
وَيَقُوۡلُوۡنَ	یہ لوگ پوری دیدہ دلیری سے کہتے ہیں کہ
هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ	یہ سب اللہ کی طرف سے ہے
وَمَا هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ۚ	حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے
وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ	وہ اپنا جھوٹ اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ○ ۳/۷۸	دیدہ دانستہ اور جانتے بوجھتے ہوئے۔

ان کی یہ کاریگری

وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ	یہ لوگ اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں
يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ	جو اللہ کے احکام و قوانین کو سننے اور سمجھنے کے بعد

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ	ان میں ایسی تبدیلیاں کر دیتے ہیں کہ
مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ	بات کچھ کی کچھ بن جاتی ہے
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ۲/۷۵	اور یہ سب کچھ وہ جان بوجھ کر کرتے ہیں۔

اللہ کی سیدھی راہ میں پیچ وخم پیدا کر کے لوگوں کو اس طرف آنے سے روکتے ہیں

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝	سنو! اللہ کی لعنت ہے ان ظالم لوگوں پر
الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ	جو اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر کے
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	لوگوں کو اللہ کے سچے راستہ کی طرف آنے سے روکتے ہیں
وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۱۹۔۱۱/۱۸	اور اس کی صاف وسیدھی راہ میں پیچ وخم پیدا کرتے ہیں۔

اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ	کہو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ	جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
لَا يُفْلِحُوْنَ ۝	وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اس قسم کی
مَتَاعٌ فِى الدُّنْيَا	خانہ ساز شریعت سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات حاصل ہو جائینگے
ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ	لیکن آخر کار انہیں ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہوگا
ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ	اور پھر مزا چکھنا پڑے گا
الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ ۷۰۔۱۰/۶۹	شدید ترین عذاب کا۔

اللہ کے نام پر دھوکہ دینے والے فریب کار

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ	اور دیکھو ان دغابازوں کے فریب میں نہ آجانا

بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ O ۳۱/۳۳	جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

جنکی اطاعت تم کرتے ہو وہ اسکے سوا کیا ہیں کہ کچھ نام ہیں جنکی سند اللہ نے نہیں اتاری

مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ	قوانین خداوندی کی بجائے جن کی اطاعت تم کرتے ہو
اِلَّآ اَسْمَآءً	وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ کچھ نام ہیں
سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ	جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لیے ہیں
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط	اور جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری
اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ط	یاد رکھو حقِ حکومت صرف اللہ کو حاصل ہے
اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ط	اور اس کا فرمان ہے کہ اطاعت صرف اس کے قوانین کی کرو
ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۱۲/۴۰	یہی دین قیّم اور زندگی کا سیدھا راستہ ہے۔

رسول کی فریاد

وَقَالَ الرَّسُوْلُ	اور رسولؐ فریاد کرے گا
یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی	پروردگار یہ ہے میری قوم جس نے میرے بعد
اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ	اس قرآن کو اپنی خود ساختہ شریعتوں میں
مَھْجُوْرًا O ۲۵/۳۰	جکڑ کر بے بس کر دیا تھا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋